خدا کا تصور مذاہب عالم میں

www.KitaboSunnat.com

مصنف: ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائک
ترجمہ: محمد زاہد ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

خدا کا تصور، مذاہب عالم میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

25464

DATA ...

1856

خدا کا تصور
مذاہب عالم میں

مصنف

ڈاکٹر ذاکر عبد الکریم نائک

ترجمہ

محمد زاہد ملک

زبیر پبلشرز اردو بازار لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	....	خدا کا تصور مذاہب عالم میں
مصنف	....	ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائک
تلخیص و ترجمہ	....	محمد زاہد ملک
ناشر	....	زبیر منیر
اہتمام	....	خالد منیر
کمپوزنگ	....	انیس احمد
پُروف ریڈنگ	....	صابر نواز
مطبع	....	اسلم عصمت پرنٹرز لاہور
سنِ اشاعت	....	2006ء
قیمت	....	120 روپے

ملنے کا پتہ:
مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

	حصہ اول	
1	تعارف	9
2	دنیا کے بڑے مذاہب کی درجہ بندی	11
3	ہندومت میں تصورِ خدا	14
4	سکھوں میں تصورِ خدا	22
5	آتش پرستوں کا تصورِ خدا	25
6	یہودیت میں تصورِ خدا	27
7	عیسائیت میں تصورِ خدا	29
8	اسلام میں خدا کا تصور	34
9	اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام	45
10	تمام مذاہب بالآخر اقرارِ توحید کرتے ہیں	50
11	توحید	51
12	شرک	56
13	خلاصہ	58

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

	حصہ دوم اسلام کے بارے میں غیر مسلموں کے سوالات اور ان کے جوابات	
14	تعارف	61
15	(1) تعدد ازدواج	67
16	(2) عورت کی ایک سے زائد شادی کا مسئلہ	75
17	(3) عورتوں کیلئے حجاب	78
18	(4) کیا اسلام تلوار کے ذریعے پھیلا تھا؟	86
19	(5) مسلمان بنیاد پرست اور دہشت گرد ہیں	91
20	(6) گوشت خوری	96
21	(7) جانوروں کو ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ وحشیانہ ہے	102
22	(8) گوشت خوری مسلمانوں کو تند خو بنا دیتی ہے	105
23	(9) مسلمان کعبہ کی عبادت کرتے ہیں	108
24	(10) غیر مسلموں کی مکہ مکرمہ میں داخلے پر پابندی	111
25	(11) سؤر کی حرمت	114
26	(12) شراب کے استعمال کی ممانعت	117
27	(13) شہادت (گواہی) میں برابری	123
28	(14) وراثت	129
29	(15) کیا قرآن کلام خداوندی ہے؟	133
30	(16) زندگی بعد از موت...... آخرت کی زندگی	134
31	(17) مسلمان مختلف فرقوں اور مکاتب فکر میں کیوں تقسیم ہیں	143

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

32	(18) تمام مذاہب اپنے پیروکاروں کو نیکی کی تعلیم دیتے ہیں تب اسلام کو ہی کیوں اپنایا جائے؟	150
33	(19) اسلامی تعلیمات اور مسلمانوں کے عمل میں زمین آسمان کا فرق	160
34	(20) غیر مسلموں کو کافر کیوں کہا جاتا ہے؟	164
	حصہ سوم	
35	عالمی بھائی چارہ	167
36	سوال و جواب	217

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعارف

ہماری تہذیب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں لاتعداد مذاہب اور اخلاقی نظام موجود ہیں۔ انسان ہمیشہ سے یہ سوچنے اور سمجھنے میں مصروف رہا کہ اس کی تخلیق کی وجہ کیا تھی ...... آخر اسے کیوں تخلیق کیا گیا ہے اور اس کائنات میں اس کی حیثیت کیا ہے۔

آرنلڈ ٹوائن بی نے مختلف ادوار سے متعلق لوگوں کی تاریخ کا مطالعہ سرانجام دیا ہے اور اپنی یادگار تاریخ کو دس جلدوں میں رقم کیا ہے۔ اس نے انسانی تاریخ کے اس موضوع کے تحت کوزے میں دریا بند کرتے ہوئے کہا ہے کہ انسانی تاریخ میں مذہب کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔

24 اکتوبر 1954ء میں "دی آبزرور" میں شائع ہونے والے اپنے ایک آرٹیکل تاریخ ہیں اس نے تحریر کیا کہ:۔

"میں اس یقین پر پختہ ہو چکا ہوں کہ انسانی تخلیق
کا بھید مذہب میں پوشیدہ ہے"

آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق مذہب کی تعریف کچھ یوں بیان کی گئی ہے کہ:۔

"ایک فوق البشر کنٹرولنگ پاور پر اعتقاد بالخصوص
ذاتی خدا یا خداؤں پر اعتماد جو لائق پرستش اور
تابعداری ہوں"

دنیا کے تمام تر مذاہب میں قدر مشترک یہ پائی جاتی ہے کہ یہ تمام مذاہب ایک عالمگیر خدا یا ایک ایسی برتر ہستی پر یقین رکھتے ہیں جو قادر مطلق اور عالم کل ہے۔ تمام تر بڑے مذاہب کے پیروکار اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ جس خدا کی پوجا کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں یہ وہی خدا ہے جو نہ صرف ان کا خدا ہے بلکہ دیگر مذاہب کے حامل لوگوں کا بھی خدا ہے۔

مارکس ازم اور سوشلزم وغیرہ کے علاوہ دیگر غیر مذہبی اعتقادات نے منظم مذہب کی جڑیں کاٹنے کی ازحد کوشش کی مگر مطلوبہ کامیابی حاصل نہ کر سکے۔ مثال کے طور پر جب دنیا کے بہت سے ممالک میں کمیونزم رائج تھا تو اس کی تبلیغ بالکل اسی طرح سرانجام دی جاتی تھی جیسے مذہبی تبلیغ سرانجام دی جاتی ہے لیکن اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہو سکے۔

اس امر سے یہ ثابت ہوتا کہ:۔

"مذہب انسانی زندگی کا ایک لازمی جزو ہے"

درج ذیل آیت مبارکہ میں جلیل القدر قرآن فرماتا ہے کہ:۔

"تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمے کی طرف آؤ جو ہم
میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا
کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں سے
کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنا لے اللہ کے سوا۔
پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان
ہیں۔" (القرآن 64:3)

مختلف مذاہب کا مطالعہ سرانجام دینا میرے لئے ایک سودمند تجربہ ثابت ہوا ہے۔ اس مطالعے کی بدولت میرا یہ ایمان مزید پختہ ہوا ہے کہ خدا نے ہر ایک انسانی روح کو تخلیق فرماتے ہوئے اپنی ذات کے بارے میں کچھ نہ کچھ علم ضرور ودیعت فرمایا ہے۔

انسان کی نفسیاتی ساخت ایسی ہے کہ وہ خالق کے وجود کو تسلیم کرتی ہے بشرطیکہ اس کو اس کے برعکس یقین کیلئے قائل نہ کیا جائے۔ بالالفاظ دیگر خدا پر یقین رکھنے کی کوئی شرط نہیں ہے جبکہ خدا کو مسترد کرنے کیلئے شرائط درکار ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

25464

دنیا کے بڑے مذاہب کی درجہ بندی

مذاہب عالم کو دو درجوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔

- ☆ سامی مذاہب
- ☆ غیر سامی مذاہب
- ☆ غیر سامی مذاہب کو مزید دو درجوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔
- ☆ آریائی مذاہب
- ☆ غیر آریائی مذاہب

سامی مذاہب:۔

سامی مذاہب وہ مذاہب ہیں جو آل سام میں مروج رہے۔ بائبل کے بیان کے مطابق:۔

"حضرت نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا تھا جس کا نام سام تھا۔ سام کی اولاد سامی کہلاتی ہے۔"

اس لئے سامی مذاہب وہ مذاہب ہیں جو یہودیوں' عربوں' اسائیرین وغیرہ میں مروج رہے۔ بڑے سامی مذاہب میں یہودیت' عیسائیت اور اسلام شامل ہیں۔ ان تمام تر مذاہب میں پیغمبران تشریف لاتے رہے ہیں اور یہ مذاہب پیغمبروں پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبران کے ذریعے اپنی ہدائت لوگوں تک پہنچائی۔

غیر سامی مذاہب:۔

غیر سامی مذاہب کو مزید دو درجوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ آریائی مذاہب

☆ غیر آریائی مذاہب

آریائی مذاہب:۔

یہ وہ مذاہب ہیں جو آریوں میں مروج رہے...... یہ انڈو۔ یورپین لوگوں کا ایک طاقتور گروپ تھا جو ایران اور شمالی ہندوستان میں دوسرے عہد ہزار سالہ قبل مسیح کے پہلے نصف کے دوران پھیلا ہوا تھا۔ (2000 تا 1500 قبل مسیح)

آریائی مذاہب کو درج ذیل مذاہب میں مزید منقسم کیا جا سکتا ہے:۔

☆ ویدک مذاہب

☆ غیر ویدک مذاہب

ویدک مذہب کو غلط اصطلاح ہندو ازم یا برہمن ازم (ہندومت یا برہمن مت) دی گئی اور غیر ویدک مذاہب میں درج ذیل مذاہب شامل ہیں:۔

☆ سکھ ازم

☆ بدھ مت

☆ جین مت

تقریباً تمام تر آریائی مذاہب ایسے ہیں جن میں پیغمبرانِ خدا کا کوئی وجود نہیں ہے۔

زردشتی ایک آریائی ...... غیر ویدک مذہب ہے اور یہ مذہب ہندو مذہب کے ساتھ منسلک نہیں ہے۔ یہ مذہب یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ مذہب کسی پیغمبر خدا کا لایا ہوا مذہب ہے۔

غیر آریائی مذاہب:۔

غیر آریائی مذاہب مختلف ماخذوں کے حامل ہے۔ کنفیوشس ازم اور تاؤ ازم کا ماخذ چین ہے جبکہ شنتو ازم کا ماخذ جاپان ہے۔ بہت سے غیر آریائی مذاہب میں خدا کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔ وہ مذاہب کی بجائے نظام ہائے اخلاقیات کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالے سے زیر غور لائے جا سکتے ہیں۔

کسی بھی مذہب میں خدا کی ایک معیاری تعریف:۔

کسی بھی مذہب میں خدا کے تصور کا اندازہ محض اس مذہب کے پیروکاروں کے عمل کو دیکھ کر نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ کئی ایک مذاہب کے پیروکار اپنی مقدس کتب میں بیان کئے گئے تصور خدا سے لاعلم ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی بھی مذہب میں تصور خدا کا تجزیہ کرنے کیلئے یہ بہتر ہوگا کہ اس مذہب کی مقدس کتب کو زیر نظر رکھا جائے۔

آیئے ہم دنیا کے بڑے مذاہب میں تصور خدا کو سمجھنے کیلئے ان کی مقدس کتب کا تجزیہ سرانجام دیں کہ اس سلسلے میں وہ کیا کہتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندومت میں تصور خدا

آریائی مذاہب میں سے مقبول ترین مذہب ہندومت ہے۔"ہندو" درحقیقت فارسی زبان کا ایک لفظ ہے جو ان باشندوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جو وادی سندھ کے پار رہتے ہوں۔ درحقیقت ہندومت کئی ایک مذہبی عقائد کا مجموعہ ہے جن میں سے بہت سے عقائد وید...... اپنشد اور بھگود گیتا پر بنیاد کرتے ہیں۔

ہندومت میں تصور خدا:۔

ہندومت عام اصنام پرستی (ایک سے زیادہ خدا کی پرستش) کا مذہب تصور کیا جاتا ہے۔ ہندوؤں کی اکثریت کئی ایک خداؤں کی پرستش کرتی ہے۔ کچھ ہندو تین خداؤں کے نظام پر یقین رکھتے ہیں جبکہ کچھ ہندو درحقیقت 33 کروڑ خداؤں کے وجوز پر یقین رکھتے ہیں...... یعنی 330 ملین خدا۔ تاہم پڑھے لکھے ہندو جو کہ اپنی مقدس کتب کے بارے میں علم رکھتے ہیں وہ اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ ہندوؤں کو محض ایک خدا پر یقین رکھنا چاہئے اور محض ایک خدا کی ہی پرستش کرنی چاہئیے۔
ہندوؤں اور مسلمانوں کے تصور خدا میں جو بڑا فرق ہے وہ یہ ہے کہ عام ہندو وحدت وجود کے عقیدے/ فلسفے پر یقین رکھتے ہیں۔ اس فلسفے کے تحت ہر ایک چیز خواہ وہ جاندار ہو یا بے جان اس کو خدا تصور کر لیا جاتا ہے اور مقدس گردانا جاتا ہے۔ لہٰذا ہندو درختوں، سورج، چاند، حیوانات اور حتیٰ کہ انسانوں کو بھی خدا کا ظہور تصور کرتے ہیں۔
ایک عام ہندو کیلئے ہر چیز خدا کا درجہ رکھتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے برعکس اسلام انسانوں کو یہ نصیحت فرماتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے اردگرد کی چیزوں کو خدا سمجھنے کی بجائے خدا کی تخلیق کی نشانیاں تصور کریں۔ لہٰذا مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہر ایک چیز خدا کی ملکیت ہے (یعنی God`s)...... گاڈ (GOD) کو مے والے "ایس" کے ساتھ (یعنی God`s)...... با الفاظ دیگر ہم اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ ہر چیز کا مالک خدا ہے۔ درخت...... سورج...... چاند اور اس دنیا کی ہر ایک چیز کا مالک خدا ہے...... اور یہ سب کچھ اس کی مخلوق میں شامل ہے...... اس نے یہ سب کچھ تخلیق فرمایا ہے۔

لہٰذا ہندوؤں اور مسلمانوں کے عقائد میں بڑا فرق کو مے والے "ایس" کا ہے۔

ہندو کہتے ہیں کہ:۔

ہر ایک چیز خدا ہے (Every Thing is God) اور مسلمان کہتے ہیں کہ:۔

"ہر ایک چیز خدا کی ہے" (Everything is GOD`s) یعنی گاڈ (GOD) کو مے والے "ایس" کے ساتھ (GOD`s)

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمے کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے"

یہ یکساں کلمہ کیا ہے؟

یہ یکساں کلمہ یہ ہے کہ:۔

"عبادت نہ کریں مگر خدا کی"۔

آیئے ہم ہندوؤں اور اسلام کی مقدس کتب کے حوالے سے دونوں مذاہب میں قدر مشترک ڈھونڈنے کی کوشش کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھگود گیتا

ہندوؤں کی مقبول ترین مقدس کتب میں سے ایک ہے۔

اس کتاب سے درج ذیل آیت ملاحظہ ہو:۔

وہ جن کی عقل ماری گئی ہے۔ مادی خواہشات نے ان کی آنکھوں پر حرص کی پٹی باندھ رکھی ہے۔ وہ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں اور پوجا پاٹ اپنی مرضی کے مقرر کردہ قوانین کے تحت سرانجام دیتے ہیں۔

(بھگود گیتا......سورۃ نمبر7......آیت نمبر20)

(بی۔جی 20:7)

گیتا ان لوگوں کا ذکر کر رہی ہے......ان لوگوں کا حوالہ پیش کر رہی ہے جو مادہ پرست ہیں اور اس لئے دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں یعنی حقیقی خدا کے علاوہ

اُپنشد (Upanishads):۔

ہندو ان کتب کو بھی مقدس کتب کا درجہ دیتے ہیں۔ ان میں سے درج ذیل آیات زیرِ غور رکھیں:۔

"وہ محض ایک ہے اس کا کوئی جوڑ نہیں"

ایک اور آیت زیرِ غور رکھیں:۔

"اس کے والدین نہیں ہیں اور نہ ہی اس سے برتر کوئی اور ہے"

ایک اور آیت زیرِ غور رکھیں:۔

"اس جیسا کوئی نہیں"

ایک اور آیت زیرِ غور رکھیں:۔

"اس جیسا کوئی نہیں اس کا نام بڑی شان اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عظمت والا ہے"

درج بالا آیات کا موازنہ قرآن پاک کی درج ذیل آیات سے کریں:۔

"اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی"

(القرآن ...... 4:112)

"اس جیسا کوئی نہیں"

(القرآن ...... 11:42)

ہندوؤں کی مقدس کتاب (اُپنشد) کی درج ذیل آیات انسان کی اس معذوری کو ظاہر کرتی ہیں جس کے تحت وہ خدا کو کسی مخصوص شکل میں دیکھنے سے قاصر ہے:۔

وہ دکھائی نہیں دیتا۔ کسی نے اس کو اپنی آنکھ کے ساتھ نہیں دیکھا۔ وہ دل اور دماغ کے ذریعے پہچانا جاتا ہے۔ جنہوں نے اس کی تابعداری کی وہ لافانی حیثیت اختیار کر گئے۔

(سویتا ساوترا اپنشد 20:4)

قرآن پاک اس پہلو پر درج ذیل سورۃ میں کچھ یوں روشنی ڈالتا ہے کہ:۔

"آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے پورا باطن پورا خبردار"

(القرآن ...... 103:6)

وید

وید ہندوؤں کی تمام تر مقدس کتابوں میں مقدس ترین سمجھی جاتی ہیں۔ چار بڑی وید درج ذیل ہیں:۔

☆ رگ وید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ یاجوروید

☆ سام وید

☆ اتھاروا وید

یاجور وید:۔

اس کی درج ذیل آیت زیر غور رکھیں:۔

"اس کی کوئی شکل صورت نہیں ہے"

(یاجوروید...... 3:32)

یہ آیت مزید کہتی ہے کہ:۔

"اسے کسی نے پیدا نہیں کیا۔ وہ ہماری پرستش کا حق دار ہے۔"

"اس کی کوئی شکل صورت نہیں ہے۔ وہ بڑی شان اور عظمت والا ہے۔ روشنی کے تمام تر ذرائع مثلاً سورج وغیرہ اس کے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ مجھے ہر قسم کے نقصان سے بچائے۔ یہ میری دعا ہے۔ اسے کسی نے پیدا نہیں کیا۔ وہ ہماری پرستش کا حق دار ہے"

(یاجورویدا...... دیوی چند...... ایم اے صفحہ 337)

وہ جسم کی قید سے آزاد ہے اور پاک ہے"

(یاجوروید 8:40)

"وہ جسم کی قید سے آزاد ہے۔ کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ وہ پاک ہے۔ حکمت والا ہے۔ وہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے"

(یاجوروید 8:40)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاجور ویدک میں یہ بھی درج ہے کہ:۔

وہ اندھیرے میں ہیں جو فطرتی چیزوں کی پرستش
کرتے ہیں (مثلاً ہوا' پانی' آگ وغیرہ۔) وہ
گہرے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے ہیں جو اپنے
ہاتھ سے بنائی ہوئی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں۔
(مثلاً میز' کرسی' بت وغیرہ)

(یاجور 9:40)

اس میں ایک دعا بھی شامل ہے جس کی ابتداء کچھ یوں ہوتی ہے کہ:۔

''ہمیں سیدھا رستہ دکھا۔ ہمارے گناہ معاف فرما
جن کی وجہ سے ہم بھٹکے ہوئے ہیں''

(یاجور ویدا 16:40)

اتھاروا وید سے درج ذیل آیات ملاحظہ ہوں:۔

''خدا عظمت والا ہے''

(اتھاروا وید 3:58)

خدا عظیم ہے۔ حق ہے۔ سچ ہے۔ بڑی تعریف والا
ہے

اس قسم کا پیغام قرآن پاک میں سورۃ رعد میں دیا گیا ہے کہ:۔

وہ عظیم ہے۔ سب سے بڑا بلندی والا

(القرآن ...... 9:13)

رگ وید

ویدوں میں یہ سب سے پرانی وید ہے۔ اس کو بھی ہندو انتہائی مقدس گردانتے ہیں۔ یہ وید بیان کرتی ہے کہ:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ایک دانا...... دانش ور...... عالم خدائے واحد کو کئی
ناموں سے پکار سکتا ہے"
(رگ وید۔ 46:164)

رگ اللہ تعالیٰ کے کم از کم 33 صفاتی نام بیان کرتی ہے۔ اس میں سے بہت سے صفاتی نام رگ وید...... کتاب نمبر 2...... صفحہ نمبر 1 میں درج ہیں۔

ان مختلف صفاتی ناموں میں خدا تعالیٰ کا ایک خوبصورت نام "برہما" بھی شامل ہے۔ برہما کا مطلب ہے خالق...... تخلیق کرنے والا...... عربی میں اسے "خالق" کہتے ہیں۔ اگر خدا کو خالق یا تخلیق کرنے والا یا برہما کے نام سے پکارا جائے تو مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ تاہم مسلمان اس امر پر یقین نہیں رکھتے کہ برہما وہ خدا ہے جس کے چار سر ہیں (نعوذ باللہ)...... مسلمان اس نظریے کو سختی کے ساتھ رد کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا انسانی شکل یا انسانی جسم میں ظاہر ہونے کا تصور بھی یا جور وید کی درج ذیل آیت کے منافی ہے کہ:۔

"اس کی کوئی شکل نہیں ہے"
(یا جور وید 3:32)

خدا تعالیٰ کا ایک اور صفاتی نام جو رگ وید...... کتاب II...... حمد...... I...... آیت نمبر 3 میں درج ہے (آر۔ وی 3:1:2) وہ "وشنو" ہے۔ وشنو کا مطلب ہے سہارا دینے والا...... زندہ رکھنے والا۔ عربی میں اس کا مطلب ہے "رب" یا سہارا دینے والا...... زندہ رکھنے والا...... یا وشنو۔ مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہیں اگر خدا تعالیٰ کو "رب" کہہ کر پکارا جائے...... رب...... سہارا دینے والا...... زندہ رکھنے والا یا وشنو لیکن ہندوؤں میں وشنو کا جو مقبول عام تصور پایا جاتا ہے کہ ایک ایسا خدا جس کے چار بازو ہیں۔ مسلمان خدا کے ایسے تصور کو قبول کرنے کیلئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔ جیسا کہ پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ذکر کیا گیا ہے ہندوؤں کا یہ تصور بھی یاجوروید سورۃ نمبر 40...... آیت نمبر 19 کے منافی ہے۔

رگ وید سے درج ذیل آیات ملاحظہ ہوں:۔

"اے دوستو! خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو۔ وہ ایک ہے" (رگ وید کتاب 1:1:8)

"دانش ور جوگی اپنے ذہنوں کو مرکوز کرتے ہیں اور اپنی سوچوں کو بھی مرکوز کرتے ہیں اس اعلیٰ سچائی کی جانب جو حاضر ناظر ہے۔ عظیم ہے۔ عالم کل ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ عظیم ہے۔ شان وعظمت والا ہے اور دنیا کا خالق ہے" (رگ وید 81:5)

ہندو ویدانت برہما سوترا

ہندو ویدانت کا برہما سوترا یہ ہے کہ:۔

"خدا ایک ہے۔ دوسرا کوئی خدا موجود نہیں ہے۔ بالکل موجود نہیں ہے...... بالکل موجود نہیں ہے"

ہندوؤں کی مقدس کتب کا بے لاگ مطالعہ ہندومت میں خدا کے تصور کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوسکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکھوں میں تصورِ خدا

سکھ ازم ایک غیر سامی اور غیر ویدک مذہب ہے۔ اگرچہ اس کا شمار دنیا کے بڑے مذاہب میں نہیں ہوتا لیکن یہ ہندومت کی ایک شاخ ہے جس کا بانی گرونانک تھا۔ اس نے پندرہویں صدی میں اس مذہب کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کا ماخذ پاکستان کے کچھ علاقے اور شمالی مغربی ہندوستان ہے جو پنجاب کہلاتا ہے ...... یعنی پانچ دریاؤں کی سرزمین، گرونانک نے ایک کھتری (سورماؤں کی ذات) ہندو خاندان میں جنم لیا تھا۔ لیکن وہ اسلام اور مسلمانوں سے ازحد متاثر ہوا تھا۔

سکھ اور سکھ مذہب کی تعریف

لفظ "سکھ" لفظ "سِیا" سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں پیروکار...... سکھ مذہب دس گروؤں کا مذہب ہے...... پہلا گرو گرونانک ہے اور دسواں اور آخری گرو...... گرو گوبند سنگھ ہے۔ سکھوں کی مقدس کتاب گرو گرنتھ کہلاتی ہے...... یہ ادی گرنتھ صاحب بھی کہلاتی ہے۔

پانچ ککے

ہر سکھ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ پانچ "ککے" اپنائے جو کہ اس کی شناخت کا کام بھی سرانجام دیتے ہیں۔

(i) کیش...... غیر تراشیدہ بال جو کہ تمام گروؤں نے رکھے تھے۔

(ii) کنگھا...... کنگھی...... بالوں کو سنوارنے کیلئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(iii) کڑا ...... دھات یا اسٹیل کا بنا ہوا کڑا ...... برائے حصول قوت اور ضبط نفس کیلئے۔

(iv) کرپان ...... خنجر ...... حفاظت خود اختیاری کیلئے۔

(v) کچھا ...... گھٹنوں تک لمبائی کا حامل انڈرویئر

مل منترا ...... سکھوں کا بنیادی عقیدہ

خدا کے تصور کے بارے میں جو بہترین تعریف ایک سکھ پیش کر سکتا ہے وہ مل مانترا میں درج ہے ...... جو کہ سکھوں کا بنیادی عقیدہ ہے ...... جو کہ گرنتھ صاحب کے شروع میں موجود ہے۔

گروگرنتھ صاحب جلد نمبر 1 جاپوجی ...... پہلی آیت یہ بیان کرتی ہے کہ:۔

"خدا محض ایک ہے۔ جو خالق حقیقی ہے۔ وہ ہر قسم کے خوف و خطر اور نفرت سے بے نیاز ہے۔ وہ غیر فانی ہے۔ وہ عظیم ہے۔"

سکھ مذہب اپنے پیروکاروں کو وحدانیت اور توحید پرستی کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ مذہب ایک خدا پر یقین رکھتا ہے۔

اس مذہب میں خدا کو "اومکارا" کہہ کر پکارا جاتا ہے اور خدا کے کئی ایک صفاتی نام بھی اس مذہب میں موجود ہیں۔ مثلاً:۔

☆ کرتار ...... خالق

☆ اکال ...... غیر فانی ...... ابدی

☆ پروردگار ...... پالن ہار

☆ رحیم ...... رحم کرنے والا

☆ کریم ...... کرم کرنے والا

☆ ستانامہ ...... ایک مقدس نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکھ خدا کو "واہ گرو" کہہ کر بھی پکاتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے...... واحد حقیقی خدا۔

سکھ مذہب نہ صرف وحدانیت اور توحید پرستی پر سختی سے قائم ہے بلکہ یہ مذہب "اواترا وادا" پر بھی یقین نہیں رکھتا ...... انسانی شکل اختیار کرنے کا نظریہ...... خدا تعالیٰ وہ شکل اختیار نہیں کر سکتا جس کو "اوترا" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ سکھ مذہب سختی کے ساتھ بت پرستی کے بھی خلاف ہے۔

گرونانک بھگت کبیر سے متاثر تھا

گرونانک بھگت کبیر کے فرمودات سے ازحد متاثر تھا۔ وہ اس قدر متاثر تھا کہ شری گروگرنتھ صاحب کے کئی ایک اسباق بھگت کبیر کی شاعری سے بھرے ہوئے ہیں۔

بھگت کبیر کا ایک مشہور مصرعہ ہے جس کا ترجمہ درج ذیل میں پیش کیا جاتا ہے کہ:۔

> "دکھ اور تکلیف میں ہر کوئی خدا کو یاد کرتا ہے لیکن
> سکھ چین اور خوشی میں کوئی اسے یاد نہیں رکھتا۔ اگر
> کوئی سکھ چین اور خوشی کے زمانے میں خدا کو یاد
> رکھے تو وہ دکھ اور تکلیف سے کیوں ہمکنار ہو"

اس کا موازنہ قرآن پاک کی سورۃ نمبر 39 آیت نمبر 8 سے کرتے ہیں جس کا ترجمہ درج ذیل میں پیش کیا جاتا ہے کہ:۔

> "اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے اپنے رب کو
> پکارتا ہے اسی طرف جھکا ہوا اور پھر جب اللہ نے
> اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے
> جس لئے پہلے پکارا تھا۔ اور اللہ کے لئے برابر
> والے ٹھہرانے لگ جاتا ہے۔" (القرآن 8:39)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتش پرستوں کا تصور خدا

آتش پرستی ایک قدیم آریائی مذہب ہے۔ اس مذہب نے 2500 برس قبل فارس میں جنم لیا تھا۔ اگرچہ اس مذہب کے پیروکار انتہائی کم تعداد کے حامل ہیں ...... پوری دنیا میں ان کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار سے کم ہے لیکن یہ قدیم ترین مذاہب میں سے ایک مذہب ہے۔ اس مذہب کا بانی زردشت تھا جو ایک ایرانی تھا۔ یہ مذہب عام طور پر پارسی مذہب بھی کہلاتا ہے۔ پارسیوں کی مقدس کتب درج ذیل ہیں:۔

☆ دساتیر

☆ اوستا

آتش پرست مذہب میں خدا کو ''اھورامزدا'' کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اھورا کا مطلب ہے ''خدا'' اور مزدا کا مطلب ہے ''حکمت والا'' ...... لہٰذا ''اھورا مزدا'' کا مطلب ہوا ''حکمت والا خدا'' ...... اھورا مزدا ایک خدا کی نمائندگی کرتا ہے۔

پارسیوں کی مقدس کتاب دساتیر کے مطابق خدا کی خصوصیات

☆ وہ ایک ہے۔

☆ اس کی مانند کوئی نہیں۔

☆ اس کا کوئی باپ نہیں ہے ...... کوئی ماں نہیں ہے ...... کوئی بیوی نہیں ہے ...... کوئی بیٹا نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ اس کا کوئی جسم نہیں ہے......کوئی شکل نہیں ہے
☆ کوئی آنکھ اس کا دیدار نہیں کر سکتی اور کوئی سوچ اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔
☆ وہ سب سے برتر ہے اور تم اس کی برتری کا اندازہ نہیں کر سکتے۔
☆ وہ تمہارے اپنے آپ سے بھی بڑھ کر تمہارے نزدیک ہے۔

پارسیوں کی مقدس کتاب اوستا کے مطابق خدا کی خصوصیات

اوستا کے مطابق اھورا مزدا (خدا) کی درج ذیل خصوصیات بیان کی گئی ہیں:۔

☆ خالق

(لینا 7:31 اور 11) (لینا 7:44) (لینا 11:50) (لینا 7:51)

☆ عظیم الشان

(لینا 11:33) (لینا 6:45)

☆ کریم النفس

(لینا 11:33) (لینا 3:48)

☆ فیاض

(لینا 4:43-5-7-9-11-13-15) (لینا 2:44) (لینا 5:45) (لینا 9:46) (لینا 3: 48)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہودیت میں تصور خدا

یہودیت بڑے سامی مذاہب میں سے ایک مذہب ہے۔ اس مذہب کے پیروکار یہودی کہلاتے ہیں۔ یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر یقین رکھتے ہیں۔

(i) درج ذیل آیت جو ڈیوٹرونومی (بائبل) سے لی گئی ہے موسیٰ علیہ السلام کی ایک نصیحت پر مبنی ہے:۔

"سنو اے بنی اسرائیل : ہمارا خدا ...... ہمارا خدا ایک ہے"

(دی بائبل ......ڈیوٹرونومی 4:6)

(ii) درج ذیل آیت ملاحظہ کریں جو عیسیاہ (Isaiah) کی کتاب سے لی گئی ہے کہ:۔

"میں ...... میں خدا ہوں اور میرے سوا کوئی نجات دینے والا نہیں"۔

(دی بائبل عیسیاہ 11:43)

(iii) "میں خدا ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے"

(دی بائبل عیسیاہ 5:45)

(iv) یہودیت بت پرستی کی مذمت کرتی ہے۔ یہ مذمت درج ذیل آیات میں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئی ہے کہ:۔

”میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ میرے علاوہ کسی
کے سامنے سر نہ جھکاؤ کیونکہ میں خدا ہوں“

(دی بائبل ......ایکسوڈس 20:3تا5)

اس قسم کا پیغام ڈیوٹرونومی (بائبل) میں بھی دہرایا گیا ہے کہ:۔

”میرے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ میرے علاوہ کسی کے
سامنے سر نہ جھکاؤ کیونکہ میں خدا ہوں۔“

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائیت میں تصورِ خدا

عیسائیت ایک سامی مذہب ہے۔ اس مذہب کے پیروکار تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں عیسائیوں کی تعداد دو بلین کے قریب ہے۔ عیسائیت نے اپنا نام حضرت یسوع مسیح علیہ السلام (Jesus Christ) سے اخذ کیا ہے۔ یسوع علیہ السلام اسلام میں بھی ایک محترم ہستی کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ اسلام واحد غیر عیسائی مذہب ہے جو اپنے پیروکاروں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان لانے کا پابند بناتا ہے۔

(i) اسلام واحد غیر عیسائی مذہب ہے جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا ایمان کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ کوئی بھی مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جبکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔

(ii) ہم مسلمان یہ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے برگزیدہ پیغمبر تھے۔

(iii) ہم اس امر پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ ان کی پیدائش معجزانہ طور پر عمل میں آئی تھی۔ ان کا کوئی باپ نہ تھا۔ وہ بن باپ کے پیدا ہوئے تھے اگرچہ آج کل کے جدید دور کے بعض عیسائی اس امر پر یقین نہیں رکھتے۔

(iv) ہم اس امر پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ وہ مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔

(v) ہم اس امر پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ معجزہ بھی عطا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا تھا کہ وہ پیدائشی اندھوں کو درست کر دیتے تھے اور کوڑھیوں کو بھی شفایاب کر دیتے تھے۔

کوئی بھی شخص یہ سوال کر سکتا ہے کہ:۔

"اگر مسلمان اور عیسائی دونوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت کرتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں تب ان کے راستے الگ الگ ہونے کی وجہ کیا ہے؟"

اسلام اور عیسائیت کے درمیان بڑا فرق یہ ہے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا مانتے ہیں جبکہ مسلمان انہیں خدا کا ایک برگزیدہ پیغمبر مانتے ہیں۔ عیسائیوں کی مقدس کتب کا مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی خدا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ درحقیقت بائیبل میں بلکہ پوری بائیبل میں ایک بھی بیان ایسا نہیں ہے جس کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بذات خود فرمایا ہو کہ:۔

"میں خدا ہوں"

یا یہ کہا ہو کہ:۔

"میری پرستش کرو"

درحقیقت بائیبل میں وہ بیانات درج ہیں جن کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اِس کے برعکس ہیں۔

بائیبل کے درج ذیل بیانات پر غور کریں جن کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب کیا گیا ہے:۔

☆ "میرا باپ مجھ سے عظیم ہے"

(جان 28:14)

☆ "میرا باپ سب سے عظیم ہے"

(جان 29:10)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ ''میں نے خدا کی روح کی مدد سے برائیوں کو مٹا دیا''

(میتھیو 28:12)

☆ خدا کی انگلی سے برائیوں کو مٹا دیا

(لیوک 20:11)

☆ ''میں بذاتِ خود کچھ سرانجام نہیں دیتا جیسا کہ میں سنتا ہوں ...... میں فیصلہ کرتا ہوں اور میرا فیصلہ درست ہوتا ہے کیونکہ میں اپنی مرضی کے تحت روبہ عمل نہیں ہوتا بلکہ باپ کی مرضی کے تحت روبہ عمل ہوتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مشن ...... وہ قوانین کی تکمیل کے لئے آئے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی خدائی کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ انہوں نے واضح الفاظ میں اپنے مشن کی وضاحت کی تھی۔ خدا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سابقہ یہودیانہ قوانین کی توثیق کیلئے بھیجا تھا۔ یہ امر میتھیو کی انجیل میں درج ذیل بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب کرنے کے عمل سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ:۔

''یہ مت سمجھو کہ میں قوانین کو پامال کرنے کی غرض سے آیا ہوں یا پیغمبروں کو پامال کرنے کیلئے آیا ہوں ...... میں پامال کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ تکمیل کرنے کیلئے آیا ہوں''

(بائیبل ...... میتھیو 17:5 تا 20)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے بھیجا تھا

بائبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشن کی نوعیت درج ذیل آیات میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کرتی ہے۔

''اور جو الفاظ تم سنتے ہو وہ میرے نہیں بلکہ باپ
کے ہیں جس نے مجھے بھیجا ہے۔''
(بائبل۔ جان 24:14)

''اور یہ زندگی ابدی ہے۔ حقیقی خدا کی پہچان کرو اور
عیسیٰ علیہ السلام کہ جس کو خدا نے بھیجا ہے۔''
(بائبل...... جان 3:17)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے خدا ہونے کی سختی کے ساتھ تردید کی تھی۔

بائبل میں درج مندرجہ ذیل واقعہ ملاحظہ کیجیے:۔

''ایک شخص آیا اور حضرت عیسیٰ علیہ اسلام سے کہنے
لگا کہ ''اچھے آقا مجھے نیکی کے کون سے کام کرنے
چاہئیں کہ میں ابدی زندگی پا سکوں''

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ:۔

''میری تعریف کیوں کرتے ہو؟ ماسوائے خدا کوئی
تعریف کے لائق نہیں لیکن اگر تم جنت میں داخل
ہونا چاہتے ہو تو احکامات کی تعمیل کرو۔''

درج بالا بیانات عیسائیوں کے اس نظریے کی نفی کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قربانی کے ذریعے نجات کے نظریے کی بھی نفی کرتی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نجات حاصل کرنے کی خاطر احکامات کی تعمیل ...... احکامات کی پیروی کی نصیحت کی تھی۔ (بائبل...... میتھیو 17:5 تا 20)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے پیغمبر

بائبل کے درج ذیل بیان اس اسلامی اعتقاد کی تصدیق کرتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے پیغمبر تھے۔

"اے بنی اسرائیل یہ الفاظ غور سے سنو ...... عیسیٰ (علیہ السلام) تمہارے درمیان خدا کا پیغمبر ہے جو معجزے اور علامات لے کر آیا ہے۔ جسے خدا نے تمہارے درمیان بھیجا ہے جیسا کہ تم بھی جانتے ہو۔"

پہلا حکم الٰہی یہ ہے کہ خدا ایک ہے

بائبل عیسائیوں کے نظریہ تثلیث کی قطعاً حمایت نہیں کرتی۔ ایک مرتبہ ایک یہودی عالم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا تھا کہ شرع موسوی میں پہلا حکم کیا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بالکل وہی کچھ دہرایا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا۔ یعنی:۔

"سنو اے بنی اسرائیل ...... ہمارا خدا ایک ہے"

(مارک 29:12)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں خدا کا تصور

اسلام ایک سامی مذہب ہے۔ اس کے پیروکار پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے پیروکاروں کی تعداد 1.2 بلین سے زائد ہے۔ اسلام کا مطلب ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا"

مسلمان قرآن پاک کو کلام الٰہی تصور کرتے ہیں جو کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اسلام فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور اور ہر زمانے میں پیغمبر اور رسول بھیجے جو خدا کا پیغام لے کر آئے۔ لہٰذا اسلام نے تمام پیغمبروں اور رسولوں پر ایمان لانے کو ایمان کا جزو بنایا۔ اسلام حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی آخر الزماں تک ہر ایک پیغمبر پر ایمان لانے کی تلقین کرتا ہے۔ ان میں حضرت نوح علیہ اسلام' حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت اسماعیل علیہ السلام' حضرت اسحٰق علیہ السلام' حضرت یعقوب علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت داؤد علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔

خدا کی انتہائی مختصر مگر جامع تعریف

اسلام نے خدا کی انتہائی مختصر مگر جامع تعریف سورۃ اخلاص کی چار آیات میں بیان فرمائی ہے جو کہ قرآن پاک کی سورۃ نمبر 112 ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(1) تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے۔

(2) اللہ بے نیاز ہے۔

(3) نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

(4) اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی (قرآن پاک 112:1تا4)

عربی لفظ ''الصمد'' کا ترجمہ کرنا ایک مشکل امر ہے۔ اس کا مطلب ہے ''لامحدود ذات'' جو کہ محض اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہوسکتی ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ اللہ بے نیاز ہے۔ وہ کسی شخص فرد یا کسی چیز پر انحصار نہیں کرتا بلکہ تمام افراد اور تمام چیزیں اس پر انحصار کرتی ہیں۔

سورۃ اخلاص ...... الٰہیات کی کسوٹی

سورۃ اخلاص (سورۃ نمبر112) علم دین (Theology) کی کنجی ہے۔ یونانی زبان میں لفظ تھیو(Theo) کا مطلب ہے''خدا'' اور''لاجی'' (Logy) کا مطلب ہے''مطالعہ'' ...... مسلمانوں کیلئے خدا تعالیٰ کی یہ چار سطروں پر مشتمل تعریف الٰہیات کی کسوٹی ہے اور خدائی کا دعویٰ کرنے والے کسی بھی امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ وہ ان چار سطروں پر مشتمل تعریف پر پورا اترے۔ چونکہ اس سورۃ میں بیان کردہ اللہ کی تعریف اور اس کی خصوصیات بے مثل ہیں۔ لہٰذا خدائی کے جھوٹے دعویٰ دار اس تعریف پر کبھی پورا نہیں اتر سکیں گے۔

دیوتاؤں کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے

ہندوستان کو اکثر دیوتاؤں کی سرزمین کہا جاتا ہے کیونکہ ہندوستان میں روحانیت کے دعویدار خاصی بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ کئی ایک دیگر ممالک میں بھی ان ''بابوں'' اور درویشوں کے پیروکار پائے جاتے ہیں۔

اوشو رجنیش ان ''دیوتاؤں'' میں سے ایک تھا جو ہندوستان نے پیدا کئے تھے۔ مئی 1981ء میں وہ امریکہ چلا گیا اور وہاں پر ایک قصبہ آباد کر لیا جو''رجنیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورم" کہلاتا تھا اور مابعد وہ اہل مغرب کیلئے نفرت انگیز ٹھہرا اور بالآخر اسے گرفتار کر لیا گیا اور اس کی ملک بدری کے احکامات جاری کر دیے گئے۔ وہ واپس ہندوستان چلا آیا اور 1990ء میں موت سے ہمکنار ہو گیا۔ اوشو رجنیش کے پیروکار اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ خدا ہے۔ پونا میں اس کی قبر پر یہ کتبہ لگا ہوا ہے:۔

"اوشو ...... نہ کبھی پیدا ہوا اور نہ کبھی موت سے
ہمکنار ہوا ...... اس نے محض 11 دسمبر 1931ء سے
19 جنوری 1990 تک زمین کا دورہ کیا"

وہ یہ فراموش کر چکے تھے کہ دنیا کے 21 مختلف ممالک نے اسے ویزا دینے سے انکار کر دیا تھا۔ رجنیش کے پیروکار اپنے "خدا" کے لئے زمین کا دورہ کرنے اور کسی ملک میں داخل ہونے کیلئے ویزا درکار رکھنے کو کوئی مسئلہ ہی نہیں سمجھتے۔

آیئے خدائی کا دعویٰ کرنے والے اس امیدوار کا جائزہ سورۃ اخلاص کی روشنی میں لیں:۔

(i) پہلی شرط ...... "تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے"

کیا رجنیش ایک ہے؟ نہیں ...... رجنیش کی طرح کے کئی دیگر لوگ بھی ہیں جو خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ رجنیش کے کچھ پیروکار اب بھی یہ سمجھتے ہیں رجنیش محض ایک ہی ہے۔

(ii) دوسری شرط ...... "اللہ بے نیاز ہے۔"

رجنیش 1990ء میں اپنے مرتے دم تک بے نیاز نہ تھا۔ اس کی سوانح عمری سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ ذیابیطس کا مریض تھا۔ اس کے علاوہ وہ دمہ اور کمر کی پرانی درد کا بھی مریض تھا۔ اس نے یہ الزام لگایا تھا کہ امریکی حکومت نے جیل میں اسے آہستہ آہستہ اثر کرنے والی زہر دی تھی۔ اندازہ کریں کہ خدا کو زہر دیا جا رہا ہے!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(iii) تیسری شرط یہ ہے کہ ”نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا“

ہم جانتے ہیں رجنیش جبل پور ہندوستان میں پیدا ہوا تھا اور اس کی ماں بھی تھی اور باپ بھی تھا جو مابعد اس کا پیروکار بن گیا تھا۔

مئی 1981ء میں وہ امریکہ چلا گیا تھا اور ایک قصبہ آباد کیا تھا جو ”رجنیش پورم“ کہلاتا تھا۔ مابعد وہ اہل مغرب کیلئے نفرت انگیز ٹھہرا اور گرفتار ہوا اور اس کو ملک بدری کے احکامات دیے گئے۔ وہ واپس ہندوستان چلا آیا۔ 1990ء میں وہ موت سے ہمکنار ہوا۔

اوشو رجنیش کے پیروکار اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ خدا ہے۔ پونا کا دورہ کرنے والا کوئی بھی شخص درج ذیل عبارت پر مشتمل کتبہ اس کی قبر پر دیکھ سکتا ہے کہ:۔

”اوشو نہ کبھی پیدا ہوا نہ کبھی موت سے ہمکنار ہوا
...... اس نے محض 11 دسمبر 1931ء تا 19 جنوری
1990ء تک زمین کا دورہ کیا“۔

وہ یہ لکھنا بھول گئے ہیں کہ اسے دنیا کے 21 ممالک نے ویزا فراہم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ کیا کوئی شخص یہ سوچ سکتا ہے کہ ایک ”خدا“ اپنی زمین کا دورہ کر رہا ہو اور کسی ملک میں داخل ہونے کیلئے اسے ویزا درکار ہو۔

یونان کے آرک بشپ نے کہا تھا کہ اگر رجنیش کو ملک بدر نہ کیا گیا تو وہ اس کی اور اس کے پیروکاروں کی رہائش گاہوں کو آگ لگا دیں گے۔

(iv) چوتھی شرط یہ ہے کہ...... ”اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی“

جس لمحے آپ ”خدا“ کا تصور کرتے ہیں یا ”خدا“ کا کسی چیز کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں تب وہ (خدائی کا امیدوار) خدا نہیں ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ آپ ایک حقیقی خدا کی تصویر اپنے ذہن میں بنا سکیں۔ ہم جانتے ہیں کہ رجنیش ایک انسان تھا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کی سفید داڑھی تھی۔ اس کے دو کان تھے۔ دو آنکھیں تھیں۔ ایک ناک تھا۔ اس کی تصاویر اور پوسٹر بکثرت دستیاب ہیں۔ جس لمحے آپ یہ تصور کر سکتے ہیں کہ خدا کیا ہے ...... تب وہ خدا نہیں ہے۔

لہٰذا اس سورۃ کے معیار پر سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی پورا نہیں اترتا۔

ہم خدا کو کس نام سے پکاریں؟

مسلمان اللہ کہہ کر پکارنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ انگریزی لفظ گاڈ (God) کہہ کر پکارنا پسند نہیں کرتے۔ عربی لفظ اللہ پاک اور بے مثل ہے اور انگریزی لفظ گاڈ (God) کے کئی الفاظ بن سکتے ہیں۔

اگر آپ لفظ گاڈ (God) کے ساتھ "ایس" لگا دیں تو یہ گاڈز (Gods) بن جائے گا جو کہ خدا کی جمع ہے جبکہ اللہ ایک ہے اور واحد ہے ...... اللہ تعالیٰ کی کوئی جمع نہیں۔ اگر آپ لفظ گاڈ (God) کے ساتھ "Dess" لگا دیں تو یہ لفظ گاڈس (Goddess) بن جائے گا یعنی مونث خدا جبکہ مذکر اللہ اور مؤنث اللہ کا کوئی تصور نہیں ہے ...... اللہ کی کوئی جنس نہیں ہے۔ اللہ ایک بے مثل لفظ ہے۔ اس سے دیگر الفاظ نہیں بن سکتے۔ لہٰذا مسلمان اللہ کہہ کر پکارنے کو ترجیح دیتے ہیں لیکن کبھی کبھار جب ہم غیر مسلموں سے محو گفتگو ہوتے ہیں تو ہم اللہ کیلئے غیر مناسب لفظ گاڈ (God) استعمال کر جاتے ہیں۔ چونکہ اس کتاب کے قارئین میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں شامل ہو سکتے ہیں لہٰذا میں نے اس کتاب میں کئی ایک جگہوں پر اللہ کی بجائے لفظ گاڈ (God) استعمال کیا ہے۔

خدا انسانی شکل اختیار نہیں کر سکتا

کچھ لوگ اس نکتہ نظر کے حامل ہیں کہ چونکہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے تب وہ انسانی شکل میں کیوں جلوہ گر نہیں ہو سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ انسان کے روپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں جلوہ گر ہو سکتا ہے لیکن ایسی صورت میں وہ پھر خدا نہیں رہتا کیونکہ خدا کی خصوصیات اور انسانی خصوصیات کئی ایک لحاظ سے مکمل طور پر ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔

درج ذیل پیراگراف آپ پر واضح کر دے گا کہ خدا کے انسانی شکل میں جلوہ گر ہونے کی بابت خیال ایک فضول اور بے معنی خیال ہے۔

خدا تعالیٰ ایک لافانی ذات ہے جبکہ انسان فانی ہے۔ آپ کبھی بھی ایک ایسا شخص نہیں دیکھتے جو بیک وقت فانی بھی اور لافانی بھی ہو۔ خدا تعالیٰ کوئی آغاز نہیں رکھتا جبکہ انسان آغاز رکھتا ہے۔ آپ کوئی ایسا شخص نہیں دیکھتے جو بیک وقت آغاز رکھتا بھی ہو اور آغاز نہ بھی رکھتا ہو۔ آپ کوئی ایسا شخص نہیں دیکھتے جو کہ بیک وقت اختتام بھی رکھتا ہو اور اختتام نہ بھی رکھتا ہو۔

خدا تعالیٰ کو کھانے پینے کی حاجت نہیں ہوتی جبکہ انسان کو کھانے پینے کی ضرورت لاحق ہوتی اور کھانے پینے کے بغیر وہ اپنی زندگی برقرار نہیں رکھ سکتا۔

"اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے پینے سے پاک ہے"

(القرآن 14:6)

خدا تعالیٰ آرام درکار نہیں رکھتا۔ اسے نیند سے لطف اندوز ہونے کی کوئی حاجت نہیں ہے جبکہ انسان کا آرام کرنے اور سونے کے بغیر گزارہ ممکن نہیں ہے۔

"وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا۔ اسے
نہ اونگھ آئے نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں
ہے اور جو کچھ زمین میں۔" (القرآن 255:2)

انسان کی پرستش کرنا بے سود ہے

خدا کے انسانی روپ میں جلوہ گر ہونے کا نظریہ چونکہ ناقابل قبول ہے اس لئے ایک دوسرے انسان کی پرستش اور پوجا کی بھی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اگر خدا تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانی شکل اختیار کرے تب وہ خدا کے رتبے پر فائز نہیں رہ سکتا اور وہ تمام تر انسانی خصوصیات کا حامل بن کر رہ جائے گا۔ مثال کے طور پر ایک قابل اور ذہین پروفیسر کسی حادثے کا شکار ہونے کی بنا پر اپنی یادداشت کھو بیٹھتا ہے تب طلباء کی یہ ازحد بے وقوفی ہو گی کہ اگر وہ اب بھی اس سے تعلیم و تربیت حاصل کرنا جاری رکھیں۔ مزید برآں اگر خدا انسانی شکل اختیار کرے تو وہی انسان مابعد خدا نہیں بن سکتا کیونکہ انسان اپنی تعریف کے اعتبار سے اس قوت کا حامل نہیں ہے کہ وہ خدا بن سکے۔ لہٰذا انسانی شکل میں خدا کی پرستش منطقی لحاظ سے ازحد غلط ہے اور اس کو کسی بھی صورت میں اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔

چونکہ خدا کا انسانی شکل اور انسانی جسم میں ظاہر ہونا ناممکن ہے اس لئے قرآن پاک انسانی پرستش کی تمام تر صورتوں کی مخالفت کرتا ہے۔ قرآن پاک اپنی درج ذیل سورۃ میں فرماتا ہے کہ:۔

"اس جیسا کوئی نہیں"

(القرآن 11:42)

خدا غیر خدائی کام نہیں کرتا

خدا تعالیٰ کی خصوصیات اسے بُرائی سے پاک رکھتی ہیں۔ خدا انصاف، رحم اور سچائی کا پیکر ہے۔ خدا تعالیٰ کبھی بھی غیر خدائی کام کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ اس لئے ہم خدا کے بارے میں تصور بھی نہیں کر سکتے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے...... بے انصافی کر سکتا ہے...... کوئی غلطی کر سکتا ہے...... کسی بات کو بھول سکتا ہے یا دیگر انسانی غلطیوں میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ اگر چاہیے تو وہ ناانصافی کر سکتا ہے لیکن وہ قطعاً ناانصافی نہیں کرتا کیونکہ ناانصافی کرنا غیر خدائی فعل ہے۔

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا" (القرآن 40:4)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا سے کبھی بھول چوک نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے کوئی غلطی سرزد ہوتی ہے

خدا سے کبھی بھول چوک نہیں ہوتی ...... خدا کبھی کسی چیز کو نہیں بھولتا کیونکہ بھول جانا ایک غیر خدائی فعل ہے اور خدا سے غیر خدائی فعل سرزد نہیں ہو سکتے۔ اس طرح خدا سے کوئی غلطی بھی سرزد نہیں ہوتی کیونکہ غلطی سرزد ہونا بھی ایک غیر خدائی فعل ہے۔

"میرا رب نہ بہکے نہ بھولے"

(القرآن 52:20)

خدا تعالیٰ خدائی فعل سرانجام دیتا ہے

خدا ہر چیز پر قادر ہے...... خدا کا اسلامی نظریہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ قرآن پاک کئی ایک مقامات پر فرماتا ہے کہ:۔

"بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے"

(القرآن 106:2)

(القرآن 109:2)

(القرآن 284:2)

(القرآن 29:3)

(القرآن 77:16)

(القرآن 1:35)

قرآن پاک مزید فرماتا ہے کہ:۔

"ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا"

(القرآن 16:85)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ محض خدائی کام ہی سرانجام دیتا ہے اور غیر خدائی کام سرانجام نہیں دیتا۔

بہت سے مذاہب کسی نہ کسی لحاظ سے ...... بلاواسطہ یا بالواسطہ ...... انسانی پرستش کے فلسفے پر یقین رکھتے ہیں یعنی خدا تعالیٰ انسانی شکل اختیار کر سکتا ہے ...... وہ اس نکتہ نظر کے حامل ہوتے ہیں کہ خدا کی ذات اس قدر پاک اور مقدس ہے کہ وہ انسان کی مشکلات ...... کوتاہیوں اور احساسات سے واقف نہیں۔ انسانوں کے بارے میں قوانین تخلیق کرنے کی غرض سے وہ انسانی شکل میں زمین پر اترتا ہے۔ اس غلط اور بے بنیاد منطق نے کئی ایک ادوار میں ان گنت افراد کو بے وقوف بنایا ہے۔

آیئے اب ہم اس دلیل کا تجزیہ سرانجام دیں اور دیکھیں کہ کیا یہ منطقی معیار پر پوری اترتی ہے۔

خالق ہدایات کی کتاب نازل فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیگر ان گنت نعمتوں کے علاوہ عقل، شعور، ادراک اور ذہانت جیسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ہم مختلف ایجادات سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ ہم اپنے مخصوص مقاصد کی تکمیل کیلئے مختلف چیزیں ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر ٹیپ ریکارڈ کثیر تعداد میں بنائے جاتے ہیں۔ اگر ٹیپ ریکارڈ کا تیار کنندہ یہ بتانا چاہے کہ اس کے ٹیپ ریکارڈر کیلئے کیا اچھا ہے تو اس امر کو جاننے کیلئے اس کو بذات خود ایک ٹیپ ریکارڈ بننے کی قطعاً کوئی ضرورت درپیش نہ ہو گی۔ تیار کنندہ محض یہ کرے گا کہ وہ ایک ہدایاتی کتابچہ چھاپ دے گا کیونکہ اس کو اپنی ایجاد کے بارے میں مکمل علم حاصل ہے۔ مختصر یہ کہ یہ کتابچہ بتائے گا کہ اس ٹیپ ریکارڈر کے لئے کیا کچھ اچھا ہے اور کیا کچھ برا ہے ...... اس کے ضمن میں کیا کچھ کرنا ہے اور کیا کچھ نہیں کرنا ہے۔

اگر آپ انسانوں کو ایک مشین تصور کر لیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک پیچیدہ تخلیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہمارا خالق ...... ہمارا خدا ...... اسے کبھی یہ ضرورت در پیش نہ ہو گی کہ وہ انسانی شکل میں زمین پر اترے اور یہ جاننے کی کوشش کرے کہ اس کے تخلیق کردہ انسانوں کیلئے کیا کچھ اچھا ہے اور کیا کچھ بُرا ہے .... اسے جو کچھ کرنا ہے وہ یہ ہے کہ وہ انسانوں کی ہدایت کیلئے ایک کتاب نازل فرما دے۔

قرآن پاک انسانیت کی ہدایت کیلئے ایک ہدایاتی کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ پیغمبر منتخب کرتا ہے

اللہ تعالیٰ کو ذاتی طور پر زمین پر اترنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تاکہ وہ زمین پر اتر کر ہدایاتی کتابچہ تحریر کر سکے۔ مختلف ادوار میں اللہ تعالیٰ ہر قوم سے اپنے بندے منتخب کرتا رہا اور انہیں عہدہ نبوت پر فائز کرتا رہا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اللہ تعالیٰ کے بندوں تک پہنچا دیں۔ یہ منتخب بندے اللہ کے پیغمبر یا رسول کہلاتے ہیں۔

کچھ لوگ ''اندھے'' اور ''بہرے'' ہیں

اگرچہ انسانی پرستش کا فلسفہ انتہائی گمراہ کن فلسفہ ہے لیکن اس کے باوجود بھی بہت سے مذاہب کے پیروکار نہ صرف خود اس فلسفے پر یقین رکھتے ہیں بلکہ دیگر لوگوں کو بھی اس فلسفے کی تعلیم دیتے ہیں۔ کیا یہ اس انسانی عقل اور ذہانت کی توہین نہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے؟ ایسے لوگ حقیقت میں ''اندھے'' اور ''بہرے'' ہیں حالانکہ قرآن پاک واضح الفاظ میں فرماتا ہے کہ:۔

''بہرے' گونگے' اندھے تو وہ پھر آنے والے نہیں (سیدھے راستے پر آنے والے نہیں)''

(القرآن 18:2)

بائبل بھی اسی قسم کا پیغام دیتی ہے (میتھیو کی انجیل) کہ:۔

وہ دیکھتے ہوئے بھی دیکھتے نہیں ...... سنتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی سنتے نہیں ...... وہ نہیں سمجھ سکتے"

(میتھیو 13:13)

اس سے ملتا جلتا پیغام ہندوؤں کی مقدس کتاب رگ ویدا میں بھی موجود ہے کہ:۔

ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ان الفاظ کو دیکھتے
ہوئے بھی ان دیکھی کرتے ہیں ...... کچھ ایسے لوگ
بھی موجود ہیں جو ان الفاظ کو سنتے ہوئے بھی ان
سنی کرتے ہیں۔"

(رگرویدا 4:71:10)

یہ تمام تر مقدس کتب اپنے قارئین کو بتا رہی ہیں کہ اگرچہ حقائق کو واضح اور شفاف انداز میں بیان کر دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود بھی ان کے قارئین ان حقائق سے روگردانی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام

اللہ تعالیٰ کے انتہائی خوبصورت صفاتی نام ہیں:۔

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں"

(القرآن 110:17)

اسی قسم کا پیغام بابت اللہ کے خوبصورت نام ...... قرآن پاک میں درج ذیل مقامات پر دہرایا گیا ہے:۔

☆ سورۃ اعراف (180:7)

☆ سورۃ طٰہٰ (80:20)

☆ سورۃ حشر (24-23:59)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے کم از کم 99 صفاتی نام موجود ہیں اور ان میں سب سے خوبصورت نام "اللہ" ہے۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کو "الرحمٰن" کے نام سے بھی پکارتا ہے (کریم النفس) ......

الرحیم (بے انتہا رحم کرنے والا) اور الحکیم (بے انتہا حکمت والا) اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے دیگر نام بھی قرآن پاک کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کو کسی بھی نام سے پکار سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ نام انتہائی خوبصورت ہو اور آپ کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کا کوئی عکس ...... کوئی تصویر تخلیق نہ کرتا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا ہر ایک صفاتی نام بے مثل ہے

اور

اس صفاتی نام کی حامل اس کی اکیلی ذات ہے

اللہ تعالیٰ کا ہر ایک صفاتی نام نہ صرف بے مثل ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہر ایک صفاتی نام اس کی شناخت کیلئے ...... اس کی پہچان کیلئے کافی ہے۔ میں اس نکتے کو تفصیل کے ساتھ بیان کروں گا۔ فرض کریں کہ ہم دنیا کی ایک مشہور شخصیت کی مثال مدنظر رکھتے ہیں ...... فرض کریں اس شخصیت کا نام نیل آرمسٹرانگ ہے۔

اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ:۔

"نیل آرمسٹرانگ ایک امریکی ہے"

تو نیل آرمسٹرونگ کی امریکی ہونے کی صفت درست ہے لیکن اس کی شناخت اور اس کی پہچان کیلئے کافی نہیں ہے۔

اسی طرح نیل آرمسٹرانگ ایک خلاء باز ہے۔ ایک خلاء باز ہونے کی صفت نیل آرمسٹرونگ کے لئے بے مثل نہیں ہے۔

مثال کے طور پر نیل آرمسٹرانگ پہلا انسان تھا جس نے چاند پر قدم رکھا تھا۔ لہٰذا جب کبھی کوئی یہ دریافت کرتا ہے کہ:۔

"وہ پہلا شخص کون تھا جس نے چاند پر قدم رکھا تھا"

تو اس کا جواب محض یہ ہے کہ:۔

"نیل آرمسٹرانگ"

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام بھی بے مثل ہونا چاہیے یعنی "دنیا کا خالق"۔ اگر میں یہ کہوں کہ:۔

"ایک عمارت کا خالق"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ممکن تو ہو سکتا ہے اور درست بھی ہو سکتا ہے لیکن یہ بے مثل نہیں ہے کیونکہ ہزاروں لوگ عمارتیں بنا سکتے ہیں۔ لہٰذا ایک انسان اور خدا میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کا ہر ایک صفاتی نام محض اللہ تعالیٰ کی نشاندہی کرتا ہے اور وہ ماسوائے اللہ کے کسی کی نشاندہی نہیں کرتا۔

مثال کے طور پر:۔

الرحیم	....	بے انتہا رحم کرنے والا
الرحمٰن	....	کریم النفس
الحکیم	....	بے انتہا حکمت والا

لہٰذا اگر کوئی یہ پوچھتا ہے کہ "الرحیم" کون ہے؟ ...... بے انتہا رحم کرنے والا تو اس ایک ہی جواب ہو سکتا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ"

خدا کی ایک صفت اس کی دیگر صفات سے اختلاف نہیں کرتی

گذشتہ مثال کو جاری رکھتے ہوئے ...... اگر کوئی یہ کہے کہ:۔

"نیل آرم سٹرونگ ایک امریکی خلاء باز ہے جو محض چار فٹ لمبا ہے"

اس کی صفت (امریکی خلاء باز) درست ہے لیکن اس کی اس سے منسلک خصوصیت (محض چار فٹ لمبا) غلط ہے۔ اسی طرح اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ:۔

"خدا دنیا کا خالق ہے جس کا ایک سر ...... دو ہاتھ ...... دو پاؤں وغیرہ ہیں"

خدا کی یہ صفت (وہ دنیا کا خالق ہے) درست ہے لیکن اس کے ساتھ منسلک خصوصیت (انسانی شکل میں) غلط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام صفات کو ایک ہی خدا کی شناخت کروانی چاہیئے

چونکہ خدا ایک ہے لہٰذا اس کی تمام تر صفات کو ایک اور اسی خدا کی شناخت کروانی چاہیئے۔ اگر ایک سے زائد خدا موجود ہوں ...... وہ ایک دوسرے کے ساتھ برسرپیکار رہیں گے ...... ہر ایک خدا اپنا حکم چلانا پسند کرے گا ...... اصنام پرست (ایک سے زائد خدا کی پرستش) مذاہب میں یہ امر بخوبی دیکھا جا سکتا ہے ...... اگر "خدا" شکست سے دوچار ہو جاتا ہے یا دیگر "خداؤں" کو شکست سے دوچار نہیں کر سکتا ...... تب وہ یقیناً ایک حقیقی خدا نہیں ہو سکتا۔ ان مذاہب میں بہت سے خداؤں کا تصور پایا جاتا ہے ...... ہر ایک خدا کی مختلف ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ ہر ایک خدا مختلف امور کی سرانجام دہی کیلئے مخصوص ہوتا ہے مثلاً سورج کا دیوتا ...... بارش کا دیوتا وغیرہ۔ وغیرہ ...... اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک خدا کئی ایک امور کی سرانجام دہی میں عاجز ہے اور مزید یہ کہ وہ دیگر خداؤں کے فرائض اور ذمہ داریوں سے لاعلم ہے ...... ایک خدا عاجز اور لاعلم نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک سے زائد خدا موجود ہوں تو وہ دنیا کی پریشانی۔ بے نظمی ...... اور ابتری کا باعث بن سکتے ہیں۔ لیکن یہ دنیا مکمل ہم آہنگی سے عبارت ہے۔

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور وہ تباہ ہو جاتے تو پاکی ہے اللہ عرش کے مالک کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں"

(القرآن 22:21)

قرآن پاک مزید فرماتا ہے کہ:۔

"اس نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا اور نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا خدا۔ یوں ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق لے جاتا اور ضرور ایک دوسرے پر اپنی تعلّی چاہتا۔ پاکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اللہ کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں"

(القرآن 23:91)

قرآن پاک نے درج بالا آیت میں فرمایا ہے کہ اگر ایک سے زائد خدا ہوتے تو وہ اپنی اپنی مخلوق لے جاتے۔

لہٰذا ایک حقیقی اور برتر خدا کی موجودگی ہی واحد منطقی نظریہ خدا ہے۔

کچھ مذاہب ایسے بھی ہیں مثلاً بدھ مت اور کنفیوشس ازم جو لاادری (جس کا اعتقاد یہ ہو کہ خدا یا دوسری غیر مادی اشیا کی ہستی کے متعلق علم ہمیں نہ تو ہے اور نہ ہی غالباً کبھی ہوگا) مذاہب ہیں۔ وہ خدا کو نہیں مانتے۔ وہ نہ ہی خدا کی ذات کی موجودگی کی تصدیق کرتے ہیں اور نہ ہی تردید کرتے ہیں۔

کچھ دیگر مذاہب مثلاً جین مت وغیرہ جو کہ ملحدانہ مذاہب ہیں اور یہ مذاہب خدا کی ذات کی موجودگی پر یقین نہیں رکھتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام مذاہب بالآخر اقرارِ توحید کرتے ہیں

تمام تر بڑے مذاہب جو خدا کے وجود پر یقین رکھتے ہیں وہ ایک برتر خدا پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ درحقیقت تمام تر مذاہب کی مقدس کتب وحدانیت (توحید) کی بات کرتی ہیں ...... بالالفاظ دیگر ایک حقیقی خدا پر ایمان رکھنا۔

لوگ اپنے فائدے کی خاطر مقدس کتب میں تبدیلی کر لیتے ہیں

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت سی مقدس کتب مسخ ہو چکی ہیں اور لوگوں نے مادی فوائد کے حصول کی غرض سے ان میں اپنی من مرضی کی تبدیلیاں سرانجام دے ڈالی ہیں۔ اس لئے بہت سے مذاہب کے عقائد بھی مسخ ہو چکے ہیں...... ان کی شکلیں بگاڑ دی گئی ہیں ...... اور ان کو مسخ کر کے توحید کی جگہ من مرضی کے عقائد شامل کر دیے گئے ہیں۔

قرآن پاک اس سلسلے میں فرماتا ہے کہ:۔

"تو خرابی ہے ان کے لئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے سے دام حاصل کریں تو خرابی ہے ان کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ان کے لئے اس کمائی سے" (القرآن 79:2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید

تعریف اور درجہ بندی

اسلام توحید پر یقین رکھتا ہے جو کہ نہ صرف توحید پرستی ہے (ایک بے مثل خدا پر یقین) رکھنا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ توحید کے لغوی معانی ہیں ''وحدانیت'' یعنی ایک ذات پر یقین رکھنا اور یہ عربی لفظ ''وحَدَ'' سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے متحد کرنا...... یکساں یا ایک رنگ کر دینا اور ملا کر ایک کر دینا۔

توحید کو تین درجوں میں درجہ بند کیا جا سکتا ہے:۔

(i) توحید الربوبیہ

(ii) توحید الاسماء والصفات

(iii) توحید العبادة

توحید الربوبیہ (اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھنا)

توحید کی پہلی قسم ''توحید الربوبیہ'' ہے۔ لفظ ''ربوبیہ'' لفظ ''رب'' سے بنا ہے جس کا مطلب ہے خدا...... پالنے والا...... روزی دینے والا۔

لہٰذا توحید الربوبیہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھا جائے۔ توحید کی یہ قسم اس بنیادی نظریے پر بنیاد کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اکیلے نے یہ دنیا تخلیق فرمائی جبکہ یہاں پر کچھ بھی موجود نہ تھا۔ وہ اکیلا پوری کائنات کا خالق ہے...... پالنے والا ہے اور تمام کائنات کو روزی دینے والا ہے اور پوری کائنات کے علاوہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کائنات میں جو کچھ بھی موجود ہے سب کو اکیلا روزی دینے والا ہے اور اسے کاروبارِ دنیا چلانے کے لئے کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں اور اسے دنیا کی کوئی پروا بھی نہیں۔

توحید اسماء وصفات (اللہ کے نام اور صفات کی وحدانیت پر ایمان)

توحید کی دوسری قسم توحید الاسماء الصفات ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی صفات کی وحدانیت پر ایمان رکھا جائے۔ توحید کی یہ قسم پانچ پہلوؤں کی حامل ہے:۔

(i) اللہ تعالیٰ کو اسی نام سے پکارا جائے جس نام سے پکارنے کیلئے اللہ نے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

(ii) اللہ تعالیٰ کو کسی نئے نام یا نئی خصوصیت کے تحت نہیں پکارنا چاہئیے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کو الغاضب (غصے والا' ناراضگی والا) کہہ کر نہیں پکارنا چاہئیے حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ ناراض بھی ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نام استعمال نہیں فرمایا۔ اس لئے ہمیں بھی یہ نام استعمال نہیں کرنا چاہئیے۔

(iii) اللہ تعالیٰ کو ان صفاتی ناموں سے نہیں پکارنا چاہئیے جو صفات اس کی مخلوق میں موجود ہیں۔ خدا کو پکارتے ہوئے ہمیں اس کی ذات کو ان صفات کے ساتھ منسوب نہیں کرنا چاہئیے جو اس کی مخلوق میں موجود ہیں۔

مثال کے طور پر بائبل میں خدا کے بارے میں کچھ یوں بیان کیا گیا ہے وہ اپنی بری سوچوں پر پشیمان ہوتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح انسان اپنی غلطی محسوس کرتے ہوئے پشیمان ہوتا ہے۔ یہ امر توحید کے اصول کے خلاف ہے۔ خدا کبھی پشیمان نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کبھی غلطیاں کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات کے ضمن میں بہترین اصول قرآن پاک کی سورۃ شوریٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بیان فرمایا گیا ہے کہ:۔

"اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے"

(القرآن 10:42)

اگرچہ سننا اور دیکھنا انسانی صفات ہیں لیکن جب ان کو اللہ کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے تب ان کی کاملیت کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ جب یہ صفات انسانوں کے ساتھ منسوب ہوتی ہیں تب انہیں سننے کیلئے کان اور دیکھنے کے لئے آنکھیں درکار ہوتی ہیں اور انسانوں کی سننے اور دیکھنے کی خصوصیات محدود ہوتی ہیں۔

(iv) خدا تعالیٰ کی کسی صفت کو انسان کے ساتھ منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ کسی انسان کو خدائی صفت سے نوازنا توحید کے اصول کے خلاف ہے۔ مثال کے طور پر کسی انسان کے بارے میں یہ سمجھنا کہ اس کا کوئی آغاز یا اختتام نہیں (لافانی) توحید کے اصول کے منافی ہے۔

(v) اللہ کے نام اس کی مخلوق کو عطا نہیں کئے جا سکتے۔ کچھ نام مثلاً رؤف یا رحیم ...... ان ناموں کو رکھنے کی اجازت انسانوں کو فراہم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نام پیغمبروں کے لئے بھی استعمال کئے تھے۔ لیکن الرؤف اور الرحمٰن ...... رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر ایسے نام رکھنے ہوں تو پھر ان کے شروع میں لفظ "عبد" (جس کے معانی "غلام" یا "تابعدار" کے ہیں) لگا لینا چاہئیے ...... یعنی عبدالرؤف ...... عبدالرحیم وغیرہ

توحید العبادۃ (عبادت کو اللہ کیلئے خاص رکھنا)

(i) عبادت کے معانی اور تعریف

توحید العبادۃ کا مطلب یہ ہے کہ پرستش یا عبادت کو اللہ کے لیے خاص رکھا جائے۔ "عبادت" کا لفظ عربی لفظ "عبد" سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے "غلام" یا "تابعدار"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا عبادت کا مطلب ہے پرستش ...... غلامی اور تابعداری ...... صلوٰۃ عبادت کی ایک اعلیٰ ترین قسم ہے یعنی پرستش لیکن یہ عبادت کی واحد قسم نہیں ہے۔ لوگ اکثر اس غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی پرستش (عبادت) کا واحد ذریعہ پانچ وقت کی نمازیں ہی ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ اسلام میں اللہ کی پرستش (عبادت) میں اللہ تعالیٰ کی مکمل تابعداری اور غلامی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کرنا اور ان کاموں سے بچنا جن کاموں سے بچنے کی تلقین اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے یہ سب بھی عبادت ہے اور یہ عبادت محض اللہ تعالیٰ کی ذات مبارک کے لئے ہونی چاہیے اور اس کے سوا کسی کے لئے نہیں ہونی چاہیے۔

(ii) توحید کی ان تینوں اقسام پر بیک وقت عمل درآمد ضروری ہے۔

توحید کی محض پہلی دو اقسام پر یقین رکھنا اور توحید کی تیسری قسم توحید العبادۃ پر عمل درآمد نہ کرنا بیکار ہے ...... بے سود ہے ...... بے فائدہ ہے۔ قرآن پاک پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے مشرکین کی مثال پیش کرتا ہے جو توحید کی پہلی دو اقسام پر یقین رکھتے تھے۔ اس سلسلے میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

> ”تم فرماؤ تمہیں کون روزی دیتا ہے آسمان اور
> زمین سے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور
> کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ
> کو زندہ سے اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے تو
> اب کہیں گے کہ اللہ۔ تو تم فرماؤ کہ کیوں نہیں
> ڈرتے“

(القرآن 31:10)

اس قسم کی مثال قرآن پاک کی سورۃ زخرف میں بھی دہرائی گئی ہے کہ:۔

> ”اور اگر تم ان سے پوچھو کہ انہیں کس نے پیدا کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو ضرور کہیں گے اللہ نے تو کہاں اوندھے جاتے
ہیں" (القرآن 87:43)

مکہ کے غیر اہل کتاب لوگ ...... تاریکی میں ڈوبے ہوئے لوگ یہ جانتے تھے کہ ان کا خالق ...... ان کا روزی رساں ...... ان کا خدا ...... اللہ تعالیٰ ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ مسلمان نہ کہلاتے تھے کیونکہ وہ حقیقی خدا کے علاوہ دیگر جھوٹے خداؤں کی بھی پوجا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں "کفار" قرار دیا تھا۔ انہیں مشرکین قرار دیا تھا (بتوں کو پوجنے والے اور خدا کے شریک ٹھہرانے والے)

"اور ان میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے
مگر شرک کرتے ہوئے"

(القرآن 106:12)

لہٰذا "توحید العبادۃ" یعنی پرستش (عبادت) کی وحدت برقرار رکھنا توحید کا اہم ترین پہلو ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کی ذات ہی پرستش (عبادت) کی حق دار ہے ...... محض اللہ تعالیٰ کی پرستش کرنی چاہیے۔ اس کی عبادت کرنی چاہیے اور وہ اکیلا ہی اپنے بندہ کو عبادت کا صلہ دینے پر قادر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرک

تعریف:۔

توحید کی جو اقسام بیان کی گئی ہیں ان پر عمل درآمد میں کوتاہی کا عمل شرک کہلاتا ہے۔ شرک کے لغوی معانی ہیں حصہ داری یا اللہ تعالیٰ کے حصے دار ٹھہرانا۔ اسلام میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا بت پرستی کے مترادف ہے۔

شرک ایک ایسا گناہ کبیرہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں فرمائے گا

اللہ تعالیٰ سورۃ النساء میں اس گناہ کبیرہ کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے کہ:۔

"اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا
جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے
معاف فرما دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ
دور کی گمراہی میں پڑا" (القرآن 116:4)

یہی پیغام اس سے پیشتر سورۃ النساء کی آیت نمبر 48 میں دیا گیا ہے کہ:۔

"بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر
کیا جائے اور کفر کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے
معاف فرما دیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا"

(القرآن 48:4)

شرک انسان کو جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے

سورۃ مائدہ میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے اور مسیح نے تو یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب اور تمہارا رب بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے گا اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں"

(القرآن 72:5)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

قرآن پاک سورۃ آلِ عمران میں فرماتا ہے کہ:۔

"تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمے کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا۔ پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔"

(القرآن 64:3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

☆ ''اور انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور جہالت سے''

(القرآن 108:6)

☆ ''اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔ بے شک اللہ عزت و حکمت والا ہے۔''

(القرآن 27:31)

☆ ''اے لوگو ایک کہاوت فرمائی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو وہ جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ایک مکھی نہ بنا سکیں گے اگرچہ سب اس پر اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو اس سے چھڑا نہ سکیں۔ کتنا کمزور چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا''

(القرآن 73:22)

''تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا خالق' مالک اور رازق ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم

اسلام کے بارے میں غیر مسلموں کے سوالات اور ان کے جوابات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعارف

اسلام کی دعوت دینا مسلمانوں کا فرض ہے

اکثر مسلمان اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جو پوری انسانیت کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا خالق، مالک اور رازق ہے اور مسلمانوں کو یہ فرض سونپا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام تمام انسانیت تک پہنچائیں ...... تمام انسانیت کو دعوت حق دیں ...... تمام انسانیت کو اسلام کی دعوت دیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان اپنا یہ فرض فراموش کر چکے ہیں۔ اگرچہ ہم اسلام کو زندگی بسر کرنے کا ایک بہترین طریقہ تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی ہم میں سے کئی ایک لوگ ان لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی زحمت نہیں کرتے جن تک تاحال یہ پیغام پہنچ نہیں پایا۔

"اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس کے پاس
اللہ کی طرف سے گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے اور
خدا تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں"

(القرآن 140:2)

بیس انتہائی عام سوالات

اسلام کا پیغام گھر گھر پہنچانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ اس موضوع پر گفت و شنید اور بحث مباحثے منعقد کئے جائیں کیونکہ حصول مقصد کے لئے یہ امر ناگزیر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی
نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو
سب سے بہتر ہو" (القرآن 125:16)

غیر مسلموں کو اسلام کے پیغام سے روشناس کرواتے ہوئے عام طور پر یہی کافی نہیں ہوتا کہ آپ اسلام کے محض مثبت حقائق پر روشنی ڈالیں کیونکہ بہت سے غیر مسلم افراد اسلام کے حقائق کی جانب مائل نہیں ہوتے کیونکہ اسلام کے بارے میں ان کے ذہنوں میں کچھ سوالات ابھرتے ہیں اور یہ سوالات اکثر جواب طلب رہتے ہیں۔

غیر مسلم اسلام کے مثبت حقائق سے متفق ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ:۔

"افسوس کہ تم وہی مسلمان ہو جو ایک سے زائد
عورتوں سے شادی کرتے ہو...... تم وہی مسلمان ہو
جو خواتین کو محکوم بناتے ہو اور ان کو پردے کے
پیچھے چھپائے رکھتے ہو ...... تم بنیاد پرست ہو
وغیرہ۔ وغیرہ"

میں ذاتی طور پر اس امر کو ترجیح دیتا ہوں کہ غیر مسلموں کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ دین اسلام کے بارے میں سوالات پوچھیں تا کہ ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔ چونکہ ان کو اسلام کے بارے میں بہت کم علم ہوتا ہے اور جو علم ہوتا ہے خدا بہتر جانتا ہے غلط ہوتا ہے یا درست ہوتا ہے اور یہ بھی خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے یہ علم کن ذرائع سے حاصل کیا ہوتا ہے۔ صورت حال خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ جو کچھ اسلام کے بارے میں غلط سلط سمجھتے ہیں اس کے بارے میں اپنا اظہار خیال کریں۔ میں ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں کہ وہ اسلام کے بارے میں اپنے ذہنوں ابھرنے والے سوالات بے دھڑک اور بے تکلفی کے ساتھ پوچھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور میں یہ ان کو باور کرواتا ہوں کہ میں اسلام کے بارے میں آپ کی تنقید کا ہرگز برا نہیں مناؤں گا بلکہ آپ کو قائل کرنے کی کوشش کروں گا۔

منطقی جوابات غیر مسلموں کی اکثریت کو قائل کر سکتے ہیں

اسلام کے بارے میں بیس سوالات ایسے ہیں جن کے جوابات منطقی دلائل کے ساتھ دیے جا سکتے ہیں اور ان جوابات کی بدولت غیر مسلموں کی اکثریت قائل اور مطمئن ہو سکتی ہے۔ اگرچہ آپ غیر مسلموں کو اسلام کے حقائق کی جانب مکمل طور پر مائل کرنے میں کامیاب نہ ہوں تب بھی اتنا ضرور ہو گا کہ آپ ان کی ان غلط فہمیوں کو رفع کرنے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے جو وہ اسلام کے بارے میں اپنے ذہنوں میں رکھتے ہیں اور اسلام کے بارے میں ان کی منفی سوچ کو مثبت راہ پر ڈالنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف پرورش پانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے میں بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ان سوالات کے جوابات کے ضمن میں محض چند ایک غیر مسلم ہی جوابی دلائل پیش کرنے کی جسارت کریں گے جس کے بارے میں آپ کو مزید معلومات درکار ہوں گی۔

ذرائع ابلاغ کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیاں

غیر مسلموں کی اکثریت کے ذہنوں میں اسلام کے بارے میں خدشات اور غلط فہمیاں اس لئے بکثرت جنم لیتی ہیں کیونکہ وہ مستقل طور پر ان غلط معلومات کی بمباری کی زد میں رہتے ہیں۔ بین الاقوامی ذرائع ابلاغ پر اہل مغرب کا قبضہ ہے۔ یہ بین الاقوامی سیٹلائٹ چینل ہوں ...... ریڈیو اسٹیشن ہوں ...... اخبارات ہوں ...... رسائل یا کتب ہوں ...... ان پر مغربی دنیا نے اپنا تسلط جمایا ہوا ہے۔ حال ہی میں انٹرنیٹ حصول معلومات کا ایک طریقہ اور ذریعہ بنا ہے۔ اگرچہ یہ کسی کے زیر کنٹرول نہیں ہے لیکن اس کے باوجود انٹرنیٹ پر اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ بکثرت دیکھنے میں آتا ہے۔ بے شک مسلمان بھی انٹرنیٹ سے خاطر خواہ استفادہ حاصل کر رہے ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے ذریعے وہ دنیا کے سامنے اسلام اور مسلمانوں کی صحیح تصویر پیش کر رہے ہیں۔ لیکن اسلام کے خلاف جو پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے اس کے مقابلے میں مسلمان اس کا توڑ کرنے میں انتہائی پیچھے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ مسلمان اپنی کوششوں کا سلسلہ تیز تر کریں گے اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہر قسم کے پراپیگنڈے کے اثرات زائل کرنے میں انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوں گے۔

وقت کے ساتھ ساتھ غلط فہمیاں بھی تبدیل ہوتی رہتی ہیں

مختلف ادوار میں اسلام پر مختلف سوالات کی بوچھاڑ کی جاتی رہی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اسلام کے بارے میں غیر مسلموں کی غلط فہمیاں بھی روبہ تبدیلی رہی ہیں۔ بیس سوالات کا یہ سیٹ آج کل کے دور کی غلط فہمیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔ ایک عشرہ پیشتر سوالات کا یہ سیٹ آج کے دور کے سوالات کے سیٹ سے کہیں مختلف تھا اور ایک عشرہ بعد یہ آج کے دور کے سوالات کے سیٹ سے مختلف ہو گا۔ سوالات کا سیٹ ذرائع ابلاغ کا مرہون منت ہے۔ ذرائع ابلاغ اسلام کی جو مسخ شدہ تصویر پیش کرتا ہے اس کے پیش نظر سوالات اور جوابات وضع کرنے پڑتے ہیں۔ آئندہ ذرائع ابلاغ اسلام کا کیا تصور پیش کرتا ہے اس کے پیش نظر آئندہ دور کے سوالات سیٹ کیے جا سکتے ہیں۔

دنیا بھر کے غیر مسلم مسلمانوں کے بارے میں ایک جیسی غلط فہمیوں کا شکار ہیں

مجھے دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف لوگوں کے ساتھ باہم روابط کے مواقع میسر آئے ہیں اور میرے علم میں یہ بات آئی کہ جو بیس سوالات آج ہم زیر بحث لا رہے ہیں وہ بیس سوالات دنیا بھر کے غیر مسلموں کے ذہنوں میں گردش کر رہے ہیں۔ یہ بھی عین ممکن ہے کہ جگہ، ماحول اور معاشرے کے پیش نظر کسی مقام پر ایک یا دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزید سوالات بھی غیر مسلموں کے ذہنوں میں گردش کر رہے ہوں۔ مثال کے طور پر امریکی غیر مسلموں کے ذہنوں میں ان بیس سوالات کے علاوہ یہ سوال بھی گردش کرتا ہے کہ:۔

"اسلام سود لینے اور سود ادا کرنے سے کیوں منع فرماتا ہے؟"

میں نے ان بیس سوالات میں زیادہ تر وہ سوالات شامل کیے ہیں جو کہ ہندوستان کے غیر مسلموں کے ذہنوں میں اکثر گردش کرتے رہتے ہیں مثال کے طور پر یہ کہ:۔

"مسلمان گوشت خوری کیوں کرتے ہیں؟"

ان سوالات کو شامل کرنے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے لوگ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہندوستان کی آبادی دنیا کی آبادی کا کل 20 فیصد ہے ...... یعنی ہندوستان کی آبادی دنیا کی کل آبادی کا پانچواں حصہ ہے۔ لہٰذا ان کے ذہنوں میں ابھرنے والے سوالات دنیا بھر کے غیر مسلموں کے پوچھے جانے والے سوالات میں اہم حیثیت حاصل کر لیتے ہیں۔

ان غیر مسلموں کی غلط فہمیاں جنہوں نے اسلام کا مطالعہ کر رکھا ہے

کئی غیر مسلم ایسے بھی ہیں جنہوں نے اسلام کا مطالعہ کر رکھا ہے۔ ان میں سے کئی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اسلام کے بارے میں محض کتابوں میں پڑھا ہے اور یہ کتابیں اسلام کو نشانہ تنقید بنانے والے لکھاریوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ یہ مسلمان اسلام کے بارے میں اپنی غلط فہمیوں کے ازالے کیلئے بیس سوالات کا ایک مزید سیٹ درکار رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ:۔

"انہوں نے قرآن میں اختلاف پایا ہے"

وہ یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ:۔

"قرآن پاک سائنس کی کسوٹی پر پورا نہیں اترتا"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن غیر مسلم افراد نے اسلام کا مطالعہ کر رکھا ہے ان کے ذہنوں میں اسلام کے بارے میں ابھرنے والی غلط فہمیوں کے ازالے کے لئے بیس سوالات اور ان کے جوابات کا ایک اور سیٹ موجود ہے جو اسلام کے بارے میں ان کے ذہنوں میں ابھرنے والی بیس غلط فہمیوں کو زائل کرنے کا ایک بہترین نسخہ ہے۔ میں نے عوامی مباحثوں کے دوران بھی غیر مسلموں کے ذہنوں میں ابھرنے والی ان کئی ایک غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے جو عمومی نوعیت کی حامل نہ تھیں۔ اس کے علاوہ میں نے تحریری کتب کے ذریعے ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کتاب کا عنوان ہے:۔

"ان عمومی سوالات کے جوابات جو ان غیر مسلموں کے ذہنوں میں ابھرتے ہیں جنہوں نے اسلام کا مطالعہ کر رکھا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(1) تعدد ازدواج

سوال:۔

اسلام میں ایک مرد کو ایک سے زائد بیویاں رکھنے کی کیوں اجازت ہے؟
یعنی اسلام میں تعدد ازدواج کی کیوں اجازت ہے؟

جواب:۔

(i) تعداد ازدواج کی تعریف

تعداد ازدواج سے مراد ہے کہ شادی کا ایک ایسا نظام جس کے تحت ایک انسان ایک سے زائد شریکِ حیات رکھ سکتا ہے۔ یہ نظام دو اقسام کا حامل ہو سکتا ہے:۔

☆ ''ایک نظام کے تحت ایک مرد ایک سے زائد عورتوں سے شادی کر سکتا ہے''

☆ ''دوسرے نظام کے تحت ایک عورت ایک سے زائد مردوں سے شادیاں رچا سکتی ہے''

اسلام نے مرد کو ایک حد کے اندر رہتے ہوئے ایک سے زائد شادیوں کی اجازت فراہم کر رکھی ہے جبکہ اسلام نے عورت کو ایک سے زائد شادیاں کرنے کی قطعاً اجازت فراہم نہیں کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیئے اب اصل سوال کی جانب آتے ہیں کہ:۔

"اسلام نے ایک مرد کو ایک سے زائد شادیاں
کرنے کی اجازت کیوں دی ہے؟"

(ii) قرآن پاک دنیا بھر میں واحد ایسی مذہبی کتاب ہے جو یہ کہتی ہے کہ "محض ایک شادی کرو"

اس روئے زمین پر قرآن پاک ہی ایک ایسی مذہبی کتاب ہے جو یہ تلقین کرتی ہے کہ:۔

"محض ایک شادی کرو"

اس روئے زمین پر قرآن پاک کے علاوہ کوئی ایسی مذہبی کتاب موجود نہیں جو مرد کو یہ نصیحت کرتی ہو کہ:۔

"محض ایک بیوی پر ہی اکتفا کرو"

آپ دیگر کسی بھی مذہبی کتاب کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں خواہ وہ وید ہو...... رامائن ہو ...... مہا بھارت ہو...... گیتا ہو...... تلمود ہو...... یا بائبل ہو...... آپ کو ان مذہبی کتب میں کہیں یہ درج نظر نہیں آئے گا کہ مرد کو بیویوں کے رکھنے کی تعداد پر پابندی عائد کی گئی ہو۔ ان مذہبی کتب کے مطابق ایک مرد جتنی چاہے شادیاں کر سکتا ہے۔ یہ امر بعد میں وقوع پذیر ہوا کہ ہندوؤں کے مذہبی رہنماؤں اور عیسائیوں کے چرچ نے مردوں پر ایک بیوی رکھنے کی پابندی عائد کی۔

ہندوؤں کے کئی ایک مذہبی رہنماؤں نے ...... ان کی مذہبی کتب کے مطابق ...... کئی ایک بیویاں رکھی ہوئی تھیں ...... شاہ دشرتھ ...... رام کا باپ ...... اس کی ایک سے زائد بیویاں تھیں ...... کرشنا کی کئی ایک بیویاں تھیں۔

اگلے وقتوں میں عیسائی مردوں کو اجازت تھی کہ وہ جتنی چاہئیں بیویاں رکھ سکتے تھے۔ حتیٰ کہ بائبل بھی بیویوں کی تعداد پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتی۔ محض چند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدیاں پیشتر چرچ نے ایک بیوی رکھنے کی پابندی عائد کی تھی۔

تعدد ازدواج کی یہودیت میں بھی اجازت ہے اور یہ رواج اس وقت تک مروج رہا حتیٰ کہ ربی گرشم بن یہوداہ (1030 قبل مسیح تا 960 قبل مسیح) نے اس اجازت کے برخلاف حکم جاری کیا۔ لیکن وہ یہودی جو مسلمان ممالک میں آباد تھے وہ 1950ء کے آخر تک اس اجازت پر عمل درآمد کرتے رہے حتیٰ کہ اسرائیل کے ایک بڑے مذہبی رہنما نے یہودیوں پر ایک سے زائد بیویوں سے شادی کرنے پر پابندی لگا دی۔

ایک دلچسپ حقیقت

1975ء کی ہندوستانی مردم شماری کے مطابق:۔

"ہندو تعدّد ازدواج میں مسلمانوں سے بھی آگے بڑھے ہوئے تھے"

"اسلام میں عورت کی حیثیت" کمیٹی کی ایک رپورٹ کے مطابق ...... جو 1975ء میں شائع ہوئی تھی ...... اس کے صفحہ نمبر 66 اور 67 پر یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ 1951ء اور 1961ء کے دوران تعدد ازدواج میں ہندو مسلمانوں سے کہیں آگے تھے۔ اس دوران ہندوؤں میں تعداد ازدواج کی شرح 5.06 فیصد تھی جبکہ مسلمانوں میں یہی شرح محض 4.31 تھی۔ ہندوستانی قوانین کے تحت محض مسلمان مردوں کو ہی ایک سے زائد شادیاں کرنے کی اجازت حاصل ہے۔ ہندوستان میں کسی غیر مسلم کے لئے ایک سے زائد شادیاں کرنا ایک غیر قانونی اقدام ہے۔ اگرچہ یہ اقدام غیر مسلموں کے لئے غیر قانونی ہے لیکن مسلمانوں کے مقابلے میں ہندوؤں نے کہیں زیادہ ایک سے زائد شادیاں رچا رکھی تھیں۔ پہلے ہندوؤں پر بھی ایک سے زائد شادیوں پر پابندی عائد نہ تھی لیکن جب ہندو شادی ایکٹ منظور ہوا تب ہندوؤں کیلئے ایک سے زائد شادی کرنا جرم قرار دے دیا گیا تھا۔ موجودہ دور میں محض ہندوستانی قانون ہی ہندوؤں کو ایک سے زائد شادی سے روکتا ہے جبکہ ان کی مذہبی کتب ان پر اس قسم کی کوئی پابندی عائد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتیں۔

آیئے اب ہم یہ تجزیہ کریں کہ اسلام نے ایک مرد کو کیوں ایک سے زائد شادیاں کرنے کی اجازت فراہم کی ہے؟

(iii) قرآن محدود شادیوں کی اجازت فراہم کرتا ہے

جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ:۔

"اس روئے زمین پر قرآن پاک ہی وہ مذہبی
کتاب ہے جو یہ فرماتی ہے کہ:۔
"محض ایک شادی کرو"

قرآن پاک کی سورۃ النساء کی درج ذیل آیت میں یہ فرمان مبارک درج ہے:۔

"نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں۔ دو دو
اور تین تین اور چار چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو
برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو"

(القرآن 4:3)

قرآن پاک کے نازل ہونے سے بیشتر شادیوں کی بالائی حد پر کوئی پابندی عائد نہ تھی اور بہت سے مردوں کی درجنوں بیویاں تھیں ...... کئی ایک مردوں کی تو سینکڑوں بیویاں تھیں۔ اسلام نے بیویوں کی بالائی حد چار مقرر کی۔ اسلام کسی بھی مرد کو دو شادیوں کی اجازت دیتا ہے...... تین یا چار شادیوں کی بھی اجازت دیتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ شرط عائد کرتا ہے:۔

"بشرطیکہ تم انصاف کر سکو۔ ...... اپنی بیویوں کے
درمیان اگر تم انصاف کر سکو"۔

سورۃ النساء کی آیت نمبر 129 فرماتی ہے:۔

"اور تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

......" (القرآن 129:4)

اس لئے ایک سے زائد شادیاں کرنا کوئی قانون نہیں ہے بلکہ ایک مرد کی صوابدید پر منحصر ہے کہ اگر وہ اپنی بیویوں کے درمیان انصاف کر سکے اور انہیں برابر رکھ سکے تب اس کو ایک سے زائد شادی کی اجازت ہے لیکن اس کے ساتھ ہی قرآن پاک نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ:۔

"تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو"

(القرآن 129:4)

بہت سے لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ ایک مسلمان کے لئے یہ لازم ہے...... یہ ضروری ہے کہ وہ ایک سے زائد شادیاں کرے۔

اسلام میں کسی کام کو سرانجام دینے یا نہ دینے کے پانچ درجے ہیں:۔

(i) فرض...... لازمی سرانجام دہی

(ii) مستحب...... کسی کام کے کرنے کی تلقین کی گئی ہو یا حوصلہ افزائی کی گئی ہو۔

(iii) مباح...... کسی کام کے کرنے کی اجازت فراہم کی گئی ہو۔

(iv) مکروہ...... کسی کام کے نہ کرنے کی تلقین کی گئی ہو یا حوصلہ شکنی کی گئی ہو۔

(v) حرام...... کسی کام سے سختی کے ساتھ منع فرمایا گیا ہو۔

جن چیزوں کے کرنے کی اجازت ہے تعدد ازدواج ان کے وسط میں پائی جاتی ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ:۔

"ایک مسلمان جس کی دو۔ تین یا چار بیویاں ہیں
اس مسلمان کے مقابلے میں بہتر مسلمان ہے جس
کی محض ایک بیوی ہے"

(iv) عورتوں کی اوسط عمر مردوں کی اوسط عمر سے زیادہ ہے

قدرت کی جانب سے مرد اور عورتیں تقریباً ایک ہی شرح کے ساتھ جنم لیتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ایک بچی ایک بچے کی نسبت بیماریوں کے خلاف زیادہ قوت مداخلت کی حامل ہوتی ہے۔ ایک بچی ایک بچے کی نسبت جراثیم اور بیماریوں کے خلاف بہتر طور پر جنگ لڑ سکتی ہے۔ بچپن کے دوران لڑکیوں کے مقابلے میں لڑکوں کی شرح اموات زیادہ ہوتی ہیں۔

زمانہ جنگ میں ...... دوران جنگ عورتوں کی نسبت زیادہ مرد ہلاک ہوتے ہیں۔ حادثات کے سبب بھی عورتوں کی نسبت زیادہ مرد ہلاک ہوتے ہیں۔ بیماریوں کی بدولت عورتوں کی نسبت زیادہ مرد ہلاک ہوتے ہیں۔ عورتوں کی زندگی کے دورانیے کی اوسط مردوں کی زندگی کے دورانیے کی اوسط سے زیادہ ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ کسی بھی دور میں بیوہ عورتوں کی تعداد رنڈوے مردوں کے مقابلے میں زیادہ رہی ہے۔

(v) ہندوستان میں مردوں کی آبادی عورتوں کی آبادی سے زیادہ ہے۔

اس کی بڑی وجہ دُختر کشی اور لڑکیوں کے حمل ساقط کروانا ہے

ہندوستان ان چند ممالک میں شامل ہے جہاں عورتوں کی آبادی مردوں کی آبادی سے کم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں دُختر کشی کا رواج عام ہے...... بچیوں کے حمل ساقط کروا دیے جاتے ہیں۔ جب حمل کی شناخت بطور لڑکی ہو جاتی ہے تو اس کو ضائع کروا دیا جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ہندوستان میں سالانہ دس لاکھ ایسے حمل ضائع کروا دیے جاتے ہیں جن کی شناخت بطور ایک لڑکی ہو چکی ہوتی ہے۔ اگر یہ شیطانی دھندا بند کر دیا جائے تو ہندوستان میں بھی عورتوں کی آبادی مردوں سے بڑھ جائے گی۔

(vi) دنیا میں عورتوں کی آبادی مردوں سے زیادہ ہے

امریکہ میں عورتوں کی آبادی مردوں سے کہیں زیادہ ہے۔ محض نیویارک میں مردوں کے مقابلے میں دس لاکھ زائد عورتیں ہیں۔ نیویارک کی ایک تہائی مرد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آبادی ہم جنس پرستی میں مبتلا ہے۔ تمام تر امریکہ میں 25 ملین سے زائد ہم جنس پرست موجود ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ عورتوں سے شادی کرنا پسند نہیں کرتے۔ برطانیہ میں مردوں کے مقابلے میں چار ملین زائد عورتیں موجود ہیں۔ روس میں مردوں کے مقابلے میں نو لاکھ زائد عورتیں موجود ہیں۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ تمام دنیا میں مردوں کے مقابلے میں کس قدر زائد عورتیں موجود ہیں۔

(vii) ہر مرد پر ایک شادی کرنے کی پابندی عائد کرنا انصاف نہ ہوگا

اگر ہر مرد ایک عورت سے شادی کرے تو اس کے باوجود بھی امریکہ میں 30 ملین ایسی عورتیں بچ جائیں گی جو خاوند کے حصول سے محروم رہیں گی (کیونکہ امریکہ میں 25 ملین ہم جنس پرست بھی موجود ہیں جن کو عورتوں کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے)۔

اسی طرح برطانیہ میں 4 ملین سے زائد خواتین حصول خاوند سے محروم رہیں گی ...... جرمن میں 5 ملین سے زائد خواتین حصول خاوند سے محروم رہیں گی اور روس میں 9 ملین خواتین حصول خاوند سے محروم رہیں گی۔

فرض کریں کہ میری ہمشیرہ امریکہ میں اقامت پذیر ایک غیر شادی شدہ عورت ہے یا پھر یہ فرض کریں کہ آپ کی ہمشیرہ امریکہ میں اقامت پذیر ایک غیر شادی شدہ عورت ہے۔ اس کے لئے محض دو راستے باقی بچتے ہیں کہ یا تو وہ اس مرد سے شادی کرے جس کی پہلے بھی ایک بیوی موجود ہے یا پھر "پبلک پراپرٹی" بن جائے (بدی کے راستے پر چل نکلے)۔ اس کے علاوہ کوئی راستہ موجود نہیں ہے۔ وہ خواتین جو باحیا ہیں وہ پہلے راستے کا انتخاب کریں گی یعنی کسی ایسے مرد سے شادی کرلیں گی جس کی پہلے بھی بیویاں موجود ہیں۔

بہت سی عورتیں خاوند میں شراکت داری برداشت نہیں کرتیں۔ وہ کسی دوسری عورت کو اپنے خاوند کی بیوی کے روپ میں دیکھنا پسند نہیں کرتیں۔ لیکن اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں جب صورت حال اس طرح مخدوش ہو جائے تو ایک مسلمان خاتون دیگر دینی بہنوں کو ''پبلک پراپرٹی'' بننے کے عظیم نقصان سے بچانے کی خاطر اپنا تھوڑا بہت ذاتی نقصان ضرور برداشت کرے گی۔

(viii) ''پبلک پراپرٹی'' بننے سے بہتر ہے

کہ ایک شادی شدہ مرد سے شادی کر لی جائے

مغربی معاشرے میں یہ رواج عام ہے کہ ایک مرد اکثر داشتہ رکھ لیتا ہے یا دیگر عورتوں کے ساتھ رنگ رلیاں منانے میں آزاد ہوتا ہے۔ اس طرح اس معاشرے کی عورتیں غیر محفوظ اور رسوائی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ لیکن یہی معاشرہ کسی مرد کی ایک سے زائد شادی برداشت نہیں کر سکتا جس کی بدولت ان کے معاشرے کی عورتیں باوقار اور محفوظ زندگی گزار سکتی ہیں۔

لہٰذا ایک عورت جو حصول خاوند سے محروم رہتی ہے اس کے سامنے دو ہی راستے ہوتے ہیں یا تو وہ شادی شدہ مرد سے شادی کرے اور باعزت زندگی بسر کرے یا پھر ''پبلک پراپرٹی'' بن جائے اور ذلت اور رسوائی کی زندگی بسر کرے۔

اسلام عورتوں کو باوقار مقام عطا کرنے کو ترجیح دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عورتوں کو پہلا راستہ اپنانے کی اجازت فراہم کرتا ہے یعنی شادی شدہ مرد کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت فراہم کرتا ہے اور دوسرے راستے پر چلنے کی اجازت نہیں دیتا یعنی ''پبلک پراپرٹی'' بننے کی اجازت نہیں دیتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) عورت کی ایک سے زائد شادی کا مسئلہ

سوال:۔

اگر مرد کو ایک سے زائد بیویاں رکھنے کی اجازت ہے تب اسلام نے عورت کو کیوں ایک سے زائد خاوند رکھنے سے منع فرمایا ہے؟

جواب:۔

بہت سے افراد جن میں کچھ مسلمان افراد بھی شامل ہیں مسلمان مردوں کو ایک سے زائد شادی کی اجازت فراہم کرنے جبکہ عورتوں کو اسی حق سے محروم رکھنے کی منطق پر سوال اٹھاتے ہیں۔

میں سب سے پہلے آپ پر واشگاف الفاظ میں یہ واضح کردوں کہ اسلامی معاشرے کی بنیاد انصاف اور مساوات پر رکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کو برابری کی بنیاد پر تخلیق فرمایا ہے لیکن ان دونوں کی اہلیتیں اور ذمہ داریاں ایک دوسرے سے مختلف نوعیت کی ہیں۔ عورتیں اور مرد جسمانی اور نفسیاتی اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف واقع ہوئے ہیں۔ ان کے کردار اور ذمہ داریاں مختلف ہیں۔ مرد اور عورتیں اسلام میں برابر ہیں لیکن یہ دونوں بالکل ایک جیسے نہیں ہیں ...... ان میں مماثلت نہیں پائی جاتی۔

سورۃ النساء ...... سورۃ نمبر 4...... آیات نمبر 22 تا 24 میں اُن عورتوں کی فہرست بیان فرمائی گئی ہے جن کے ساتھ مسلمان مرد شادی نہیں کر سکتے۔ اس قسم کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزید بیان اسی سورۃ کی آیت نمبر 24 میں بیان فرمایا گیا ہے کہ:۔

"پہلے سے شادی شدہ عورت کے ساتھ بھی شادی ممنوع ہے۔"

درج ذیل نکات وہ وجوہات بیان کرتے ہیں جن کے تحت اسلام نے ایک عورت کو ایک سے زائد خاوند رکھنے سے منع فرمایا ہے:۔

(i) اگر ایک مرد کی ایک سے زائد بیویاں موجود ہوں...... تو ان شادیوں کے نتیجے میں جو بچے جنم لیں گے ان کی شناخت باآسانی ممکن ہو گی۔ ان کا باپ اور ماں دونوں بہ آسانی شناخت کئے جا سکیں گے۔ اگر عورت ایک سے زائد خاوندوں کے ساتھ شادی کرے تو ایسی صورت میں جنم لینے والے بچے کی محض ماں کی شناخت ممکن ہو سکے گی اور اس کے باپ کی شناخت ممکن نہ ہو گی۔ اسلام بچے کی ماں اور باپ دونوں کی شناخت کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ ماہر نفسیات ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ جو بچے اپنے والدین کی شناخت سے محروم ہوتے ہیں خصوصاً باپ کی شناخت سے محروم ہوتے ہیں تو وہ کئی ایک ذہنی بیماریوں اور ذہنی خلل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کا بچپن بھی اکثر ناخوشگوار گزرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طوائفوں کے بچے ایک صحت مند بچپن کے حامل نہیں ہوتے۔ اگر اس قسم کے بچے کو اسکول میں داخل کروانا ہو تو اس کی ماں سے بچے کے باپ کا نام دریافت کیا جائے تو وہ کیا جواب دے گی؟ اسے بچے کے باپ کے دو یا دو سے زائد نام بتانے ہوں گے! میں اس امر سے بخوبی واقف ہوں کہ آج سائنس اور طبی سائنس کی ترقی کی بدولت علم توالد و تناسل اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ مختلف ٹیسٹوں کی مدد سے کسی بچے کے والدین کی شناخت ممکن ہو سکتی ہے لیکن یہ ایک مناسب جواز نہیں ہے۔

(ii) مرد فطری طور پر ایک سے زائد بیویاں رکھنے پر قادر ہے جبکہ عورت ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے زائد خاوند رکھنے پر قادر نہیں ہے۔

(iii) حیاتاتی طور پر مرد کیلئے یہ ایک آسان امر ہے کہ وہ کئی ایک بیویوں کا حامل ہونے کے باوجود بھی شوہر کی ذمہ داریاں بخوبی نبھا سکتا ہے اور دوسری طرف ایک سے زائد خاوندوں کی حامل عورت کیلئے یہ ممکن نہ ہو گا کہ وہ ایک سے زائد خاوندوں کی ذمہ داریاں بخوبی سنبھال سکے۔

(iv) اگر ایک عورت ایک سے زائد خاوندوں کی حامل ہو گی تو صاف ظاہر ہے کہ اس کے جنسی شریک کار بیک وقت کئی ایک مرد ہوں گے اور اس طرح جنسی بیماریوں کے پھیلنے کی شرح بھی بہت زیادہ ہو گی۔ اگر ایک مرد ایک سے زائد بیویوں کا حامل ہو گا تو ایسی صورت میں اس قسم کا کوئی خطرہ درپیش نہیں ہو گا۔

درج ذیل وجوہات وہ ہیں جن کی شناخت بہ آسانی ممکن ہے۔ عین ممکن ہے کہ درج بالا وجوہات کے علاوہ بہت سی ایسی وجوہات بھی موجود ہوں جن کی بنا پر ایک عورت کو ایک سے زائد خاوند رکھنے کی اجازت فراہم نہ کی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی حکمتیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(3) عورتوں کیلئے حجاب

سوال:۔

اسلام عورتوں کو پردہ میں رکھتے ہوئے کیوں ان کا وقار مجروح کرتا ہے؟

جواب:۔

لادینی ذرائع ابلاغ کا وطیرہ یہی ہے کہ وہ اسلام میں عورتوں کی حیثیت کو اکثر نشانہ تنقید بناتے رہتے ہیں۔ ان کے ذرائع ابلاغ نے یہ پرچار کیا ہے کہ عورتوں کا حجاب یا اسلامی لباس اسلامی قوانین کے تحت عورتوں کی محکومی کی ایک واضح اور روشن مثال ہے۔ پیشتر اس کے کہ ہم اس امر کا تجزیہ سرانجام دیں کہ اسلام نے عورتوں کیلئے حجاب کیوں لازم قرار دیا ہے آیئے پہلے عورتوں کی اس حیثیت کا ایک جائزہ لیتے ہیں جو ظہور اسلام سے قبل مختلف معاشروں نے عورتوں کو دے رکھی تھی۔

(i) ماضی میں عورتوں کا وقار مجروح تھا اور ان کو محض خواہش شہوانی مٹانے کا ایک ذریعہ سمجھا جاتا تھا

درج ذیل مثالیں تاریخ سے اخذ کردہ ہیں۔ یہ مثالیں اس حقیقت کی نشاندہی کرتی ہیں کہ قدیم معاشروں میں عورتوں کی حیثیت اس قدر زبوں حالی کا شکار تھی کہ ان کو بنیادی انسانی وقار سے بھی محروم رکھا گیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بابلی تہذیب

عورتوں کا وقار مجروح تھا۔ ان کی حیثیت نہ ہونے کے برابر تھی اور بابلی قوانین کے تحت عورتیں تمام تر حقوق سے محروم تھیں۔ اگر کوئی شخص کسی عورت کو قتل کرتا تو بجائے اس کے کہ اسے سزا دی جاتی اس کی بیوی کو سزائے موت سے دوچار کر دیا جاتا۔

یونانی تہذیب

قدیم تہذیبوں میں یونانی تہذیب کو ایک شاندار تہذیب تصور کیا جاتا ہے۔ اس شاندار تہذیب کے نظام میں عورتوں کو ان کے تمام تر حقوق سے محروم رکھا جاتا تھا اور انہیں حقیر سمجھا جاتا تھا۔ یونانی عقائد کے تحت ایک ''تصوراتی عورت'' جو ''پنڈورا'' کہلاتی تھی انسانی بدقسمتی کا بنیادی سبب ہے۔ یونانی عورتوں کو دوسرے درجے کی مخلوق تصور کرتے تھے اور مردوں سے کم تر گردانتے تھے۔ یونانی معاشرے کے ہر طبقے میں طوائف بازی ایک معمول کا عمل تصور کیا جاتا تھا۔

رومن تہذیب

جب رومن تہذیب اپنی شان و شوکت کے عروج پر تھی اس وقت بھی ایک مرد کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اپنی بیوی کی زندگی کے ساتھ کھیل سکتا تھا۔ طوائف بازی عام تھی اور برہنگی بھی عام تھی۔

مصری تہذیب

مصری عورتوں کو بدی کی علامت قرار دیتے تھے اور انہیں شیطان کی علامت بھی قرار دیتے تھے۔

ظہور اسلام سے قبل کا عرب

عرب میں اسلام کے پھیلنے سے پیشتر ...... عرب عورتوں کو حقیر جانتے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ جب کسی کے ہاں لڑکی جنم لیتی تھی تو وہ اسے زندہ دفن کر دیتا تھا۔

(ii) اسلام نے عورت کو وقار بخشا اور ان کو مساوی حقوق سے نوازا اور ان سے امید کرتا ہے کہ وہ اپنے وقار کو بحال رکھیں

اسلام نے عورتوں کو عزت و وقار بخشا اور 1400 برس پہلے ان کو ان کے جائز حقوق سے نوازا۔ اسلام عورتوں سے یہ امید رکھتا ہے کہ وُہ اپنے وقار کو بحال رکھیں۔

مرد کیلئے حجاب

لوگ اکثر حجاب کا ذکر عورتوں کے حوالے سے کرتے ہیں۔ تاہم عظیم شان والے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پہلے مردوں کیلئے حجاب کا ذکر فرماتی ہے اور بعد میں عورتوں کیلئے حجاب کا ذکر فرماتی ہے۔ قرآن پاک سورۃ نور میں فرماتا ہے کہ:۔

> ''مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے۔ بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے''۔ (القرآن 30:24)

جس لمحے کسی مرد کی نظر کسی عورت پر پڑتی ہے اور اگر کوئی شرمناک سوچ اس کے ذہن میں ابھرتی ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی کرے۔

عورتوں کیلئے حجاب

سورۃ نور کی اگلی آیت فرماتی ہے کہ:۔

> ''اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے
گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ
کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں
کے باپ یا اپنے بیٹے ......"
(القرآن 31:24)

(iii) حجاب کیلئے شرائط

حد

پہلی شرط جسم کی وہ حد ہے جس کو چھپانا درکار ہے۔ یہ عورتوں اور مردوں کیلئے مختلف ہے۔ مرد کیلئے ضروری ہے کہ وہ ناف سے لیکر گھٹنوں تک اپنے جسم کا حصہ پوشیدہ رکھے۔

عورتوں کیلئے پورا جسم پوشیدہ رکھنے کا حکم ہے ماسوائے چہرہ اور کلائیوں تک ہاتھ ...... اگر خواتین چاہئیں تو وہ اپنے جسم کے ان حصوں کو بھی پوشیدہ رکھ سکتی ہے۔ کچھ اسلامی مفکرین اس نکتہ نظر کے حامل ہیں کہ عورتوں کے چہرے اور کلائیوں تک ہاتھ بھی پوشیدہ ہونا چاہئیں۔

دیگر پانچ شرائط مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں ہیں۔

☆ زیب تن کئے گئے ملبوسات ڈھیلے ڈھالے ہونے چاہئیں تاکہ ان سے جسم کی بناوٹ ظاہر نہ ہو۔

☆ زیب تن کئے گئے ملبوسات اس قدر باریک اور شفاف نہیں ہونے چاہئیں کہ ان کے اندر سے جسم نظر آئے۔

☆ زیب تن کئے گئے ملبوسات اس قدر بھڑکیلے نہیں ہونے چاہئیں کہ وہ جنس مخالف کے لئے کشش کا باعث بنیں۔

☆ زیب تن کئے گئے ملبوسات جنس مخالف کے ملبوسات سے مشابہت رکھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے نہیں ہونے چاہئیں۔

☆ زیب تن کیۓ گئے لباس غیر مسلموں کے لباس سے مشابہت رکھنے والے نہیں ہونے چاہئیں۔ ان کو وہ لباس زیب تن نہیں کرنے چاہئیں جو کہ غیر مسلموں کے مذہب کی مخصوص شناخت یا علامت کے حامل ہوں۔

(iv) حجاب میں دیگر امور بھی شامل ہیں

ایک مکمل حجاب میں درج بالا شرائط پر پورا اترنے کے علاوہ دیگر امور بھی شامل ہیں۔ محض درج بالا شرائط پر پورا اترنے والا حجاب ایک محدود حجاب کہلائے گا۔ حجاب کی درج بالا شرائط پر پورا اترنے کے ساتھ آنکھوں کا بھی حجاب ہونا چاہیئے...... دل کا بھی حجاب ہونا چاہیئے ...... سوچوں کا بھی حجاب ہونا چاہیئے ...... نیت کا بھی حجاب ہونا چاہیئے اس میں یہ امر بھی شامل ہے کہ کوئی فرد کس طرح چلتا ...... کس طرح گفتگو کرتا ہے ...... کس طرح عمل کرتا ہے وغیرہ۔

(v) حجاب صنف مخالف کی جانب سے ستائے جانے سے بچاتا ہے

عورتوں پر حجاب کی پابندی عائد کرنے کی وجہ قرآن پاک کی سورۃ احزاب کی درج ذیل آیات میں بیان فرمائی گئی ہے:۔

> ''اے نبیؐ اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ وہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالیں رہیں۔ یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے''

(القرآن 59:33)

قرآن فرماتا ہے کہ عورتوں پر حجاب کی پابندی اس لئے عائد کی گئی ہے کہ وہ باحیا عورتوں کی طرح پہچانی جائیں اور ان کا یہ عمل ان کو صنف مخالف کی جانب سے ستائے جانے سے بھی بچاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(vi) دو جڑواں بہنوں کی مثال

فرض کریں دو جڑواں بہنیں ہیں اور دونوں یکساں خوبصورت ہیں۔ وہ ایک گلی میں جا رہی ہیں۔ ایک بہن نے اسلامی حجاب اپنا رکھا ہے...... یعنی اس کا مکمل جسم پوشیدہ ہے ماسوائے چہرہ اور کلائیوں تک ہاتھ جبکہ دوسری بہن نے مغربی لباس زیب تن کر رکھا ہے...... ایک منی اسکرٹ پہن رکھا ہے۔ گلی کی نکڑ پر آوارہ لڑکے کھڑے ہیں جو اس تاک میں ہیں کہ لڑکیاں گزریں اور وہ ان کو ستائیں...... ان سے چھیڑ خانی کریں۔ آپ بتائیں کہ وہ آوارہ لڑکے کس لڑکی کو تنگ کریں گے؟ اس لڑکی کو تنگ کریں گے جس نے اسلامی حجاب اپنا رکھا ہے یا مغربی لباس میں ملبوس لڑکی کو تنگ کریں گے؟ مغربی لباس جنس مخالف کو ایک بالواسطہ دعوت ہے کہ اس لباس کے حامل کو تنگ کیا جائے...... چھیڑا جائے۔ قرآن پاک بالکل درست فرماتا ہے کہ اسلامی حجاب عورتوں کو ستائے جانے سے محفوظ رکھتا ہے۔

(vii) عورتوں کی بے حرمتی کرنے والے کیلئے بھاری سزا

اسلامی شرع کے تحت اگر کوئی مرد عورت کی بے حرمتی کا مرتکب ٹھہرتا ہے تو اسے بھاری سزا دی جاتی ہے۔ بہت سے لوگ اس سخت سزا پر حیران ہوتے ہیں بلکہ کچھ لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ اسلام ایک بے رحم مذہب ہے...... ایک وحشیانہ مذہب ہے۔ میں سینکڑوں غیر مسلم مردوں سے ایک اکثر ایک آسان سا سوال پوچھتا ہوں کہ:۔

> "فرض کرو خدانخواستہ کوئی تمہاری بیوی کی بے حرمتی کرتا ہے...... تمہاری ماں یا بہن کی بے حرمتی کرتا ہے...... تمہیں منصف بنا دیا جاتا ہے اور مجرم تمہارے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں تم اسے کیا سزا دو گے؟

تمام لوگ یہی جواب دیتے ہیں کہ:۔

> "ہم اسے سزائے موت دیں گے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ لوگ مزید آگے نکل جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ:۔

”ہم اسے اذیت سے دو چار کرتے ہوئے موت سے ہمکنار کریں گے“

لیکن اگر یہی واردات کسی اور کی بیوی یا بیٹی کے ساتھ ہو تو آپ کہتے ہیں کہ بھاری سزا ایک وحشیانہ عمل ہے۔ آپ نے دوہرا معیار کیوں مقرر کر رکھا ہے؟

(viii) مغربی معاشرے کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ انہوں نے عورتوں کی حیثیت میں اضافہ کیا ہے

عورتوں کی آزادی کے بارے میں مغربی پرچار کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ انہوں نے عورتوں کے جسموں کی نمائش کو اپنا شیوہ بناتے ہوئے عورتوں کے وقار کو بری طرح مجروح کیا ہے...... ان کی روح کو مجروح کیا ہے...... ان کے وقار کی دھجیاں بکھیری ہیں۔ مغربی معاشرہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ انہوں نے عورتوں کی حیثیت اور مرتبے میں اضافہ کیا ہے۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے۔ انہوں نے عورتوں کی حیثیت اور مرتبہ بڑھانے کی بجائے ان کے وقار کو بری طرح مجروح کرتے ہوئے انہیں داشتہ اور طوائفیں بنا کر رکھ دیا ہے جو کہ ہوس پرست مردوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی ہیں اور یہ سب حرام کاری اور حرام زدگی فن اور ثقافت کی آڑ میں سرانجام دی جا رہی ہے۔

(ix) امریکہ میں عورتوں کی بے حرمتی کی شرح سب سے زیادہ ہے

امریکہ کو دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں سے ایک ملک تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ امریکہ میں عورتوں کی بے حرمتی کی شرح بھی بہت ترقی یافتہ ہے اور دنیا کے کسی بھی ملک کے مقابلے میں امریکہ میں عورتوں کی بے حرمتی کی زیادہ وارداتیں منظر عام پر آتی ہیں۔

ایف بی آئی کی ایک رپورٹ کے مطابق 1990ء میں محض امریکہ میں روزانہ عورتوں کی بے حرمتی کی 1756 وارداتیں ہوتی تھیں۔ اس کے بعد ایک اور رپورٹ نے یہ انکشاف کیا کہ امریکہ میں روزانہ عورتوں کی بے حرمتی کی 1900

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وارداتیں منظر عام پر آتی ہیں۔ اس رپورٹ میں سال کا تذکرہ نہیں کیا گیا تھا کہ کس سال میں روزانہ 1900 وارداتیں منظر عام پر آتی تھیں...... عین ممکن ہے یہ 1992ء ہو...... 1993ء ہو...... عین ممکن ہے کہ آنے والے برسوں میں امریکی مزید ترقی کا زینہ چڑھ چکے ہوں۔

فرض کریں کہ امریکہ میں ایک ایسا ماحول قائم ہے کہ عورتیں اسلامی حجاب کی پابندی کرتی ہیں۔ جب بھی کسی مرد کی نظر کسی عورت پر پڑتی ہے اور اس کے دل میں شیطانی وسوسے انگڑائی لیتے ہیں تو وہ اپنی نگاہیں نیچی کر لیتا ہے۔ ہر ایک عورت بھی اسلامی حجاب کی پابندی کرتی ہے یعنی اس کا تمام جسم پوشیدہ ہوتا ہے ماسوائے چہرہ اور کلائیوں تک ہاتھ...... یہ سب کچھ کرنے کے بعد اگر کوئی شخص کسی عورت کی بے حرمتی کا مرتکب پایا جاتا ہے تو اسے بھاری سزا دی جاتی ہے...... قرار واقعی سزا دی جاتی ہے۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں...... ایسے ماحول میں کیا امریکہ میں :۔

☆ عورتوں کی بے حرمتی کی شرح بڑھے گی؟

☆ کیا پہلے والی شرح برقرار رہے گی؟

☆ یا یہ شرح کم ہو گی؟

(x) اسلامی شرع پر عمل درآمد کی بدولت عورتوں کی بے حرمتی کی وارداتوں کی شرح میں کمی آئے گی

یہ ایک فطری بات ہے کہ جوں ہی اسلامی شرع پر مکمل عمل درآمد شروع ہو گا تو اس کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ اگر دنیا کے کسی حصے میں بھی اسلامی شرع رائج کر دی جائے...... خواہ وہ امریکہ ہو یا یورپ ہو...... معاشرہ سکون کا سانس لے سکے گا۔ حجاب عورت کی حیثیت کم نہیں کرتا بلکہ اس کی حیثیت کو مزید بڑھاتا ہے اور اس کی پاکدامنی کی حفاظت کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(4) کیا اسلام تلوار کے ذریعے پھیلا تھا؟

سوال:۔

اسلام کو کیسے امن اور سلامتی کے مذہب کے نام سے پکارا جا سکتا ہے جبکہ یہ تلوار کے زور سے پھیلا تھا؟

جواب:۔

غیر مسلموں کو ایک عمومی شکایت ہے کہ دنیا بھر میں اسلام کے لاتعداد پیروکار موجود نہ ہوتے اگر اسلام ڈنڈے کے زور پر نہ پھیلا ہوتا...... طاقت کے زور پر نہ پھیلا ہوتا۔ درج ذیل نکات اس امر کی وضاحت کریں گے کہ اسلام تلوار کی طاقت کے ذریعے پھیلنے کی بجائے سچ...... دلائل اور منطق کی طاقت کے ذریعے پھیلا تھا اور یہی امور اسلام کے فوری پھیلاؤ کے ذمہ دار تھے۔

(i) اسلام کا مطلب ہے سلامتی

اسلام کا لفظ ''سلام'' سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے سلامتی......

اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا۔ لہٰذا اسلام سلامتی کا مذہب ہے جس کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا ضروری ہے۔

(ii) امن اور سلامتی برقرار رکھنے کیلئے کبھی کبھار طاقت کا استعمال بھی ناگزیر ہوتا ہے

اس دنیا کا ہر ایک باسی امن و امان، سلامتی اور ہم آہنگی قائم رکھنے کا متمنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ کئی ایسے افراد اس دنیا میں موجود ہیں جو امن و امان اور سلامتی کو تہہ و بالا کرنے ...... اس میں خلل ڈالنے کے متمنی ہیں تا کہ اپنے مفادات کی تکمیل کو ممکن بنا سکیں۔ لہٰذا امن اور سلامتی برقرار رکھنے کیلئے کبھی کبھار طاقت کا استعمال ناگزیر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل دنیا کے ہر ملک میں پولیس فورس موجود ہے تا کہ مجرموں اور معاشرے کے دشمنوں کے ساتھ سختی اور قوت کے ساتھ نپٹا جا سکے اور ملکی امن و امان برقرار رکھا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلام اپنے پیروکاروں کو یہ تلقین بھی کرتا ہے کہ ظلم و جبر اور تشدد کے خلاف جہاد کرو اور اس جنگ میں بھی کبھی کبھار طاقت کا استعمال محض اس وقت جائز ہے جبکہ امن وسکون اور انصاف کی بحالی کے لئے اس کی ضرورت ناگزیر ہو۔

(iii) نامور تاریخ دان ڈی لیسی اولیری کا اظہار خیال

یہ جو غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اس غلط فہمی کا بہترین جواب نامور تاریخ دان ڈی لیسی اولیری نے دیا ہے۔ اس نے اپنی کتاب بہ عنوان ''اسلام ایٹ دا کراس روڈ'' (Islam At the Cross Road) کے صفحہ نمبر 8 میں اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

> ''تاریخ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مسلمانوں کے خلاف جو پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے مفتوحہ علاقوں میں بہ زور شمشیر اسلام پھیلایا وہ ایک ایسا غلط اعتقاد ہے کہ ایسا غلط اعتقاد آج تک تاریخ میں نہیں پایا گیا۔''

(iv) مسلمانوں نے 800 برس تک اسپین پر حکمرانی کی

مسلمانوں نے تقریباً 800 برس تک اسپین میں حکمرانی کی۔ مسلمانوں نے اسپین میں لوگوں کو اسلام لانے پر آمادہ کرنے کیلئے کبھی تلوار کا سہارا نہیں لیا تھا ...... انہوں نے لوگوں کو بہ زور شمشیر حلقہ اسلام میں داخل کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مابعد عیسائی جنگجو اسپین آئے اور انہوں نے مسلمانوں کو اسپین سے نکال باہر کیا۔ اسپین میں اب کوئی بھی ایسا مسلمان نہیں جو کھلم کھلا اذان دے سکے جو کہ نماز کیلئے ایک بلاوا ہے۔

(v) 14 ملین عرب قبطی عیسائی ہیں

مسلمان 1400 برسوں تک عرب کے حکمران رہے۔ چند برس برطانیہ نے وہاں پر حکمرانی کی اور چند برس فرانس کی حکمرانی رہی لیکن عرب 1400 برس تک مسلمانوں کے زیر تسلط رہا۔ اس کے باوجود بھی وہاں پر 14 ملین قبطی عیسائی موجود ہیں۔ قبطی عیسائی وہ عیسائی ہوتا ہے جو نسل در نسل عیسائی چلا آ رہا ہو۔ اگر مسلمانوں نے اسلام پھیلانے کے لئے تلوار کا سہارا لیا ہوتا تو ایک عربی بھی ایسا نہ ہوتا جو اب تک عیسائی رہتا۔

(vi) ہندوستان میں 80 فیصد سے زائد غیر مسلم

مسلمانوں نے تقریباً ایک ہزار برس تک ہندوستان پر حکمرانی کی۔ اگر وہ چاہتے تو ان کے پاس ایسی طاقت اور قوت موجود تھی جس کے بل بوتے پر وہ ہندوستان کے ہر ایک غیر مسلم کو مسلمان بنا سکتے تھے۔ لیکن آج بھی ہندوستان کی 80 فیصد سے زائد آبادی غیر مسلموں پر مشتمل ہے۔ ہندوستان کے یہ کثیر تعداد میں غیر مسلم آج بھی اس امر کے گواہ ہیں کہ اسلام تلوار کے ذریعے نہیں پھیلا تھا۔

(vii) انڈونیشیا اور ملائشیا

انڈونیشیا ایک ایسا ملک ہے جہاں پر مسلمانوں کی تعداد دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے۔ ملائشیا میں بھی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ کوئی بھی شخص یہ سوال کر سکتا ہے کہ:۔

"کون سی مسلم فوج انڈونیشیا اور ملائشیا گئی تھی؟"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(viii) افریقہ کا مشرقی ساحل

اسی طرح اسلام بڑی تیزی کے ساتھ افریقہ کے مشرقی ساحل میں پھیلا۔ کوئی بھی شخص دوبارہ یہ سوال کر سکتا ہے کہ:۔

"اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلا تھا تو کون سی مسلم فوج افریقہ کے مشرقی ساحل پر گئی تھی؟"

(ix) مذہب نے کوئی پابندی عائد نہیں کی

کس تلوار کے ساتھ اسلام پھیلا تھا؟ اگرچہ مسلمانوں کے پاس اسلام پھیلانے والی تلوار موجود بھی ہوتی تب بھی مسلمان اسلام پھیلانے کیلئے کبھی اس تلوار کا استعمال نہ کرتے کیونکہ قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"کچھ زبردستی نہیں دین میں بے شک خوب جدا ہو گئی ہے نیک راہ گمراہی سے"۔

(القرآن 256:2)

(x) حکمت کی تلوار

یہ حکمت کی تلوار تھی۔ یہ وہ تلوار تھی جس نے لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو فتح کیا۔ قرآن پاک سورۃ نحل ...... سورۃ نمبر 16 ...... آیت نمبر 125 میں فرماتا ہے:۔

"اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو" (القرآن 125:16)

(xi) 1934ء تا 1984ء دنیا کے مذاہب میں اضافہ

ریڈرز ڈائجسٹ میں ایک آرٹیکل "المینک" ...... سالانہ بک 1986ء کے نام سے شائع ہوا تھا۔ اس آرٹیکل میں نصف صدی یعنی 1934ء تا 1984ء کے دوران

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا کے بڑے مذاہب کے پیروکاروں میں اضافے کے بارے میں انکشاف کیا گیا تھا۔ یہ آرٹیکل ''دی پلین ٹرتھ'' میں بھی شائع ہوا تھا۔ سب سے اوپر اسلام تھا جس کے پیروکاروں میں 235 فیصد اضافہ ہوا تھا اور عیسائیت کے پیروکاروں میں 47 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ کوئی بھی شخص یہ سوال پوچھ سکتا ہے کہ:۔

''اس صدی کے دوران کون سی جنگ لڑی گئی تھی
جس نے لاکھوں افراد کو اسلام کی جانب مائل کیا؟''

(xii) امریکہ اور یورپ میں اسلام تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے

آج کل امریکہ میں جو مذہب انتہائی تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے وہ مذہب اسلام ہے۔ یورپ میں بھی آج کل جو مذہب تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے وہ مذہب اسلام ہے۔ وہ کون سی تلوار ہے جو امریکہ اور یورپ کے لوگوں کو مجبور کر رہی ہے کہ وہ اتنی کثیر تعداد میں اسلام قبول کریں؟

(xiii) ڈاکٹر جوزف آدم پیئرسن

ڈاکٹر جوزف آدم پیئرسن درست کہتا ہے کہ:۔

''جو لوگ اس غم میں دبلے ہو رہے ہیں کہ ایٹمی ہتھیار ایک نہ ایک دن عربوں کے ہاتھوں میں جا پہنچیں گے وہ یہ محسوس کرنے میں ناکام دکھائی دیتے ہیں کہ اسلامک بم پہلے ہی گرایا جا چکا ہے۔ یہ اس دن گرایا گیا تھا جس دن پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے تھے''۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(5) مسلمان بنیاد پرست اور دہشت گرد ہیں

سوال:۔

بہت سے مسلمان بنیاد پرست اور دہشت گرد کیوں ہیں؟

جواب:۔

یہ تہمت اکثر مسلمانوں پر لگائی جاتی ہے کہ وہ بنیاد پرست اور دہشت گرد واقع ہوئے ہیں۔ یہ تہمت بلاواسطہ یا بلواسطہ طور پر مسلمانوں پر لگائی جاتی ہے۔ اس تہمت کا پرچار ذرائع ابلاغ کی مدد سے کیا جاتا ہے اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بدگمانی اور غلط فہمی پیدا کی جاتی ہے۔ اس ناجائز پراپیگنڈے کی بدولت کبھی کبھار مسلمانوں کے خلاف تشدد کے واقعات بھی منظر عام پر آتے ہیں۔

امریکی ذرائع ابلاغ نے اوکلاہاما میں ایک بم پھٹنے کے ضمن میں مسلمانوں کے خلاف بڑے زورشور کے ساتھ مسلم کش مہم چلائی اور امریکی پریس نے فوری طور پر یہ فتویٰ صادر کر دیا کہ اس واقعہ کے پیچھے "مشرق وسطیٰ سازش" کارفرما تھی۔ مابعد مجرم قانون کی گرفت میں آ گیا۔ آپ جانتے ہیں کہ مجرم کون تھا؟ وہ مجرم امریکی مسلح فوج کا ایک فوجی تھا۔

آیئے ہم مسلمانوں پر لگائے گئے "بنیاد پرستی" اور "دہشت گردی" کے الزامات کا تجزیہ سرانجام دیں:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(i) لفظ ''بنیاد پرست'' کی تعریف

بنیاد پرست اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی ایسے نظریے یا کسی ایسی تھیوری کے بنیادی اصولوں پر کاربند ہو جس کا وہ پیروکار ہے۔

ایک اچھا ڈاکٹر کہلانے کے لئے کسی بھی ڈاکٹر کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ علم طب کی بنیادی باتوں کے بارے میں جانتا ہو اور ان پر عمل درآمد بھی کرتا ہو۔ بالالفاظ دیگر اسے طب کے میدان میں ایک بنیاد پرست ہونا چاہئیے۔ اگر ایک شخص ایک اچھا ریاضی دان بننا چاہتا ہو تو اس کو بھی علم ریاضی کی بنیادی باتوں کو جاننا اور اس پر اپنے عمل کو ممکن بنانا لازم ہوگا۔ بالالفاظ دیگر وہ ریاضی کے میدان میں ایک بنیاد پرست ہونا چاہئیے۔ اگر ایک شخص کو ایک اچھا سائنس دان بننا درکار ہو تو اسے علم سائنس کی بنیادی باتوں سے مکمل آگاہی ہونی چاہئیے اور ان اس کو ان بنیادی باتوں پر اپنے عمل کو بھی ممکن بنانا چاہئیے۔ لہٰذا اسے سائنس کے میدان میں بنیاد پرست ہونا چاہئیے۔

(ii) تمام بنیاد پرست ایک جیسے نہیں ہوتے

کوئی بھی شخص تمام بنیاد پرستوں کو ایک ہی لاٹھی سے نہیں ہانک سکتا۔ کوئی بھی شخص تمام بنیاد پرستوں پر اچھائی یا برائی کا لیبل چسپاں نہیں کر سکتا۔ کسی بھی بنیاد پرست کی ایسی درجہ بندی اس میدان یا اس کارکردگی پر منحصر ہوگی جس میدان یا کارکردگی میں وہ بنیاد پرست ہے۔ ایک بنیاد پرست ڈاکو یا چور معاشرے کیلئے نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ قابل نفرت ہوتا ہے۔ دوسری طرف ایک بنیاد پرست ڈاکٹر معاشرے کے لئے سودمند ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ قابل عزت ٹھہرتا ہے۔

(iii) مجھے ایک مسلمان بنیاد پرست ہونے پر فخر ہے

میں ایک بنیاد پرست مسلمان ہوں اور اللہ کی مہربانی سے نہ صرف اسلام کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنیادی باتوں سے آگاہ ہوں بلکہ ان پر اپنے عمل کو یقینی بنانے کی بھی ہر ممکن کوشش کرتا ہوں۔ ایک حقیقی مسلمان ایک بنیاد پرست کہلانے میں قطعاً شرم محسوس نہیں کرتا۔ مجھے ایک بنیاد پرست مسلمان ہونے پر فخر ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اسلام کے بنیادی اور حقیقی اصول انسانیت اور تمام دنیا کیلئے انتہائی سودمند ہیں۔ اسلام کا کوئی بھی اصول ایسا نہیں ہے جو انسانیت کے لئے باعث نقصان ہو یا انسانیت کے مفاد کے خلاف ہو۔ بہت سے لوگ اسلام کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہیں او وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کئی اسلامی تعلیمات غیر منصفانہ اور غیر مناسب ہیں۔ ان کی یہ غلط فہمی محض اس وجہ سے قائم ہے کہ وہ اسلام کے بارے بہت کم علم رکھتے ہیں اور اگر کچھ علم رکھتے بھی ہیں تو ان کا یہ علم ناقص ہے۔ اگر کوئی شخص کھلے ذہن کے ساتھ اسلامی تعلیمات کا تنقیدی جائزہ لے تو وہ یہ مانے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو فوائد سے بھرپور ہے اور اس کے فوائد انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر یکساں طور پر کارگر ہیں۔

(iv) لفظ ''بنیاد پرست'' کے لغوی معانی

ویبسٹر ڈکشنری کے مطابق ''بنیاد پرستی'' امریکن پروٹسٹنٹ ازم کی ایک تحریک تھی جو 20ویں صدی کے ابتدائی دورانیے میں منظر عام پر آئی تھی۔ یہ تحریک جدیدیت کے خلاف ایک ردعمل کا اظہار تھا۔ یہ تحریک اس امر پر زور دیتی تھی کہ نہ صرف مذہبی معاملات بلکہ دیگر معاملات میں بھی بائیبل کو بالادستی حاصل ہو۔ یہ تحریک اس امر پر بھی زور دیتی تھی کہ بائیبل کو کلام الٰہی تصور کیا جائے۔ لہٰذا بنیاد پرستی ایک ایسی اصطلاح تھی جو بنیادی طور پر عیسائیوں کے ایک ایسے گروپ کے لئے استعمال کی جاتی تھی جو اس امر پر یقین رکھتا تھا کہ بائیبل کلام الٰہی ہے اور اس میں کوئی غلطی نہیں پائی جاتی۔

آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق ''بنیاد پرستی'' کسی بھی مذہب کے قدیم یا بنیادی نظریات پر سختی کے ساتھ کاربند رہنے کا نام ہے بالخصوص اسلام۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج کل جس لمحے ایک شخص لفظ "بنیاد پرست" کا استعمال کرتا ہے تو اس کے ذہن میں ایک ایسے مسلمان کا تصور ابھرتا ہے جو کہ ایک دہشت گرد ہو۔

(V) ہر ایک مسلمان کو دہشت گرد ہونا چاہیئے

ہر ایک مسلمان کو ایک دہشت گرد ہونا چاہیئے۔ دہشت گرد وہ شخص ہے جو دہشت پھیلاتا ہے۔ جس لمحے ایک چور یا ڈاکو پولیس کو دیکھتا ہے تو وہ دہشت زدہ ہو جاتا ہے...... ایک چور یا ڈاکو کیلئے پولیس دہشت گرد ہے۔ اسی طرح ہر ایک مسلمان کو معاشرے کے سماج دشمن عناصر کیلئے ایک دہشت گرد ثابت ہونا چاہیئے ...... مثلاً معاشرے کے چوروں' ڈاکوؤں اور خواتین کی بے حرمتی کرنے والوں کے لئے دہشت گرد ثابت ہونا چاہیئے اور جب کبھی بھی ایسے سماج دشمن عناصر ایک مسلمان کو دیکھیں تو وہ دہشت زدہ ہو جائیں۔ یہ درست ہے کہ لفظ "دہشت گرد" عام طور پر ایک ایسے شخص کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو معاشرے کے بے قصور لوگوں کو دہشت زدہ کرتا ہے۔ لیکن ایک حقیقی مسلمان کو محض مخصوص افراد کیلئے دہشت گرد ہونا چاہیئے۔ باالفاظ دیگر ایسے افراد کیلئے جو معاشرے کے ناسور ہوں اور معاشرے کے بے قصور اور معصوم افراد کیلئے دہشت گرد نہیں بلکہ رحمت ہونا چاہیئے۔ درحقیقت ایک مسلمان کو معصوم اور بے گناہ لوگوں کے لئے امن وسلامتی کا ایک ذریعہ ہونا چاہیئے۔

(vi) ایک ہی عمل کیلئے ایک ہی فرد پر دو لیبل چسپاں کئے جاتے ہیں یعنی "دہشت گرد" اور "محبِّ وطن"

برطانوی حکمرانوں سے آزادی حاصل کرنے سے پہلے ہندوستان کے چند حریت پسند جو عدم تشدد کی حمایت نہیں کرتے تھے ان پر برطانوی حکومت نے "دہشت گردی" کا لیبل چسپاں کر رکھا تھا جبکہ دوسری طرف اہل ہندوستان نے ان حریت پسندوں پر "حب الوطنی" کا لیبل چسپاں کر رکھا تھا۔ ایک فرد ایک ہی قسم کا عمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرانجام دے رہا تھا اور اس پر دو لیبل چسپاں تھے۔ ایک فریق اس کو دہشت گرد قرار دیتا تھا جبکہ دوسرے فریق کے لئے وہ محب وطن تھے۔ وہ لوگ جو ہندوستان میں برطانوی راج پر یقین رکھتے تھے وہ ان حریت پسندوں کو دہشت گرد کہتے تھے اور وہ لوگ جو ہندوستان میں برطانوی راج پر یقین نہیں رکھتے تھے وہ ان حریت پسندوں کو محب وطن اور حریت پسند کہتے تھے۔

اسلام کا مطلب ہے سلامتی

اسلام لفظ ''سلام'' سے بنا ہے۔ یہ سلامتی کا مذہب ہے جس کے بنیاد پرست اس کے مذہب کے پیروکاروں کو یہ درس دیتے ہیں کہ وہ دنیا بھر میں امن اور سلامتی کے فروغ کیلئے کوشاں رہیں۔

ہر ایک مسلمان کو بنیاد پرست ہونا چاہیئے ...... باالفاظ دیگر اسے سلامتی کے دین ...... دین اسلام کی بنیادوں کی پیروی کرنی چاہیئی۔ ان کو محض سماج دشمن عناصر کیلئے دہشت گرد ثابت ہونا چاہیئے۔ تا کہ معاشرے میں انصاف اور امن و سلامتی کا بول بالا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(6) گوشت خوری

سوال:۔

جانوروں کو ہلاک کرنا ایک وحشیانہ عمل ہے۔ لٰہذا مسلمان گوشت خوری کی بجائے سبزی خوری کو کیوں ترجیح نہیں دیتے؟

جواب:۔

''سبزی خوری'' آج کل دنیا بھر میں ایک تحریک کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ بہت سے لوگ اسے جانوروں کے حقوق کے ساتھ منسلک کرتے ہیں اور بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گوشت خوری جانوروں کے حقوق کی پامالی کے مترادف ہے۔

انسان جاندار مخلوق کے لئے رحم کے جذبات رکھتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسلام یہ بھی فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین اور زمین کی ہر چیز انسانیت کی خدمت کیلئے پیدا کی ہے اور انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس دنیا کے وسائل منصفانہ طور پر اپنے استعمال میں لائے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی نعمت اور امانت تصور کرے۔

(i) ایک مسلمان محض سبزی خوری پر بھی گزارا کر سکتا ہے

اگر ایک مسلمان محض سبزی خوری پر ہی گزارا کرے تب بھی وہ ایک اچھا مسلمان کہلوانے کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ مسلمانوں پر یہ فرض نہیں کہ وہ گوشت خوری کریں۔ یہ ان کی صوابدید پر منحصر ہے کہ حلال اشیاء میں سے وہ جسے چاہئیں استعمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں اور جسے چاہئیں استعمال نہ کریں یا کم استعمال کریں۔

(ii) قرآن پاک مسلمانوں کو گوشت خوری کی اجازت فراہم کرتا ہے

تاہم قرآن پاک مسلمانوں کو گوشت خوری کی اجازت فراہم کرتا ہے۔ اس کا ثبوت قرآن پاک کی درج ذیل آیات فراہم کرتی ہیں کہ:۔

☆ ''اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا'' (القرآن 5:1)

☆ ''اور چوپائے پیدا کئے ان میں تمہارے لئے گرم لباس اور منفعتیں ہیں اور ان میں سے کھاتے ہو'' (القرآن 16:5)

☆ ''اور بے شک تمہارے لئے چوپایوں میں سمجھنے کا مقام ہے ہم تمہیں پلاتے ہیں ان میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے اور تمہارے لئے ان میں بہت فائدے ہیں اور ان سے تمہاری خوراک ہے'' (القرآن 23:21)

(iii) گوشت زیادہ غذائیت اور پروٹین کا حامل ہے

گوشت بہترین پروٹین کے حصول کا ایک ذریعہ ہے اور ایسی پروٹین کی انسانی جسم کو ازحد ضرورت درپیش ہوتی ہے جو گوشت سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ گوشت میں فولاد اور وٹامن بی I بھی شامل ہوتا ہے۔

(iv) انسان نوکیلے اور ہموار دانتوں کے حامل ہیں

اگر آپ ایسے جانوروں کے دانتوں کا مشاہدہ کریں جو نباتات خور ہیں مثلاً گائے، بکری اور بھیڑ تو آپ دیکھیں گے کہ ان جانوروں کے دانتوں میں ازحد مشابہت پائی جاتی ہے...... ان تمام تر جانوروں کے دانت ہموار ہیں جو کہ نباتاتی غذا کیلئے انتہائی موزوں ہیں۔

لیکن اگر آپ گوشت خور جانوروں کے دانتوں کا مشاہدہ کریں مثلاً شیر، چیتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ببر شیر وغیرہ تو آپ دیکھیں گے کہ ان کے دانت نوکیلے ہیں جو کہ گوشت خوری کے لئے انتہائی موزوں ہیں۔

اگر آپ انسانی دانتوں کا مشاہدہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ انسانی دانت بیک وقت ہموار بھی ہیں اور نوکیلے بھی ہیں جو کہ بیک وقت گوشت خوری اور سبزی خوری دونوں کیلئے موزوں ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ

"اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ انسان محض سبزی خوری ہی کرے تو وہ ہمیں نوکیلے دانتوں سے کیوں نوازتا؟"

یہ ایک منطقی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ ہم سبزی خوری اور گوشت خوری دونوں سے لطف اندوز ہوں۔

(V) انسانی معدہ سبزی خوری اور گوشت خوری دونوں کے لئے یکساں طور پر مفید ہے اور دونوں کو ہضم کرسکتا ہے

سبزی خور جانوروں کا معدہ صرف نباتات ہی ہضم کرسکتا ہے جبکہ گوشت جانوروں کا معدہ گوشت کو ہضم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انسان کا نظامِ ہضم نباتاتی غذا اور گوشت دونوں کو ہضم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ یہ چاہتا کہ ہم صرف نباتاتی غذا ہی کھائیں تو وہ ہمارے نظام ہضم میں دونوں طرح کی غذاؤں کو ہضم کرنے کی صلاحیت کیوں رکھتا؟

vi- ہندوؤں کی مقدس کتب گوشت خوری کی اجازت دیتی ہیں

☆ کئی ایک ہندو ایسے ہیں جو سختی کے ساتھ سبزی خوری پر کاربند ہیں۔ وہ گوشت خوری کو اپنے مذہب کے خلاف گردانتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہندوؤں کی مقدس کتب ان کو گوشت خوری کی اجازت فراہم کرتی ہیں۔ ان کی کتابیں یہ تصدیق کرتی ہیں کہ ہندوؤں کے جوگیوں اور دیگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہبی رہنماؤں نے بھی گوشت خوری کی تھی۔

☆ منوسمروتی (ہندوؤں کی قوانین کی کتاب) کے باب نمبر 5...... آیت نمبر 30 میں درج ہے کہ:۔

"جو گوشت خوری کرتا ہے وہ کچھ بُرائی نہیں کرتا۔
چاہے وہ روزانہ گوشت خوری کیوں نہ کرے کیونکہ
خدا نے کچھ جانور اس لئے پیدا کئے ہیں کہ ان کا
گوشت کھایا جائے"

اگلی آیت یعنی باب نمبر 5...... آیت نمبر 31 میں دوبارہ رقم ہے کہ:۔

"گوشت خوری درست اقدام ہے۔ دیوتاؤں نے
اس کی اجازت فراہم کی ہے"

☆ اس کتاب کے باب نمبر 5...... آیت نمبر 40-39 مزید بیان کرتی ہے کہ:۔

"خدا نے قربانی دینے کیلئے قربانی کے جانور بذات
خود پیدا فرمائے ہیں ...... لہٰذا قربانی کی غرض سے
جانور کو ہلاک کرنا ہلاکت نہیں کہلاتی"۔

(vii) ہندومت دیگر مذاہب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا

اگرچہ ہندوؤں کی مقدس کتب اپنے پیروکاروں کو گوشت خوری کی اجازت فراہم کرتی ہیں لیکن بہت سے ہندوؤں نے محض اس لئے سبزی خوری کو اپنا لیا کہ وہ دیگر مذاہب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے مثلاً بدھ مت ...... جین مت وغیرہ۔ وغیرہ

(viii) نباتات بھی جاندار ہیں

کچھ مذاہب نے محض اس لئے سبزی خوری کا شغل اپنا رکھا ہے کہ وہ جاندار مخلوق کو ہلاک کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی جاندار مخلوق کو ہلاک کئے بنا اپنی زندگی جاری وساری رکھ سکتا ہو تو میں وہ پہلا شخص ثابت ہوگا جو اس طرز زندگی کو اپنائے گا۔ ماضی میں لوگ یہ تصور کرتے تھے کہ نباتات (پودے وغیرہ) بے جان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں اور آج کل یہ ایک عالمگیر حقیقت ہے...... ایک عالمگیر سچائی ہے کہ نباتات (پودے وغیرہ) بھی جاندار ہیں۔ وہ بھی زندگی کے حامل ہیں۔ لہٰذا جو لوگ اس نظریے کے تحت سبزی خوری کرتے ہیں کہ وہ جاندار مخلوق کو ہلاک کرنے کے حق میں نہیں ہیں ان کی یہ منطق اب ناکامی سے دو چار ہو چکی ہے کیونکہ نباتات بھی جاندار ثابت ہو چکے ہیں۔

(ix) پودے بھی درد کا احساس رکھتے ہیں

کچھ لوگ یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں کہ نباتات درد کا احساس نہیں رکھتے۔ وہ درد محسوس نہیں کرتے۔ لہٰذا نباتات کو ہلاک کرنا ایک جانور کو ہلاک کرنے کے مقابلے میں نسبتاً ہلکا جرم ہے۔ لیکن آج سائنس ہمیں یہ بتاتی ہے کہ نباتات بھی درد کا احساس رکھتے ہیں لیکن پودوں کی چیخ و پکار انسانی کان میں نہیں پڑتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانی کانوں کی قوت سماعت ایک خاص حد تک محدود ہے اور اس حد سے کم یا زیادہ کوئی بھی چیز انسانی سماعت سے سننا ناممکن ہوتی ہے۔

امریکہ میں ایک کسان نے اس سلسلے میں تحقیق سرانجام دی۔ اس نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جس کے ذریعے نباتات کی چیخ و پکار سننا ممکن ہوا۔ اس کسان کو فوراً احساس ہو جاتا تھا جب اس کے پودے پانی کیلئے روتے تھے۔ تازہ ترین تحقیق کے ذریعے یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ نباتات خوشی اور غمی دونوں احساسات سے مالا مال ہوتے ہیں اور وہ خوشی بھی محسوس کرتے ہیں اور غم بھی محسوس کرتے ہیں اور یہ رو بھی سکتے ہیں۔

(x) ایک ایسی جاندار مخلوق کو ہلاک کرنا جو دو حواس کم رکھتی ہو کم اہمیت کا حامل جرم نہیں ہے

ایک مرتبہ ایک سبزی خور نے سبزی خوری کے حق میں دلائل دیتے ہوئے یہ کہا کہ نباتات محض دو یا تین حواس کے حامل ہوتے ہیں جبکہ جانور پانچ حواس یعنی حواس خمسہ کے حامل ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایک پودے کو ہلاک کرنا ایک جانور کو ہلاک کرنے سے کمتر جرم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرض کریں کہ آپ کا بھائی پیدائشی گونگا اور بہرہ ہے یعنی اس کے دو حواس کم ہیں۔ دیگر افراد حواس خمسہ یعنی پانچ حواس کے حامل ہوتے ہیں جبکہ ان کے مقابلے میں وہ محض تین حواس کا حامل ہے۔ وہ بڑا ہو جاتا ہے اور کوئی قاتل اس کو قتل کر ڈالتا ہے۔

کیا آپ جج سے یہ کہیں گے کہ وہ آپ کے بھائی کے قاتل کو کم سزا دے کیونکہ آپ کے بھائی کے دو حواس کم تھے؟

درحقیقت آپ یہ کہیں گے کہ اس نے ایک معصوم کی جان لی ہے...... ایک بے گناہ کی جان لی ہے اور جج کو چاہیے کہ وہ قاتل کو سخت سے سخت سزا دے۔

درحقیقت قرآن یہ فرماتا ہے کہ:۔

"اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے"

(القرآن 168:2)

(xi) مویشیوں کی نسل میں اضافہ

اگر ہر ایک انسان سبزی خور ہوتا تو دنیا میں مویشیوں کی نسل میں مویشیوں کی آبادی میں ازحد اضافہ دیکھنے میں آتا۔ اللہ تعالیٰ حکمت والا ہے اور وہ جانتا ہے کہ اپنی مخلوق کے توازن کو کس طرح مناسب طور پر برقرار رکھنا ہے۔ اگر اس نے ہمیں مویشیوں کا گوشت کھانے کی اجازت فراہم فرمائی ہے تو اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہے۔

(xii) چونکہ دنیا کا ہر شخص گوشت خور نہیں لہٰذا گوشت کی قیمتیں اعتدال پر ہیں

اگر کچھ لوگ خالص سبزی خور ہیں تو مجھے ان کے اس عمل پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تاہم انہیں گوشت خوروں کو وحشی ہونے کا طعنہ نہیں دینا چاہیے۔ اگر حقیقت میں تمام ہندوستانی گوشت خور بن جائیں تب موجودہ گوشت خور گھاٹے میں رہیں گے کیونکہ گوشت کی قیمت آسمان سے باتیں کرنے لگ جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(7) جانوروں کو ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ وحشیانہ ہے

سوال:۔

مسلمان کیوں وحشیانہ طریقہ کے ساتھ جانور ذبح کرتے ہیں۔ ان کو اذیت سے دو چار کرتے ہوئے ہلاک کرتے ہیں ...... آہستہ آہستہ اور دردناک طریقہ کار کے تحت؟

جواب:۔

جانوروں کو حلال کرنے کا اسلامی طریقہ ''ذبح'' کہلاتا ہے۔ اس طریقہ کار کو کئی ایک لوگ نشانہ تنقید بناتے ہیں۔

ایسے لوگوں کو درج ذیل نکات کا خصوصی طور پر مطالعہ سرانجام دینا چاہئے جو اسلامی ذبح کو ایک وحشیانہ فعل قرار دیتے ہیں تا کہ ان کو علم ہو سکے کہ ذبح کرنے کا طریقہ کس قدر ہمدردانہ اور سائنسی لحاظ سے بہترین ہے۔

(i) مویشی ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ کار

مویشیوں کو ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ کار درج ذیل شرائط کا متقاضی ہے:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ مویشی کو تیز دھار آلے کے ساتھ ذبح کرنا چاہیے

مویشی کو کسی تیز دھار آلے (چاقو یا چھری) کے ساتھ ذبح کرنا چاہیے اور تیزی اور جلدی کے ساتھ اسے ذبح کرنا چاہیے تاکہ جانور کی تکلیف کو کم سے کم رکھنا ممکن ہو سکے۔

☆ شہ رگ پر چھری چلانی چاہیے

جانور کو ذبح کرتے وقت اس کی شہ رگ پر چھری چلانی چاہیئے۔ اس طرح جانور کی موت جلد واقع ہو جاتی ہے۔

☆ اس کا خون مکمل طور پر بہہ جانے دینا چاہیے

جانور کو ذبح کرنے کے بعد اس کا سر اس کے تن سے جدا کرنے سے پہلے اس کے جسم کے خون کو مکمل طور پر بہہ جانے دینا چاہیئے۔

(ii) خون میں جراثیم اور بیکٹیریا موجود ہوتے ہیں۔

خون میں جراثیم اور بیکٹیریا کے علاوہ دیگر بیماریوں کے جراثیم بھی موجود ہوتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کا مویشیوں کو ذبح کرنے کا طریقہ کار زیادہ بہتر اور مناسب ہے کیونکہ جراثیم کا حامل بہت سا خون جانور کے جسم سے بہہ نکلتا ہے اور یوں جراثیم ضائع ہو جاتا ہے۔

(iii) گوشت تا دیر تازہ رہتا ہے

اسلامی طریقہ کار کے تحت ذبح کئے گئے جانور کا گوشت تادیر تازہ رہتا ہے کیونکہ اس کے گوشت میں دیگر طریقہ کار کے تحت ہلاک کئے گئے جانور کی نسبت بہت کم مقدار میں خون موجود ہوتا ہے۔

(iv) جانور کو درد کا احساس نہیں ہوتا

چونکہ جانور کی شہ رگ پر چھری چلائی جاتی ہے اس لئے اسے درد کا احساس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا۔ ذبح کرتے وقت جانور جو جدوجہد کرتا ہے...... ٹانگیں چلاتا ہے اور تڑپتا دکھائی دیتا ہے...... یہ سب کچھ کسی درد کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ محض اس لئے ہوتا ہے کہ اس کے جسم کی شریانوں سے خون باہر کی جانب بہہ رہا ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(8) گوشت خوری مسلمانوں کو تُند خُو بنا دیتی ہے

سوال:۔

سائنس ہمیں یہ بتاتی ہے کہ کوئی بھی شخص جو کچھ کھاتا ہے وہ سب کچھ اس کے عمل اور کردار پر اثر انداز ہوتا ہے...... کیا اسلام مسلمانوں کو گوشت خوری کی اجازت فراہم کرتا ہے حالانکہ گوشت خوری کی بدولت کوئی شخص سخت اور تُند خُو بن سکتا ہے

جواب:۔

(i) اسلام ان جانوروں کا گوشت کھانے کی اجازت فراہم کرتا ہے جو محض نباتات پر گزارہ کرتے ہیں

میں اس امر سے اتفاق کرتا ہوں کہ کوئی بھی شخص جو کچھ کھاتا ہے وہ سب کچھ اس کے عمل اور کردار پر ضرور اثر انداز ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام گوشت خور درندوں کے گوشت کھانے کی ممانعت فرماتا ہے جیسے شیر' چیتا' ببر شیر وغیرہ۔ وغیرہ کیونکہ یہ جانور وحشی ہوتے ہیں ...... درندے ہوتے ہیں۔ ایسے درندوں کا گوشت کھانے کی بدولت انسان بھی وحشی اور درندہ بن سکتا ہے۔ اسلام محض ان مویشیوں کا گوشت کھانے کی اجازت فراہم کرتا ہے جو نباتات پر گزارہ کرتے ہیں مثلاً گائے' بکری' بھیڑ وغیرہ۔ وغیرہ کیونکہ یہ جانور شریف النفس اور امن پسند ہوتے ہیں۔ چونکہ مسلمان شریف النفس اور امن پسند جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں، لہٰذا مسلمان شریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النفس اور امن پسند ہوتے ہیں اور وحشی پن سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔

(ii) قرآن فرماتا ہے کہ جو کچھ بُرا ہے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے منع فرماتے ہیں

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب
کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے
اپنے پاس توریت اور انجیل میں۔ وہ انہیں بھلائی کا
حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری
چیزیں ان کیلئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان
پر حرام کرے گا" (القرآن 157:7)

☆ "اور جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو"

(القرآن 59:7)

ایک مسلمان کے لئے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کچھ اقسام کے گوشت کھانے سے منع فرماتا ہے اور کچھ اقسام کے گوشت کھانے کی اجازت فراہم کرتا ہے۔

(iii) پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ جن کے تحت درندوں اور دیگر کئی اقسام کے جانوروں کا گوشت کھانے کی ممانعت فرمائی گئی ہے

صحیح بخاری شریف اور صحیح مسلم شریف میں اس موضوع پر کئی ایک احادیث مبارکہ موجود ہیں جن کے تحت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانوروں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے:۔

☆ درندے ...... گوشت خور درندے ...... ان میں شیر' ببر شیر' بھیڑیا' چیتا' بلیاں' کتے وغیرہ شامل ہیں۔

☆ چوہے۔ ...... خرگوش وغیرہ

☆ سانپ وغیرہ

☆ وہ پرندے جو پنجے میں پکڑ کر کھاتے ہیں مثلاً کوے ...... باز ...... اُلو وغیرہ

سائنس نے بھی کوئی ایسا ثبوت پیش نہیں کیا جو یہ ثابت کرتا ہو کہ گوشت خوری انسان کو تند خو اور وحشی بنا دیتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(9) مسلمان کعبہ کی عبادت کرتے ہیں

سوال:۔

جب اسلام بت پرستی کے خلاف ہے تب مسلمان کیوں کعبہ شریف کی عبادت کرتے ہیں اور کعبہ کو کیوں سجدہ کرتے ہیں؟

جواب:۔

کعبہ شریف مسلمانوں کا ''قبلہ'' ہے......یعنی وہ سمت جس کی طرف مسلمان منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگرچہ مسلمان کعبہ شریف کی جانب منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں لیکن وہ کعبہ شریف کی پوجا نہیں کرتے۔ مسلمان اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکتا۔

سورۃ البقرہ میں ارشاد مبارک ہے کہ:۔

> ''ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو''۔
>
> (القرآن 144:2)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(i) اسلام مسلمانوں کے اتحاد کامل پر یقین رکھتا ہے

مثال کے طور پر اگر مسلمان صلوٰۃ (نماز) ادا کرنا چاہتے ہوں تو عین ممکن ہے کہ کچھ مسلمانوں کی یہ خواہش ہو کہ وہ شمال کی جانب منہ کر کے صلوٰۃ ادا کریں جبکہ کچھ مسلمانوں کی یہ خواہش ہو کہ وہ جنوب کی جانب منہ کر کے صلوٰۃ ادا کریں۔ اس لئے ایک حقیقی خدا کی عبادت کرنے کے لئے مسلمانوں کا اتحاد برقرار رکھنے کی غرض سے مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں صلوٰۃ ادا کرنے کے لئے اپنا رخ محض ایک سمت کی جانب موڑ لیں ...... یعنی کعبہ شریف کی جانب موڑ لیں۔

(ii) کعبہ شریف زمین کا مرکز ہے

مسلمانوں کو یہ شرف حاصل ہوا کہ وہ دنیا کا پہلا نقشہ بنائیں۔ اس دوران کعبہ شریف زمین کا مرکز واقع ہوا۔ اس کے بعد مغربی نقشہ نویسوں نے بھی دنیا کا نقشہ بنایا اور الحمدللہ ان کے نقشے کے مطابق بھی کعبہ شریف دنیا کا مرکز ثابت ہوا۔

(iii) طواف کعبہ ایک خدا کو ظاہر کرتا ہے

جب مسلمان مکہ شریف مسجد حرام جاتے ہیں تو وہ کعبہ شریف کا طواف کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل ایک خدا پر ایمان رکھنے اور ایک خدا کی پرستش کرنے کی علامت ہے کیونکہ ہر ایک چکر ایک مرکز رکھتا ہے لہٰذا ایک ہی اللہ تعالیٰ قابل پرستش ہے۔

(iv) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان مبارک

حجر اسود کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:-

> ''میں جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو۔ تم نہ مجھے کوئی نفع پہنچا سکتے ہو اور نہ مجھے کوئی نقصان پہنچا سکتے ہو۔ میں نے اگر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہیں بوسہ نہ دیتا۔"

(V) لوگوں نے کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دی

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لوگوں نے کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان بھی پڑھی ...... نماز کے لئے بلاوا ...... کوئی بھی شخص ان لوگوں سے یہ سوال کر سکتا ہے جو مسلمانوں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ کعبہ شریف کو پوجتے ہیں کہ:۔

"کون بت پرست ایسا ہوگا جو اپنے اس "بت" پر
کھڑا ہو جائے جس کو وہ پوجتا ہے؟"

صلوٰۃ کی نیت

صلوٰۃ ادا کرنے سے پہلے ہر مسلمان ادا کی جانے والی صلوٰۃ کی نیت کرتا ہے۔ فرض کریں ایک مسلمان نماز فجر با جماعت ادا کر رہا ہے تو وہ کچھ اس طرح نیت کرے گا کہ:۔

"میں نیت کرتا ہوں اس نماز کی دو رکعت نماز فرض
واسطے خاص اللہ تعالیٰ کے منہ طرف کعبہ شریف
پیچھے اس امام صاحب کے"

آپ نے دیکھا کہ نیت میں واضح الفاظ میں کہا گیا ہے کہ:۔

"واسطے خاص اللہ تعالیٰ کے"

لہٰذا مسلمان صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کیلئے ادا کرتا ہے نہ کہ کعبہ شریف کیلئے ادا کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(10) غیر مسلموں کی مکہ مکرّمہ میں داخلے پر پابندی

سوال:۔

غیر مسلموں کے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جیسے مقدس شہروں میں داخلے پر کیوں پابندی عائد ہے؟

جواب:۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ غیر مسلموں کے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جیسے مقدس شہروں میں داخلے پر پابندی عائد ہے۔ وہ ان دونوں شہروں میں داخل نہیں ہو سکتے۔

درج ذیل نکات اس پابندی کے پیچھے کارفرما وجہ کی نشاندہی کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔

میں ہندوستان کا شہری ہوں لیکن اس کے باوجود بھی مجھے فوجی چھاؤنی کے علاقے میں داخل ہونے کی اجازت حاصل نہیں ہے۔ ہر ایک ملک میں کچھ ایسے علاقے موجود ہوتے ہیں جہاں پر اس ملک کے عام شہری کو داخل ہونے کی اجازت فراہم نہیں کی جاتی۔ محض وہی شہری جو فوجی ملازم ہو یا وہ شہری جو کسی نہ کسی لحاظ سے ملکی دفاع سے متعلق ہوں ان کو فوجی چھاؤنی میں داخل ہونے کی اجازت ہوتی ہے۔ اسی طرح اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جو کہ پوری دنیا اور پوری انسانیت کے لئے ہے۔ اسلام کی چھاؤنیاں دو مقدس شہر ہیں ...... مکہ اور مدینہ ...... یہاں پر وہی لوگ اسلام کے دفاع سے متعلق ہیں جو اسلام پر یقین رکھتے ہیں یعنی مسلمان ...... لہٰذا محض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو ہی ان شہروں میں داخلے کی اجازت دی گئی ہے۔

اگر کوئی شخص چھاؤنی کے علاقے میں عام شہری کے داخلے پر پابندی پر اعتراض کرے تو اس کا یہ اعتراض غیر منطقی ہوگا۔ اسی طرح غیر مسلموں کے لئے بھی یہ مناسب نہیں کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں غیر مسلموں کے داخلے پر پابندی کے ضمن میں اعتراض کریں۔

(ii) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخلے کا ویزا

☆ جب بھی کوئی شخص کسی غیر ملک کا سفر اختیار کرنا چاہتا ہے تو پہلے اسے حصول ویزا کیلئے درخواست دینی ہوتی ہے...... یعنی اس ملک میں داخل ہونے کی اجازت حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں ہر ایک ملک کے اپنے قوانین ہیں...... اپنی شرائط ہیں...... اپنے اصول ہیں جن کے تحت وہ ویزا جاری کرتے ہیں۔

☆ ایک ایسا ملک جو ویزا جاری کرنے میں انتہائی سختی سے کام لیتا ہے بالخصوص تیسری دنیا کے شہریوں کو...... وہ امریکہ ہے۔ ان کی کئی ایک شرائط اور قوانین ہیں جن پر پورا اترنے کے بعد آپ ویزے کے حصول میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

☆ میں جب سنگاپور کے دورے پر روانہ ہوا تھا تو ان کے ویزا فارم پر یہ درج تھا کہ ان کے ملک میں نشہ آور اشیاء لانے کی سزا موت ہے۔ میں سنگاپور کا دورہ کرنا چاہتا تھا اور مجھے ان کے قوانین کی پابندی کرنا تھی۔ لہٰذا میں یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ سزائے موت ایک وحشیانہ فعل ہے۔ اگر میں ان کی شرائط اور قوانین پر پورا اترتا تب ہی میں ان کے ملک میں داخل ہو سکتا تھا۔

☆ ویزا...... مکہ شریف اور مدینہ شریف جیسے مقدس شہروں میں داخل ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلئے بنیادی شرط یہ ہے کہ ان شہروں میں داخل ہونے والا فرد اپنے ہونٹوں سے یہ کلمات ادا کرے کہ:۔

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

جس کا مطلب یہ ہے کہ:۔

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(11) سؤر کی حرمت

سوال:۔

اسلام میں سور کا گوشت کیوں حرام قرار دیا گیا ہے؟

جواب:۔

یہ ایک جانی پہچانی حقیقت ہے کہ اسلام میں سور کا گوشت حرام ہے...... کیوں حرام ہے؟ درج ذیل نکات اس کے حرام قرار دیے جانے کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے۔

(i) قرآن پاک نے سور کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے

قرآن پاک نے کم از کم چار مقامات پر سور کے گوشت کو ممنوعہ قرار دیا ہے۔ یہ درج ذیل آیات کے تحت ممنوعہ قرار فرمایا گیا ہے:۔

☆ 117 : 2

☆ 3 : 5

☆ 145 : 6

☆ 115 : 16

"تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت"

(القرآن 3:5)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سور کا گوشت کیوں حرام ہے؟ ایک مسلمان کو مطمئن کرنے کیلئے قرآن پاک کی درج بالا آیات ہی کافی ہیں۔

(ii) سور کا گوشت بائیبل نے بھی حرام قرار دیا ہے

ایک عیسائی بھی اپنی مذہبی کتاب سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بائیبل بھی سور کے گوشت کے استعمال سے منع کرتی ہے۔

(iii) سور کے گوشت کا استعمال کئی ایک بیماریوں کا سبب بنتا ہے

سور کا گوشت کم از کم 70 مختلف بیماریوں کا باعث ثابت ہو سکتا ہے۔ ان میں سے کئی بیماریاں ایسی ہیں جن کی بدولت انسان اپنی یاد داشت سے محروم ہو سکتا ہے۔ اپنی بینائی سے محروم ہو سکتا ہے۔ دل کے دورے کا شکار ہو سکتا ہے۔ جگر کی تباہی کو گلے لگا سکتا ہے۔

ایک غلط فہمی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ اگر سور کے گوشت کو اچھی طرح پکا لیا جائے تو یہ مختلف اقسام کی بیماریاں پھیلانے والے جراثیموں سے پاک ہو سکتا ہے۔ لیکن تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ اس کے گوشت میں شامل جراثیم اسے پکانے کے عام درجہ حرارت کے تحت نہیں مرتے۔

(iv) سور کے گوشت میں زائد چربی پائی جاتی ہے

سور کا گوشت زائد چربی کا حامل ہوتا ہے۔ یہ چربی انسانی جسم کی شریانوں میں جمع ہو جاتی ہے اور بلند فشار خون (ہائی بلڈ پریشر) اور دل کے دورے کا باعث ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ ایک حیران کن امر نہیں ہے کہ امریکہ میں 50 فیصد امریکی بلند فشار خون کے مرض میں مبتلا ہیں۔

(v) سور ایک گندہ ترین جانور ہے

سور روئے زمین کا گندہ ترین جانور ہے۔ دیہاتوں میں جدید بیت الخلاء کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سہولتیں موجود نہیں ہوتیں۔ دیہاتوں کے لوگ رفع حاجت کیلئے جنگل کا رخ کرتے ہیں اور ان لوگوں کا فضلہ اکثر سور چٹ کر جاتے ہیں۔

کچھ لوگ یہ دلیل پیش کر سکتے ہیں کہ ترقی یافتہ ممالک میں مثلاً آسٹریلیا وغیرہ میں جو سور پالے جاتے ہیں اور ان کو صاف ستھری غذا اور صاف ستھرا ماحول فراہم کیا جاتا ہے۔

اگرچہ ان کو صاف ستھرا ماحول اور صاف ستھری خوراک فراہم کی جاتی ہے لیکن ان تمام باتوں کے باوجود بھی ان کو اکٹھا رکھا جاتا ہے۔ چونکہ یہ جانور فطری طور پر ایک گندہ جانور واقع ہوا ہے لہٰذا اس سے بعید نہیں کہ یہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا فضلہ ہی چٹ کر جاتا ہو۔

(vi) سور ایک بے شرم ترین جانور ہے

سور روئے زمین پر ایک بے شرم ترین جانور ہے۔ یہ واحد جانور جو اپنے دوستوں کو یہ دعوت دیتا ہے کہ وہ اس کی مؤنث کے ساتھ جنسی فعل سرانجام دیں۔

امریکہ میں بہت سے لوگ سور کا گوشت بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ وہاں پر اکثر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ڈانس پارٹیوں کے بعد وہ اپنی بیویاں ایک دوسرے کے ساتھ تبدیل کر لیتے ہیں یعنی وہ کچھ اس قسم کا پروگرام طے کرتے ہیں کہ:۔

"تم میری بیوی کے ساتھ ہم بستری کرو اور میں
تمہاری بیوی کے ساتھ ہم بستری کروں گا"

جو بھی سور کھائے گا وہ سور جیسا ہی عمل سرانجام دے گا۔ اس کے کرتوت بھی سور جیسے ہی ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(12) شراب کے استعمال کی ممانعت

سوال:۔

اسلام میں الکحل (شراب) کے استعمال کی کیوں ممانعت ہے؟

جواب:۔

شراب عرصہ قدیم سے انسانی معاشرے کے لئے ایک ناسور بنی رہی ہے۔ اس نے بنی نوع انسانوں کی زندگیوں سے کھیلنے کا اپنا شغل ہنوز جاری رکھا ہوا ہے۔ اس نے دنیا بھر کے کروڑوں انسانوں کی زندگیوں کو قابل رحم بنا کر رکھ دیا ہے۔ معاشرے کو درپیش کئی ایک مسائل کی بنیادی وجہ شراب ہی ہے۔ جرائم کے اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ کئی ایک جرائم کی بنیادی وجہ الکحل ہے۔ اس نے ذہنی بیماریوں کو عروج پر پہنچا دیا ہے اور اس کی بدولت لاکھوں گھرانے تباہی و بربادی کا شکار ہو چکے ہیں۔ دنیا بھر میں لاکھوں گھرانے اس کی وجہ سے ٹوٹ چکے ہیں۔ یہ تو چند ایک مثالیں ہیں جو پیش کی گئی ہیں وگرنہ شراب کی تباہ کاریاں اور اس کی تباہ و برباد کر دینے کی قوت اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔

(i) قرآن پاک میں شراب کی ممانعت

قرآن پاک کی درج ذیل آیت کریمہ میں الکحل کی ممانعت فرمائی گئی ہے:۔

"اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناپاک ہی ہیں۔ شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا
کہ تم فلاح پاؤ۔
(القرآن 5:90)

(ii) بائبل میں بھی شراب کی ممانعت پائی جاتی ہے

بائبل بھی شراب کے استعمال کی ممانعت کرتی ہے۔
"اور شراب نوشی سے پرہیز کرو۔"

(iii) شراب مزاحمت سرانجام دینے والے مرکز میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے

انسان کے دماغ میں ایک مزاحمت سرانجام دینے والا مرکز موجود ہوتا ہے۔ یہ مرکز کسی شخص کو وہ حرکات سرانجام دینے سے روکتا ہے جو حرکات غلط ہوتی ہیں۔

مثال کے طور پر عام حالات میں اگر کوئی شخص اپنے بڑوں یا اپنے والدین سے مخاطب ہو تو وہ گستاخانہ زبان استعمال نہیں کرتا۔

اگر کسی شخص کو رفع حاجت کی ضرورت ہو تو یہ مرکز اسے لوگوں کے مجمعے میں رفع حاجت سے باز رکھتا ہے لہٰذا وہ لیٹرین کا رخ کرتا ہے۔

جب کوئی شخص شراب کا استعمال کرتا ہے تو اس کے دماغ کا مزاحمت سرانجام دینے والا مرکز بذات خود رکاوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شراب نوشی کے باعث ایک شخص ایسی حرکتیں سرانجام دیتا ہے جو عام حالات میں اس کے اخلاق کا حصہ نہیں ہوتیں۔

مثال کے طور پر ایک شرابی شخص اپنے والدین کے سامنے گستاخانہ زبان استعمال کرتا ہے لیکن اپنی غلطی کا قطعاً احساس نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ بہت سے شرابی اپنے کپڑوں میں ہی پیشاب کر دیتے ہیں۔ شراب نوشی کے بعد وہ نہ تو مناسب طور پر گفتگو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر سکتے ہیں اور نہ ہی مناسب طور پر چل سکتے ہیں۔ اور وہ بداخلاقی کے مرتکب بھی ہوتے ہیں۔

(iv) عورتوں کی بے حرمتی کی وارداتیں زیادہ تر شرابی سرانجام دیتے ہیں

امریکہ میں جرائم کا سروے سرانجام دینے والے قومی بیورو کی ایک رپورٹ کے مطابق 1996ء میں امریکہ میں عورتوں کی بے حرمتی کی روزانہ 2,713 وارداتیں ہوتی تھیں۔ شماریات ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ان وارداتوں میں ملوث افراد کی اکثریت واردات سرانجام دیتے وقت شراب کے نشے میں چور ہوتی تھی۔ عورتوں کو چھیڑنے کے عمل میں بھی زیادہ تر یہی شراب نوش حضرات ہی ملوث پائے گئے تھے۔

(v) کوئی بھی شرابی آغاز میں عادی شراب نوش نہیں ہوتا

بہت سے لوگ کچھ شرابیوں کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ وہ عادی شراب نوش نہیں ہیں۔ وہ محض ایک یا دو جام پیتے ہیں اور اپنے ہوش وحواس میں رہتے ہیں۔ لہٰذا وہ شراب کے نشے کی بھینٹ نہیں چڑھتے۔ تحقیقات سے یہ بات منظر عام پر آئی ہے کہ عادی شراب نوش بھی اپنی شراب نوشی کے آغاز میں ایک یا دو جام پر ہی اکتفا کرتے تھے۔ کوئی بھی شرابی آغاز میں بلا کا شراب نوش نہیں ہوتا بلکہ آہستہ آہستہ اس درجے پر فائز ہوتا ہے۔ کوئی بھی شرابی خواہ وہ شراب کے محض ایک یا دو جام ہی کیوں نہ پیتا ہو دعویٰ کے ساتھ یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ شراب نوشی کے سالہا سال کے دوران وہ کبھی اپنے حواس سے باہر نہیں ہوا۔

(vi) اگر کوئی شرابی شراب کے نشے میں کوئی غلط حرت کر بیٹھے تو اس کا یہ عمل زندگی بھر اسے پشیمان کرتا رہے گا

فرض کریں کہ ایک شرابی شراب کے نشے کے تحت اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے اور کسی غلط حرکت کا مرتکب ہو جاتا ہے...... فرض کریں کہ وہ کسی عورت کی بے حرمتی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرتکب ٹھہرتا ہے۔ اگرچہ بعد میں وہ اپنے اس عمل پر کتنا ہی افسوس کیوں نہ کرے لیکن شراب نوشی کی لعنت سے بچے ہوئے لوگ اس کے اس جرم کو تا زندگی اس کیلئے ایک طعنہ بنا دیں گے اور وہ وہ یہ طعنے سن سن کر پریشان اور پشیمان ہوتا رہے گا اور یہ پریشانی اور پشیمانی تمام زندگی اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔

(vii) احادیث مبارکہ نے بھی شراب کے استعمال کی ممانعت فرمائی ہے

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

☆ شراب تمام تر برائیوں کی جڑ ہے اور یہ تمام تر برائیوں سے شرمناک برائی ہے۔

☆ کسی بھی نشہ آور چیز کا استعمال حرام ہے خواہ وہ کم مقدار میں ہی کیوں نہ استعمال کی جائے۔

لہٰذا زیادہ یا کم استعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

☆ نہ صرف شراب پینے والے پر اللہ کی لعنت بلکہ بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر اس کے کاروبار کے ساتھ منسلک افراد پر بھی اللہ کی لعنت"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"دس اقسام کے حامل ایسے افراد پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے جو شراب کے دھندے میں ملوث پائے جاتے ہیں"۔

یہ دس اقسام کے حامل افراد درج ذیل ہیں۔

☆ وہ جو شراب کشید کرتا ہے۔

☆ وہ جس کیلئے شراب کشید کی جائے۔

☆ وہ جو اس شراب کو پیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ وہ جو اس شراب کی نقل وحمل سرانجام دیتا ہے۔

☆ وہ جس کے لئے یہ شراب لائی جائے۔

☆ وہ جو اس شراب سے تواضع کرتا ہے۔

☆ وہ جو اس شراب کو فروخت کرتا ہے۔

☆ وہ جو اس شراب سے حاصل ہونے والی آمدنی اپنے تصرف میں لاتا ہے۔

☆ وہ جو اس شراب کو خریدتا ہے۔

☆ وہ جو اس شراب کو کسی دوسرے کے لئے خریدتا ہے۔

(viii) شراب نوشی بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔

کئی ایک سائنسی وجوہات ایسی ہیں جن کی بدولت شراب نوشی کی ممانعت درست قرار پاتی ہے۔ دنیا میں زیادہ تر اموات کا سبب شراب نوشی بنتی ہے۔ سال بھر میں دنیا بھر میں لاکھوں لوگ محض شراب نوشی کی بنا پر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ میں شراب نوشی کے مضر اثرات کی تفصیل میں جانا پسند نہیں کروں گا کیونکہ مجھے اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے لیکن اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ شراب نوشی بے شمار بیماریوں کا باعث ثابت ہوتی ہے۔

(ix) شراب نوشی ایک ”بیماری“ ہے

ڈاکٹروں نے شراب نوش حضرات کیلئے اعتدال پسند رویے کا استعمال کرتے ہوئے شراب نوشی کو ایک نشے کی علت کی بجائے ایک بیماری قرار دیا ہے۔

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن نے ایک پمفلٹ شائع کیا کہ:۔

اگر شراب ایک بیماری ہے ...... تو یہ وہ واحد بیماری

ہے جو:۔

☆ بوتلوں میں فروخت ہوتی ہے۔

☆ اس کی تشہیر اخبارات ...... رسائل ...... ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر ہوتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

☆ اس کے لائسنس اس کے پھیلاؤ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
☆ یہ حکومت کیلئے ٹیکس مہیا کرتی ہے۔
☆ ہائی وے (شاہراہوں) پر عبرت ناک اموات کا باعث بنتی ہے۔
☆ گھریلو زندگی کا ستیاناس کر کے رکھ دیتی ہے اور جرائم میں اضافہ کرتی ہے۔
☆ یہ بیماری جراثیموں یا وائرس سے نہیں پھیلتی۔

شراب نوشی ایک بیماری نہیں ہے
بلکہ یہ ایک شیطانی کام ہے

اللہ تعالیٰ بڑا حکمت والا ہے۔ اس نے ہمیں شیطان کے ہتھکنڈوں سے خبردار فرمایا ہے۔ اسلام دین فطرت کہلاتا ہے۔ یا انسان کا فطری مذہب کہلاتا ہے۔ اس کے تمام تر احکامات انسان کی فطری حالت کو محفوظ بنانے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ شراب انسان کو اس کی فطری حالت سے دست بردار کر دیتی ہے۔ یہ نہ صرف افراد بلکہ معاشرے کیلئے بھی تباہی کا باعث ثابت ہوتی ہے۔ یہ آدمی کو اس قدر پست کر دیتی ہے کہ وہ حیوان کی سطح سے بھی نیچے چلا جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام میں شراب نوشی (الکحل کے استعمال) کی ممانعت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(13) شہادت (گواہی) میں برابری

سوال:۔

دو عورتوں کی گواہی کیوں ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے؟

جواب:۔

(i) دو عورتوں کی گواہی ہمیشہ ایک مرد کی گواہی کے برابر تصور نہیں کی جاتی

قرآن پاک میں کم از کم تین آیات ایسی موجود ہیں جن میں گواہی (شہادت) کا ذکر مرد یا عورت کی تخصیص کے بغیر کیا گیا ہے۔

☆ جب وراثت کی وصیت کا معاملہ ہو تب بطور گواہ دو افراد کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔

سورۃ مائدہ ...... سورۃ نمبر 5...... آیت نمبر 106 میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

> "اے ایمان والو تمہاری آپس کی گواہی تم میں کسی کو موت آئے وصیت کرتے وقت تم میں کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے" (القرآن 106:5)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ طلاق کے معاملے میں فرمایا گیا ہے کہ:۔

"اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کر لو اور اللہ کے لئے گواہی قائم کرو"

(القرآن 2:65)

☆ عورت پر تہمت لگانے کے معاملے میں چار گواہوں کی ضرورت در پیش ہوتی ہے۔

"اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنے کیلئے نہ لائیں تو انہیں 80 کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں"۔

(ii) محض مالی معاملات میں دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے

یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہمیشہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر تسلیم کی جاتی ہے۔ ایسا محض چند مواقع پر ہی کیا جاتا ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر تسلیم کی جاتی ہے۔

قرآن پاک میں تقریباً پانچ آیات مبارکہ ایسی ہیں جن میں گواہی کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے مرد اور عورت میں کوئی فرق روا نہیں رکھا گیا ہے۔

قرآن پاک میں محض ایک آیت ایسی موجود ہے جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے۔

یہ آیت سورۃ البقرہ ...... سورۃ نمبر 2 کی آیت نمبر 282 ہے۔ یہ قرآن پاک کی ایک طویل ترین آیت ہے اور یہ مالی معاملات سے متعلق ہے۔ اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ:۔

"اے ایمان والو جب تم ایک مقررہ مدت تک کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو......

اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ کرو۔ پھر اگر دو
مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں۔ ایسے گواہ جن
کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو
اس ایک کو دوسری یاد دلا دے۔

(القرآن 282:2)

قرآن پاک کی یہ آیت محض مالی معاملات سے متعلق ہے۔ ایسی صورت میں یہ نصیحت کی گئی ہے کہ ایک تحریری معاہدہ سرانجام دیا جائے جو دونوں فریقین کے درمیان طے پائے اور دو گواہ اس میں ڈالے جائیں اور ترجیحاً یہ گواہ مرد ہونے چاہئیں۔ اگر دو مرد گواہ دستیاب نہ ہوں تب ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بناؤ۔

مثال کے طور پر ایک شخص کسی مخصوص نوعیت کی بیماری کی وجہ سے اپنا آپریشن کروانا چاہتا ہے۔ وہ اپنے علاج کی تصدیق کیلئے یہ مناسب سمجھے گا کہ دو قابل سرجنوں کی رائے حاصل کرے۔ اگر صورت حال کچھ اس طرح ہو کہ اس کو دو قابل سرجن دستیاب نہ ہوں تو اس کی دوسری ترجیح یہ ہو گی کہ ایک سرجن اور دو ایم بی بی ایس ڈاکٹروں کی رائے لی جائے۔

اسی طرح مالی معاملات کے ضمن میں دو مردوں کو ترجیح دی گئی ہے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ جو مرد گواہ بنیں وہ اس خاندان سے متعلق ہوں۔ چونکہ مالی ذمہ داریاں اسلام نے مردوں کے کندھوں پر ڈالی ہیں اس لئے اسلام مردوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ مالی امور میں عورتوں کے مقابلے میں زیادہ مہارت کے حامل ہوں گے۔

دوسری ترجیح کے طور پر گواہوں میں ایک مرد اور دو عورتیں شامل ہو سکتی ہیں تاکہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری عورت اسے یاد کروا دے۔ قرآن پاک میں جو عربی لفظ استعمال ہوا ہے وہ تَضِلَّ (Tazil) ہے جس کا مطلب ہے بھول جانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ محض مالی معاملات ہی وہ معاملات ہیں جن میں دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر تصور کی جاتی ہے۔

(iii) قتل کے مقدمے میں بھی دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر تصور کی جاتی ہے

تاہم کچھ مذہبی مفکرین اس نقطہءِ نظر کے حامل ہیں کہ نسوانی کردار مقدمہ قتل کی گواہی پر اثر انداز ہو سکتا ہے کیونکہ ایسے معاملات میں ایک عورت ایک مرد کے مقابلے میں زیادہ خوفزدہ اور دہشت زدہ ہو جاتی ہے۔ اپنی جذباتی نوعیت کے تحت وہ پریشان بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے کچھ قانون دان اس نقطہ نظر کے حامل ہیں کہ قتل کے مقدمات کے ضمن میں بھی دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر تصور کی جائے۔ دیگر تمام تر معاملات کے ضمن میں ایک عورت کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر تصور کی جاتی ہے۔

(iv) قرآن پاک واضح طور پر بیان فرماتا ہے کہ ایک عورت کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے

کچھ اسلامی مفکرین ایسے بھی ہیں جو اس نکتہ نظر کے حامل ہیں کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہونے کا قانون تمام تر معاملات پر لاگو کیا جانا چاہیے۔ لیکن اس نکتہ نظر پر محض اس لئے اتفاق رائے پیدا نہ ہو سکا کیونکہ قرآن پاک کی ایک مخصوص آیت ایک عورت کی گواہی کو ایک مرد کی گواہی کے برابر قرار دیتی ہے۔ یہ آیت سورۃ نور...... سورۃ نمبر 24 کی آیت نمبر 6 ہے۔ جس میں فرمایا گیا ہے کہ:۔

"اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے
پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی
گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کہ وہ سچا ہے اور عورت بھی اللہ کا نام لے کر
چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے۔"
(القرآن 6:24)

(v) حضرت عائشہ (اللہ آپ پر راضی ہو) کی شہادت (گواہی) ہی کسی حدیث مبارکہ کو تسلیم کرنے کے لئے کافی ہے

حضرت عائشہ (اللہ آپ پر راضی ہو) ہمارے پیارے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ نے کم از کم 2220 احادیث مبارکہ بیان فرمائی ہیں جو کہ محض ان کی تنہا شہادت کی بنیاد پر ہی درست تسلیم کی گئی ہیں۔ یہ اس امر کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے کہ ایک عورت کی گواہی بھی قابل قبول ہو سکتی ہے۔

بہت سے قانونی مفکرین اس امر پر متفق ہیں کہ چاند نظر آنے یا نظر نہ آنے کے سلسلے میں محض ایک ہی عورت کی شہادت کافی ہوتی ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون کیلئے محض ایک ہی عورت کی شہادت کافی ہے ......یعنی روزے اور تمام تر مسلم برادری عورتیں اور مرد اس کی شہادت قبول کرنے پر آمادہ ہیں!

کچھ قانون دان یہ بھی کہتے ہیں کہ رمضان کا چاند شروع ہونے کیلئے ایک شہادت ہی کافی ہے جبکہ رمضان کے اختتام کیلئے دو شہادتیں درکار ہوں گی اور اس امر سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ شہادت دینے والے خواہ مرد ہوں یا عورتیں ہوں

(vi) کچھ معاملات میں عورتوں کی شہادت (گواہی) کو ترجیح دی جاتی ہے

کچھ مواقع ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے تحت محض عورتوں کی شہادت ہی قبول کی جاتی جبکہ مردوں کی شہادت قبول نہیں کی جاتی۔ مثال کے طور پر عورت کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنازے کا غسل ...... اس سلسلے میں عورت کی شہادت قبول کی جائے گی۔

مالی معاملات میں مرد اور عورت کی شہادت (گواہی) میں جو عدم برابری پائی جاتی ہے وہ دونوں کی جنسوں میں عدم برابری کی بنیاد پر نہیں ہے۔ یہ محض اس لئے ہے کہ اسلام نے عورتوں اور مردوں کو معاشرے میں مختلف نوعیت اور مختلف کردار سونپے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(14) وراثت

سوال:۔

اسلامی قوانین کے تحت وراثت میں عورت کا حصہ مرد کے حصے کے نصف کے برابر کیوں مقرر کیا گیا ہے؟

جواب:۔

(i) وراثت کے بارے میں قرآن پاک کا فرمان مبارک

قرآن پاک وراثت کی تقسیم کے سلسلے میں مخصوص اور مفصل رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ وراثت کی تقسیم وارثوں میں کس طرح عمل میں لائی جائے۔

قرآن پاک کی جو آیات وراثت کے سلسلے میں رہنمائی فراہم کرتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

- ☆ سورۃ البقرہ ...... سورۃ نمبر 2 ...... آیت نمبر 180
- ☆ سورۃ البقرہ ...... سورۃ نمبر 2 ...... آیت نمبر 240
- ☆ سورۃ النساء ...... سورۃ نمبر 4 ...... آیت نمبر 7 تا 9
- ☆ سورۃ النساء ...... سورۃ نمبر 4 ...... آیت نمبر 33
- ☆ سورۃ النساء ...... سورۃ نمبر 4 ...... آیت نمبر 19
- ☆ سورۃ مائدہ ...... سورۃ نمبر 5 ...... آیت نمبر 106 تا 108

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ii) میت کے رشتہ داروں کے لئے وراثت کی مخصوص تقسیم

قرآن پاک میں تین آیات ایسی ہیں جو کہ میت کے نزدیکی رشتہ داروں کے وراثت میں حصّے کے بارے میں بیان فرماتی ہیں۔ وہ آیات درج ذیل ہیں:۔

☆ سورۃ النساء......سورۃ نمبر 4......آیات نمبر 11-12-176

"اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں۔ بیٹے کا حصّہ دو بیٹیوں برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکے کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا۔

اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکے سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو۔ پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی۔ پھر اگر اس کے کوئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے۔ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا۔ یہ حصّہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔"

☆ "اور تمہاری بیبیاں جو چھوڑ جائیں ان میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو۔ پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکے میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دین نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو۔ پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا۔ پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زائد ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں میت کی وصیت اور دین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو۔ یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔"

(القرآن 4:11-12)

☆ "اے محبوبؐ تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہے تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہو گا اگر بہن کی اولاد نہ ہو۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر۔ اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے"

(القرآن 4:176)

(iii) وراثت میں ایک مرد کو عورت سے دو گنا حصہ اس لئے ملتا ہے کہ وہ خاندان کو مالی سہارا فراہم کرتا ہے

اسلام میں عورت پر کوئی مالی ذمہ داری عائد نہیں کی گئی اور مالی ذمہ داریوں کا بوجھ مرد کے کندھوں پر ڈالا ہے۔ جب تک کسی عورت کی شادی نہیں ہو جاتی اس وقت تک اس کے باپ اور بھائی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے کھانے پینے، رہنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سہنے' کپڑوں وغیرہ کا خرچہ برداشت کرنے کے علاوہ اس کی دیگر مالی ضروریات کی کفالت بھی کریں۔

جب عورت کی شادی ہو جاتی ہے تب یہی ذمہ داری اس کے خاوند یا بیٹے پر عائد ہو جاتی ہے۔ اسلام نے یہ ذمہ داری مرد پر عائد کی ہے کہ وہ اپنے خاندان کی مالی ضروریات کی کفالت کرے۔ چونکہ مرد نے مالی ذمہ داری سرانجام دینا ہوتی ہے لہٰذا مرد کو وراثت میں عورت سے دوگنا حصہ ملتا ہے۔

مثال کے طور پر ایک شخص اپنے ترکہ میں ایک لاکھ پچاس ہزار روپے چھوڑتا ہے اور اس کے دو بچے ہیں۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ اس کے ترکے میں سے ایک لاکھ روپے لڑکے کے حصے میں آئے گا جبکہ پچاس ہزار روپے لڑکی کے حصے میں آئیں گے۔ لڑکے کے حصے میں باپ کے ترکے میں سے ایک لاکھ روپے کی جو رقم آئے گی تو اسے یہ رقم خاندان کی مالی ضروریات کی تکمیل کے لئے خرچ کرنا ہوگی کیونکہ یہ اس کی ذمہ داری بنتی ہے۔ ممکن ہے اس کی تمام رقم خاندان کی مالی ضروریات کی تکمیل میں خرچ ہو جائے یا پھر فرض کریں اسی ہزار روپے اس مد میں خرچ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اس کے پاس ترکہ کی ایک قلیل مقدار باقی بچے گی۔ اگر تمام رقم اس میں خرچ ہو گئی تب اس کے پاس ترکہ کی کوئی رقم نہ بچے گی۔

دوسری طرف لڑکی جس کے حصے میں ترکہ کی پچاس ہزار روپے کی رقم آئی ہے اس کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اس رقم میں سے ایک پائی بھی خاندان کی مالی ضروریات کی تکمیل کیلئے خرچ کرے۔ وہ تمام تر رقم اپنے ذاتی استعمال کیلئے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ کیا آپ یہ پسند کریں گے کہ آپ کے حصے میں ترکہ میں ایک لاکھ روپے آئے جس میں سے اسی ہزار روپے آپ خاندان کی مالی ضروریات کی تکمیل کی مد میں خرچ کر دیں یا آپ یہ پسند کریں گے کہ آپ کے حصے میں ترکہ میں سے پچاس ہزار روپے آئیں جو تمام کے تمام آپ کے ذاتی تصرف میں رہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(15) کیا قرآن کلامِ خداوندی ہے؟

سوال:۔

آپ کیسے ثابت کر سکتے ہیں کہ قرآن واقعی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے؟

جواب:۔

اِس سوال کے تفصیلی جواب کے لیے میری کتاب ''کیا قرآن کلامِ الٰہی ہے'' ملاحظہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(16) زندگی بعد از موت ...... آخرت کی زندگی

سوال:۔

آپ ابدی زندگی کی موجودگی کو کس طرح ثابت کریں گے ...... یعنی زندگی بعد از موت کو کس طرح ثابت کریں گے؟

جواب:۔

(i) آخرت کی زندگی پر ایمان ایک اندھا اعتقاد نہیں ہے

اکثر لوگ یہ سوچتے ہیں کہ وہ لوگ جو آخرت کی زندگی پر ایمان رکھتے ہیں وہ ایک اندھے اعتقاد کی بنا پر ایسا کرتے ہیں۔ لوگ یہ بھی سوچتے ہیں کہ ایک سائنسی اور منطقی مزاج رکھنے والا شخص کیسے آخرت کی زندگی پر یقین رکھ سکتا ہے۔

میرا ایمان ہے کہ آخرت کی زندگی منطقی دلائل پر بنیاد رکھتی ہے۔

(ii) آخرت کی زندگی ایک منطقی اعتقاد ہے

قرآن پاک میں ایک ہزار سے زائد ایسی آیات مبارکہ ہیں جو سائنسی حقائق کی حامل ہیں (میری کتاب قرآن اور جدید سائنس کا مطالعہ کیجیے) قرآن پاک میں بیان فرمائے گئے بہت سے حقائق دریافت کیے جا چکے ہیں اور ان کی دریافت گزشتہ چند صدیوں کے دوران عمل میں آئی ہے۔ لیکن سائنس ابھی اپنی ترقی کی اس منزل تک نہیں پہنچی کہ قرآن پاک کے ہر ایک فرمان مبارک کی تصدیق کر سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک میں جو کچھ فرمایا گیا ہے فرض کریں کہ اس کا 80 فیصد حصّہ 100 فیصد درست ثابت ہو چکا ہے اور بقایا 20 فیصد کے معاملے میں سائنس ابھی تک خاموش ہے کیونکہ سائنس ابھی اپنی ترقی کی اس منزل تک نہیں پہنچ پائی کہ وہ ان حقائق کو تسلیم کر سکے یا مسترد کر سکے۔ اپنے محدود علم کے مطابق جو اس وقت ہمیں حاصل ہے ہم یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس 20 فیصد حصّے میں سے ایک فیصد یا قرآن پاک کی ایک آیت بھی غلط ثابت ہو سکتی ہے۔ لہٰذا جب قرآن پاک کا 80 فیصد حصّہ بالکل درست ثابت ہو چکا ہے اور بقایا 20 فیصد حصّہ بھی مسترد نہیں کیا گیا لہٰذا منطق یہ کہتی ہے کہ بقایا 20 فیصد حصّہ بھی سو فیصد درست ہے۔ آخرت کی زندگی کی موجودگی کا ذکر بھی قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے اور یہ ذکر قرآن پاک کے اس حصّے میں پایا جاتا ہے جس کے بارے میں میری منطق کہتی ہے کہ وہ بھی درست ہے۔

(iii) امن و سلامتی اور انسانی اقدار کا نظریہ آخرت کے نظریے کی عدم موجودگی میں بے سود ہے

ایک نارمل اور اعتدال پسند انسان یہی کہے گا کہ ڈاکہ زنی ایک بُرا عمل ہے۔ یہ ایک بدی ہے...... برائی ہے۔ گناہ ہے۔

ایک ایسا شخص جو آخرت کی زندگی پر ایمان نہ رکھتا ہو وہ ایک طاقت ور اور بااثر مجرم کو کیسے قائل کر سکے گا کہ ڈاکہ زنی ایک برائی ہے...... ایک بدی ہے؟

فرض کیا کہ میں دنیا بھر کا ایک طاقت ور ترین اور بااثر ترین مجرم واقع ہوا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ایک ذہین اور منطقی شخص بھی واقع ہوا ہوں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ڈاکہ زنی ایک اچھا فعل نہیں ہے لیکن اس کی بدولت میں ایک پر آسائش زندگی بسر کرتا ہوں۔ لہٰذا ڈاکہ زنی میرے لئے ایک بہترین فعل ہے۔

اگر کوئی شخص ایک بھی منطقی دلیل میرے سامنے پیش کر دے جو مجھے یہ باور کروائے کہ ڈاکہ زنی کیوں میرے لئے ایک بُرا فعل ہے تو میں فوری طور پر ڈاکہ زنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترک کر دوں گا۔

لوگ عام طور پر درج ذیل دلائل پیش کرتے ہیں:۔

☆ جو شخص ڈاکہ زنی کا نشانہ بنایا گیا وہ مشکلات کا شکار ہوتا ہے

کچھ لوگ یہ دلیل پیش کر سکتے ہیں کہ جس شخص کو ڈاکہ زنی کا نشانہ بنایا گیا وہ مشکلات کا شکار ہوتا ہے۔ یقیناً میں اس امر کے ساتھ متفق ہوں کہ جس شخص کو ڈاکہ زنی کا نشانہ بنایا گیا ہے وہ ضرور مشکلات کا شکار ہو گا۔ لیکن یہ فعل میرے لئے تو سودمند ہے۔ اگر مجھے اس واردات میں ایک ہزار ڈالر ہاتھ لگے ہیں تو میں ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں بہترین کھانے سے لطف اندوز ہو سکتا ہوں۔

☆ تمہیں بھی کوئی اپنی لوٹ مار کا شکار بنا سکتا ہے

کچھ لوگ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ کسی نہ کسی روز میں بھی ضرور ڈاکہ زنی کی واردات کا نشانہ بنوں گا...... کبھی نہ کبھی مجھے بھی لوٹ مار کا شکار بنایا جا سکتا ہے۔ مجھے کوئی بھی کسی بھی واردات کا نشانہ نہیں بنا سکتا کیونکہ میں ایک بااثر مجرم ہوں اور میرے سینکڑوں محافظ بھی موجود ہیں۔ میں کسی بھی فرد کو ڈاکہ زنی کا نشانہ بنا سکتا ہوں لیکن مجھے کوئی شخص بھی اپنا نشانہ نہیں بنا سکتا۔ اگرچہ ڈاکہ زنی ایک عام آدمی کے لئے ایک خطرناک کھیل ثابت ہو سکتا ہے لیکن میرے جیسے بااثر شخص کیلئے یہ کھیل ہرگز خطرناک ثابت نہیں ہو سکتا۔

☆ پولیس تمہیں گرفتار بھی کر سکتی ہے

کچھ لوگ یہ بھی دلیل پیش کر سکتے ہیں کہ اگر تم ڈاکہ زنی سے باز نہ آئے تو پولیس تمہیں گرفتار بھی کر سکتی ہے۔ پولیس مجھے گرفتار نہیں کر سکتی کیونکہ میں پولیس کو ان کا حصہ بخوبی پہنچاتا ہوں۔ وہ میری نمک خوار ہے۔ بڑے بڑے وزیر بھی میرے نمک خوار ہیں۔ میں ان کی جیبیں بھی بھرتا رہتا ہوں۔ میں یہ مانتا ہوں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر ایک عام آدمی ڈاکہ زنی کی وارداتوں میں ملوث ہو تو وہ ضرور گرفتار کیا جا سکتا ہے اور اس کے لئے یہ امر بہت بُرا ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن میں غیر معمولی اثر و رسوخ کا حامل ہوں اور ایک طاقت ور مجرم ہوں۔

مجھے کوئی منطقی دلیل پیش کر کے سمجھاؤ کہ ڈاکہ زنی کیوں میرے لئے نقصان دہ ہے اور اگر آپ مجھے قائل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو میں ڈاکہ زنی سے تائب ہو جاؤں گا۔

☆ یہ مال مفت ہے

کوئی یہ دلیل بھی پیش کر سکتا ہے کہ یہ مال مفت ہے۔ یہ تمہاری محنت کی کمائی نہیں ہے۔ میں آپ کے ساتھ مکمل طور پر متفق ہوں کہ یہ مال مفت ہے اور یہی ایک بڑی وجہ ہے جس کی بنا پر میں ڈاکہ زنی کرتا ہوں کہ مفت کا مال ہاتھ لگ جاتا ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ چاہے تو آسانی کے ساتھ دولت کما لے اور چاہے تو سخت محنت اور جدوجہد کر کے دولت کما لے تو کوئی بھی منطقی شخص آسانی کے ساتھ دولت کمانے کو ترجیح دیگا۔

☆ یہ انسانیت کے خلاف ہے

کوئی یہ دلیل بھی پیش کر سکتا ہے کہ یہ فعل انسانیت کے خلاف ہے اور کسی بھی شخص کو دیگر انسانوں کا بھی خیال کرنا چاہیے۔ میں الٹا سوال کرتا ہوں کہ:۔

> "کس نے یہ قانون تحریر کیا ہے جو "انسانیت"
> کہلاتا ہے اور میں کیوں اس قانون پر عمل درآمد
> کروں؟"

یہ قانون جذباتی لوگوں کے لئے تو کارگر ثابت ہو سکتا ہے لیکن میں ایک منطقی شخص ہوں اور مجھے دوسرے انسانوں کے بارے میں سوچنے میں کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ یہ فعل خود غرضی پر مبنی ہے

کوئی یہ دلیل پیش کر سکتا ہے کہ یہ فعل خود غرضی پر مبنی ایک فعل ہے۔ یہ درست ہے کہ ڈاکہ زنی ایک ایسا فعل ہے جو خود غرضی پر مبنی ہے۔ لیکن میں کیوں نہ خود غرض بنوں؟ اس فعل کی بدولت میں دنیا کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔

☆ ڈاکہ زنی ایک بُرا فعل ہے...... کوئی منطقی دلیل پیش نہیں کی گئی۔

تمام تر دلیلیں جو یہ ثابت کرنے کیلئے پیش کی گئیں کہ ڈاکہ زنی ایک بُرا فعل ہے بے سود ثابت ہوئیں۔ یہ دلیلیں اگرچہ ایک عام آدمی کو تو مطمئن کر سکتی ہیں لیکن میرے جیسے ایک بااثر اور طاقت ور ترین مجرم کو قطعاً قائل نہیں کر سکتیں۔ کوئی بھی دلیل منطق یا دلیل کی کسوٹی پر پوری نہیں اتر سکی۔ اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں کہ دنیا میں لاکھوں مجرم موجود ہیں۔ وہ بھی اپنے اپنے جرائم میں مصروف ہیں۔ کوئی دھوکا دہی کے جرم میں ملوث ہے...... کوئی خواتین کی بے حرمتی کے جرم میں ملوث ہے وغیرہ۔ وغیرہ اور یہ مجرم اس امر کا ثبوت ہیں کہ یہ میدان میرے لئے بھی ایک بہترین میدان ہے۔ اس میدان میں ترقی کے بے بہا مواقع ہیں اور کوئی ایسی منطقی دلیل موجود نہیں جو مجھے قائل کر سکے کہ یہ اعمال بُرے ہیں۔

(V) ایک مسلمان کسی بھی طاقت ور اور بااثر مجرم کو قائل کر سکتا ہے

آیئے اب تصویر کا دوسرا رخ دیکھتے ہیں۔

فرض کریں کہ آپ دُنیا کے ایک طاقت ور ترین اور بااثر ترین مجرم ہیں۔ آپ نے پولیس اور وزراء کے ساتھ بھی ساز باز کر رکھی ہے۔ وہ بھی آپ کی جیب میں ہیں۔ آپ کے پاس محافظوں کی ایک فوج ہے جو آپ کو تحفظ مہیا کرتی ہے۔ میں ایک مسلمان ہوں میں آپ کو قائل کروں گا کہ ڈاکہ زنی، چوری چکاری۔ خواتین کی بے حرمتی، دھوکہ دہی وغیرہ بُرے اعمال ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اس امر سے متفق ہوں کہ مجرم ایک منطقی شخص واقع ہوا ہے اور اس کے دلائل محض اس وقت درست ثابت ہوتے ہیں جبکہ وہ انتہائی طاقت ور اور بااثر مجرم ہو۔

(iv) ہر انسان حصول انصاف کا متمنی ہے

ہر ایک انسان انصاف کے حصول کی خواہش رکھتا ہے۔ اگر چہ وہ دوسرے کیلئے انصاف نہ چاہتا ہو لیکن وہ اپنے لئے حصول انصاف کا ضرور طلب گار ہو گا۔ کچھ لوگ اپنی طاقت اور اثر و رسوخ کے نشے میں چور ہوتے ہیں اور دیگر انسانوں کیلئے دکھ اور تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ اگر ایسے افراد کے ساتھ بھی بے انصافی کی جائے تو یہ بھی اس کے خلاف آواز بلند کریں گے اور اعتراض کریں گے بلکہ شدید احتجاج بھی کریں گے حالانکہ وہ بذات خود ناانصافیوں کے مرتکب پائے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ دیگر افراد کیلئے اس لئے دکھ اور تکلیف کا باعث بنتے ہیں کہ وہ طاقت اور اثر رسوخ کی پُوجا کرتے ہیں۔ طاقت اور اثر و رسوخ ...... وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ طاقت اور اثر و رسوخ نہ صرف انہیں دوسروں کے خلاف ناانصافی کا لائسنس مہیا کرتا ہے بلکہ دوسروں کو ان جیسے اعمال سرانجام دینے سے بھی باز رکھتی ہے۔

(vi) خدا بہت طاقتور اور انصاف کرنے والا ہے

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے میں ایک مجرم کو قائل کرنے کیلئے اسے خدا تعالیٰ کے وجود کی موجودگی کا احساس دلاؤں گا۔ اور اسے یہ باور کرواؤں گا کہ خدا تعالیٰ تم سے بڑھ کر طاقتور ہستی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک انصاف کرنے والی ہستی بھی ہے۔

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا"

(القرآن 40:4)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(vii) خدا کیوں مجھے سزا نہیں دیتا؟

مجرم چونکہ ایک منطقی اور سائنسی بنیادوں پر سوچنے کا عادی ہے لہٰذا وہ خدا تعالیٰ کی موجودگی پر متفق ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے سامنے اس سلسلے میں قرآن پاک سے سائنسی حقائق پیش کیے گئے تھے۔ لہٰذا وہ یہ دلیل پیش کرتا ہے اگر خدا طاقت ور ترین ہے اور انصاف کرنے والا بھی ہے تب وہ کیوں مجھے سزا نہیں دیتا۔

(viii) وہ لوگ جو بے انصافی کرتے ہیں ان کو سزا دی جائیگی

جو شخص بھی ناانصافی کا شکار ہوتا ہے...... مالی اور سماجی رتبے سے قطع نظر وہ یہی چاہتا ہے کہ بے انصافی کرنے والے شخص کو عبرت ناک سزا دی جائے۔ ہر ایک نارمل انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ڈاکو یا عورتوں کی بے حرمتی میں ملوث شخص کو سبق آموز سزا ملنی چاہیئے۔ اگرچہ کئی ایک مجرموں کو سزا بھی ہوتی ہے لیکن ان میں سے کئی ایک مجرم قانون کی نگاہ سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک خوشگوار اور پر آسائش زندگی گزارتے ہیں اور بڑے سکھ چین کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اگر اثر و رسوخ اور طاقت کے حامل اس شخص کے ساتھ اس سے بھی زیادہ طاقت کا حامل کوئی شخص کوئی ناانصافی کرے تو حتیٰ کہ یہ شخص بھی چاہے گا کہ ناانصافی کے مرتکب شخص کو ضرور سزا ملنی چاہیئے۔

(ix) حتمی انصاف روز قیامت کے دن ہوگا

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:

> "ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو
> قیامت ہی کو پورے ملیں گے جو آگ سے بچا کر
> جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی
> زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔"

(القرآن 185:3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حتمی انصاف قیامت کے دن ہوگا۔ ایک شخص جو مر جاتا ہے قیامت کے روز اسے دیگر انسانوں کے ہمراہ دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ یہ ممکن ہے کہ انسان اپنی سزا کا کچھ حصہ اس دنیا میں بھی وصول کرے لیکن حتمی جزا اور سزا روز قیامت کو ہی دی جائے گی۔ اگرچہ خدا کسی ڈاکو یا لٹیرے کو اس دنیا میں سزا نہ دے لیکن روز قیامت اسے ضرور سزا دی جائے گی اور اس کا مکمل احتساب کیا جائے گا اور آخرت کی زندگی میں وہ سزا کا حق دار ٹھہرے گا۔

(x) انسانی قانون ہٹلر کو کیا سزا دے سکتا ہے؟

ہٹلر نے اپنی دہشت گردی کے دور کے دوران 6 ملین یہودیوں کا قتل عام کیا تھا۔ اگر پولیس اسے گرفتار بھی کر لیتی تو انسانی قانون انصاف کی بحالی کے لئے ہٹلر کو زیادہ سے زیادہ کیا سزا دے سکتا تھا؟ انسانی قانون زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتا تھا کہ اسے سزائے موت دے دیتا۔ لیکن یہ سزا تو ایک یہودی کو قتل کرنے کے بدلے میں ہوتی اور بقایا یہودیوں کا قتل کس کے کھاتے میں جاتا؟

(xi) اللہ تعالیٰ ہٹلر کو 6 ملین مرتبہ سے زیادہ دوزخ کی آگ میں جلا سکتا ہے

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:۔

> ”جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے۔ جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔“
>
> (القرآن 56:4)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ آخرت کی زندگی میں ہٹلر کو 6 ملین مرتبہ دوزخ کی آگ میں جلا سکتا ہے۔

(xii) آخرت کی زندگی کے نظریے کی عدم موجودگی میں انسانی اقدار یا نیکی اور بدی کا کوئی نظریہ کارگر نہیں

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ کسی بھی شخص کو آخرت کی زندگی پر قائل کیے بنا انسانی اقدار اور نیکی یا بدی کے نظریے کو ثابت کرنا ممکن نہیں ...... ایک ایسے شخص پر ثابت کرنا ممکن نہیں جو نا انصافی کا مرتکب ہو رہا ہو بالخصوص جب وہ اثر و رسوخ اور طاقت کا بھی حامل ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(17) مسلمان مختلف فرقوں اور مکاتبِ فکر میں کیوں تقسیم ہیں

سوال:۔

جب تمام مسلمان ایک ہی قرآن پر ایمان رکھتے ہیں ...... ایک ہی قرآن کی پیروی کرتے ہیں تب ان میں کیوں اتنے فرقے موجود ہیں اور ان کے درمیان نظریات و افکار کا فرق کیوں پایا جاتا ہے؟

جواب:۔

(i) مسلمانوں کو متحد ہونا چاہیے

درحقیقت آج کل مسلمان تقسیم ہو کر رہ گئے ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ اسلام کسی ایسی تقسیم کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ اس کے پیروکاروں کے درمیان لازوال اتفاق و اتحاد قائم رہے۔

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا"

(القرآن 103:3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی وہ رسی کون سی ہے جس کا ذکر اس آیت مبارکہ میں کیا گیا ہے؟ اللہ کی یہ رسی قرآن پاک ہے۔ قرآن پاک اللہ کی رسی ہے جس کو تمام مسلمانوں نے مضبوطی کے ساتھ تھامنا ہے۔ اس آیت مبارکہ میں دو ارشادات فرمائے گئے ہیں کہ:۔

☆ "اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو"

☆ "آپس میں تقسیم نہ ہو جانا"

قرآن پاک مزید فرماتا ہے کہ:۔

"اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔"

(القرآن 59:4)

تمام مسلمانوں کو قرآن پاک اور صحیح احادیث مبارکہ کی پیروی کرنی چاہئیے اور آپس میں تقسیم نہیں ہونا چاہئیے۔

(ii) اسلام نے فرقوں میں تقسیم ہونے اور اسلام میں جدا جدا راہیں نکالنے سے منع فرمایا ہے

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"وہ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے۔ اے محبوب تمہیں ان سے کچھ علاقہ نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالے ہیں۔ پھر وہ انہیں بتا دے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔"

(159:6)

اس آیت مبارک میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ:۔

"ایک مسلمان کو ان لوگوں سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہئیے جو اپنے مذہب میں جدا جدا راہیں نکالتے ہیں...... اپنے مذہب کو تقسیم کرتے ہیں اور اسے مختلف فرقوں میں بدل کر رکھ دیتے ہیں"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن جب ایک مسلمان سے پوچھا جاتا ہے کہ:۔

"تم کون ہو؟"

تو اکثر مسلمان یہی جواب دیتے ہیں کہ:۔

میں سنی ہوں۔

یا

میں شیعہ ہوں

کچھ مسلمان اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں

یا

شافعی کہتے ہیں

یا

مالکی کہتے ہیں

یا

حنبلی کہتے ہیں

کچھ مسلمان یہ کہتے ہیں کہ:۔

"میں دیوبندی ہوں"

جبکہ کچھ یہ کہتے ہیں کہ:۔

"میں بریلوی ہوں"

(iii) ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمان کہلواتے تھے

ایسے مسلمانوں سے کوئی بھی شخص یہ سوال کر سکتا ہے کہ:۔

"ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون تھے؟"

کیا وہ:۔

"حنفی تھے؟"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''شافعی تھے؟''

''مالکی تھے؟''

نہیں وہ مسلمان تھے۔ بالکل اسی طرح مسلمان تھے جس طرح ان سے قبل دنیا میں تشریف لانے والے اللہ کے دیگر پیغمبر اور رسول مسلمان تھے۔

قرآن پاک کی سورۃ نمبر 3...... آیت نمبر 52 میں فرمایا گیا ہے کہ:۔

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے''

اس سورۃ کی آیت نمبر 67 میں مزید فرمایا گیا ہے کہ:۔

''حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ ہی یہودی تھے۔ نہ ہی عیسائی تھے بلکہ وہ مسلمان تھے''

(iv) قرآن پاک فرماتا ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہو

اگر مسلمان سے کوئی یہ سوال کرے کہ:۔

''تم کون ہو؟''

مسلمان کو جواب دینا چاہیے کہ:۔

''میں ایک مسلمان ہوں''

اس کے ساتھ یہ اضافہ نہیں کرنا چاہیے کہ:۔

''حنفی ہوں یا شافعی ہوں''

سورۃ حٰم السجدہ...... سورۃ نمبر 41...... آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا ہے کہ:

''اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں''

(القرآن 33:41)

☆ اس آیت مبارکہ میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کہو...... میں ایک مسلمان ہوں"

☆ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر مسلم بادشاہوں اور حکمرانوں کو خطوط ارسال کیے۔ جن میں یہ دعوت دی گئی تھی کہ وہ اسلام قبول کرلیں۔ ان خطوط میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پاک کی سورۃ عمران ......سورۃ نمبر 3 کی آیت نمبر 64 کا حوالہ دیا تھا کہ:۔

"تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں"

(القرآن 64:3)

(v) تمام مفکران اسلام (بزرگان دین) کی عزت کرنی چاہیئے

ہمیں تمام تر تعظیم مفکران اسلام (بزرگان دین) کی عزت کرنی چاہیئے۔ ان میں چاروں امام بھی شامل ہیں یعنی:۔

☆ امام ابوحنیفہؒ

☆ امام شافعیؒ

☆ امام حنبلؒ

☆ امام مالکؒ

لیکن جب ہم سے سوال کیا جائے کہ:۔

"تم کون ہو؟"

تو جواب یہ ہونا چاہیئے کہ:۔

"میں ایک مسلمان ہوں"

کچھ لوگ ہمارے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ کا حوالہ دیتے ہیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ:۔

"میری امت 73 فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی"

یہ حدیثِ مبارک یہ انکشاف کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پیش گوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائی تھی کہ:۔

"میری امت میں 73 فرقے ظہور پذیر ہوں گے"

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ:۔

"مسلمانوں کو اپنے آپ کو فرقوں میں تقسیم کرنے کیلئے فعال ہو جانا چاہئیے"

قرآن پاک بھی ہمیں یہ ہدائت فرماتا ہے کہ:۔

"فرقوں میں تقسیم مت ہو جاؤ"

لہٰذا جو لوگ قرآن پاک اور صحیح احادیث مبارکہ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں اور فرقہ بازی کی لعنت سے پاک رہتے ہیں وہی لوگ صحیح راہ کے راہی ہیں۔

ترمذی شریف کی حدیث مبارکہ 171 کے مطابق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"میری امت 73 فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور یہ تمام فرقے جہنمی ہوں گے ماسوائے ایک فرقے کے"

صحابہ کرام (اللہ آپ سب پر راضی ہو) نے اللہ کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ:۔

"کون سا فرقہ جنتی ہوگا؟"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب فرمایا کہ:۔

"یہ وہ فرقہ ہوگا جس کا تعلق مجھ سے اور میرے صحابہ سے ہے"

قرآن پاک کئی ایک مقامات پر فرماتا ہے کہ:۔

"تابعداری کرو اللہ کی اور اللہ کے (رسول صلی اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ وآلہ وسلم) کی"

ایک مسلمان کسی بھی عالِم کے نقطہء نظر کے ساتھ اتفاق کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی تعلیمات کے عین مطابق ہو۔ اگر یہ نقطہء نظر اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک کے برعکس ہو...... اس کے برخلاف ہو...... یا اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارک کے خلاف ہو...... تب ایسے نقطہء نظر کی کوئی وقعت نہیں ہے خواہ اس نقطہء نظر کو پیش کرنے والا شخص کتنا ہی بڑا عالم، فاضل اور مفکر ہی کیوں نہ ہو۔

اگر تمام مسلمان قرآن پاک کی تلاوت اس کو سمجھ کر کریں اور صحیح احادیث مبارکہ کو سنیں تو انشاء اللہ ان کے آپس کے اختلافات میں سے اکثر اختلافات خودبخود ہی رفع ہو جائیں گے اور ہم ایک متحد امت مسلمہ کا روپ اختیار کر جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(18) تمام مذاہب اپنے پیروکاروں کو نیکی کی تعلیم دیتے ہیں تب اسلام کو ہی کیوں اپنایا جائے؟

سوال:۔

جب تمام مذاہب اپنے پیروکاروں کو نیکی کی تعلیم دیتے ہیں تب کوئی شخص محض مذہب اسلام کی پیروی کیوں کرے؟ کیا وہ کسی دیگر مذہب کی پیروی نہیں کر سکتا؟

جواب:۔

(i) اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان بڑا فرق

بنیادی طور پر تمام مذاہب انسانیت کو نیکی کا درس دیتے ہیں اور بدی سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ لیکن اسلام ان سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ ہمیں نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کے عملی راستے سے روشناس کرواتا ہے یہ ہمیں نہ صرف ہماری انفرادی زندگی بلکہ اجتماعی زندگیوں کیلئے بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام انسانی فطرت اور انسانی معاشرے کی پیچیدگیوں کو بھی مدنظر رکھتا ہے۔ اسلام ایک ایسی رہنمائی فراہم کرتا ہے جو خالق حقیقی کی جانب سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کو دین فطرت بھی کہا جاتا ہے (انسان کا فطری مذہب)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ii) ایک مثال ...... اسلام ہمیں چوری سے بچنے کی تلقین کرتا ہے اور وہ طریقہ کار بھی بتاتا ہے جس کے تحت اس لعنت سے بچا جا سکتا ہے

☆ اسلام چوری سے بچنے کا طریقہ بتاتا ہے

تمام تر بڑے مذاہب یہی درس دیتے ہیں کہ چوری ایک بدی ہے...... ایک گناہ ہے ...... ایک فعل بد ہے۔ اسلام بھی یہی درس دیتا ہے۔ لہٰذا اسلام اور دیگر مذاہب میں کیا فرق ہے؟ فرق اس حقیقت میں پنہاں ہے کہ:۔

"اسلام یہ بتانے کے علاوہ کہ چوری ایک بُرا فعل ہے...... ایک عملی راستہ بھی بتاتا ہے جس پر چل کر ایک ایسا سماجی ڈھانچہ تخلیق کیا جا سکتا ہے جس میں لوگ چوری چکاری جیسا مکروہ فعل سرانجام نہیں دیں گے"

☆ اسلام نظام زکوٰۃ وضع کرتا ہے

اسلام نظام زکوٰۃ متعارف کرواتا ہے۔ اسلامی قوانین یہ بتاتے ہیں کہ صاحب نصاب مسلمان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ صاحب نصاب مسلمان کون ہوتا ہے؟ وہ مسلمان جس کے پاس 85 گرام سے زائد سونا یا اس کی قیمت کے برابر نقد رقم موجود ہو۔ صاحب نصاب مسلمان اپنے مال کا 2.5 فیصد سالانہ زکوٰۃ کے طور پر ادا کرے گا اور یہ رقم مستحق مسلمان کو ادا کی جائے گی۔

اگر دنیا کا ہر امیر شخص سنجیدگی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرے تو اس دنیا سے غربت کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں اس روئے زمین پر ایک بھی انسان بھوک کے ہاتھوں موت کا شکار نہیں ہو گا۔

☆ چوری کی سزا...... چور کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں

اسلام حکم دیتا ہے کہ چور کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ مائدہ میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو۔ ان کے کئے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

(القرآن 38:5)

غیر مسلم یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ:۔

"20ویں یا 21ویں صدی میں ہاتھ کاٹنا...... اسلام وحشت ناک اور بے رحم مذہب ہے"

☆ اسلامی شرع نافذ کرنے کے فوائد

امریکہ کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا کے ترقی یافتہ ترین ممالک میں سے ایک ہے۔ بدقسمتی میں یہ جرائم کی دنیا میں بھی انتہائی ترقی یافتہ واقع ہوا ہے۔ یہاں پر جرائم کی اونچی ترین شرح پائی جاتی ہے۔ دیگر جرائم کے علاوہ چوری اور ڈاکہ زنی کے جرائم بھی اس ملک میں عام ہیں۔ فرض کریں کہ امریکہ میں اسلامی شرع نافذ کر دی جاتی ہے یعنی:۔

☆ ہر امیر شخص پر زکوۃ اسلامی قوانین کے تحت فرض ہو گی۔

☆ ہر ایک چور کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں گے۔

تو کیا امریکہ میں:۔

چوری چکاری اور ڈاکہ زنی کی وارداتیں بڑھیں گی؟

یا

ان کی پہلے والی شرح برقرار رہے گی؟

یا

ان مین کمی واقع ہو گی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فطری بات ہے کہ ان وارداتوں میں کمی واقع ہوگی۔ مزید برآں سزا یافتہ افراد سے دیگر افراد بھی عبرت حاصل کریں گے اور جرائم کا خیال دل سے نکال دیں گے۔

میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ آج کل دنیا میں چوری چکاری اور ڈاکہ زنی کی وارداتیں عام ہیں اور اگر آپ تمام چوروں کے ہاتھ کاٹنا شروع کر دیں تو لاکھوں لوگ اپنے ہاتھوں سے محروم نظر آنے لگیں گے۔ یہاں پر سمجھنے والی بات یہ ہے کہ جس لمحے آپ اس سزا پر عمل درآمد شروع کریں گے اسی لمحے یہ وارداتیں کم ہونا شروع ہو جائیں گی۔ عادی چور اپنی وارداتوں سے باز آ جائیں گے کیونکہ سزا کا خوف انہیں اس دھندے سے باز رکھنے میں معاون ثابت ہوگا۔ لہٰذا محض چند چوروں کے ہاتھ کاٹنے پڑیں گے۔ اور کروڑوں لوگ سکھ کا سانس لیں گے اور وہ چوری چکاری اور ڈاکہ زنی کے خطرے سے بے نیاز ہو جائیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلامی شرع ایک عملی شرع ہے اور بہترین نتائج مرتب کرتی ہے۔

(iii) مثال ...... اسلام خواتین کو چھیڑنے اور ان کی بے حرمتی کرنے سے منع فرماتا ہے۔ اسلام عورتوں کو پردے (حجاب) کی تلقین کرتا ہے اور ان کی بے حرمتی کرنے والے کیلئے بھاری سزا تجویز کرتا ہے

☆ اسلام درج بالا برائیوں سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ بھی وضع کرتا ہے

تمام مذاہب نے یہی کہا ہے کہ عورتوں کے ساتھ چھیڑ خانی کرنا اور ان کی بے حرمتی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اسلام بھی یہی درس دیتا ہے۔

تب اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان کیا فرق ہے؟

اسلام اور دیگر مذاہب میں یہ فرق ہے کہ:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اسلام محض خواتین کے احترام کا سبق ہی نہیں دیتا ...... یا عورتوں کے ساتھ چھیڑخانی اور ان کی بے حرمتی کرنے کو محض جرم ہی قرار نہیں دیتا بلکہ واضح رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے کہ معاشرہ ان برائیوں سے کس طرح نجات حاصل کر سکتا ہے"

☆مردوں کے لئے حجاب

اسلام میں حجاب کا نظام رائج ہے۔ قرآن پاک پہلے مردوں کے لئے حجاب تجویز کرتا ہے اور اس کے بعد عورتوں کیلئے حجاب تجویز کرتا ہے۔ مردوں کے لئے حجاب درج ذیل آیت مبارکہ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ:۔

"مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے۔ بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔"

(القرآن 30:24)

جس لمحے کسی مرد کی نظر کسی عورت پر پڑتی ہے اور کسی قسم کا کوئی شرمناک خیال اس کے ذہن میں سر ابھارتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نگاہ نیچی کر لے۔

☆عورتوں کے لئے حجاب

عورتوں کے لئے حجاب درج ذیل آیت میں بیان فرمایا گیا ہے کہ:۔

"اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہو اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالیں رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے
باپ یا اپنے بیٹے ......"

(القرآن 31:24)

عورت کا حجاب یہ ہے کہ اس کا تمام جسم چھپا ہوا ہونا چاہئیے۔ ماسوائے چہرہ اور کلائیوں تک ہاتھ ...... اگر وہ اپنے جسم کے ان حصوں کو بھی پوشیدہ رکھنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ ان کو اجازت ہے کہ وہ اپنے جسم کے ان حصوں کو بھی ڈھانپ لیں۔ تاہم کچھ اسلامی مفکرین اس نکتہ نظر کے حامل ہیں کہ عورتوں کا چہرہ بھی پوشیدہ ہونا چاہئیے۔

☆ حجاب مردوں کی چھیڑ خانی سے بچاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے حجاب کیوں تجویز فرمایا ہے ...... اس کی وجہ سورۃ احزاب کی درج ذیل آیت مبارکہ میں بیان فرمائی ہے کہ:۔

"اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور
مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا
ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالیں رہیں۔ یہ اس کے
نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"

(القرآن 59:33)

قرآن فرماتا ہے کہ عورتوں کیلئے حجاب کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ وہ پارسا عورتوں کے طور پہنچانی جاسکیں اور یہ ان کو مردوں کی چھیڑ خانی سے بچانے کا باعث بھی ثابت ہو گا۔

☆ جڑواں بہنوں کی مثال

فرض کریں دو جڑواں بہنیں ہیں جو کہ یکساں طور پر خوبصورت ہیں۔ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک گلی میں چلی جارہی ہیں۔ ان میں سے ایک اسلامی حجاب کے اندر ہے جبکہ دوسری نے منی اسکرٹ زیب تن کر رکھا ہے۔ گلی کے موڑ پر کچھ اوباش نوجوان اس انتظار میں کھڑے ہیں کہ راہ چلتی عورتوں کے ساتھ چھیڑ خانی کریں۔

یہ نوجوان کس لڑکی کے ساتھ چھیڑ خانی کریں گے؟

اس لڑکے ساتھ چھیڑ خانی کریں گے جو اسلامی حجاب کے اندر ہے

یا

اس لڑکی سے چھیڑ خانی کریں گے جس نے منی اسکرٹ پہن رکھا ہے؟

وہ لباس جو جسم کو چھپانے کی بجائے جسم کو نمایاں کرے وہ لباس جنس مخالف کو ایک بالواسطہ دعوت ہے کہ:۔

"میری ساتھ چھیڑ خانی کی جائے۔ مجھے ستایا جائے
اور میری بے حرمتی کی جائے۔"

قرآن پاک درست فرماتا ہے کہ حجاب عورتوں کو ستائے جانے سے بچاتا ہے۔

☆ بے حرمتی کے مرتکب مجرم کیلئے بھاری سزا

اسلامی شرع عورتوں کی بے حرمتی کے مجرم کیلئے بھاری سزا تجویز کرتی ہے۔ اس دور میں غیر مسلم اس سزا سے خوف و ہراس میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ بہت سے غیر مسلم اسلام پر ایک وحشی اور بے رحم مذہب کا لیبل بھی چسپاں کریں گے۔ اس ضمن میں میں سینکڑوں غیر مسلموں سے ایک عام سا سوال پوچھتا ہوں کہ:۔

"فرض کریں کہ خدانخواستہ کوئی مجرم تمہاری بیوی کی بے حرمتی کرتا ہے...... تمہاری ماں کی بے حرمتی کرتا ہے...... یا تمہاری بہن کی بے حرمتی کرتا ہے اور تمہیں جج مقرر کر دیا جاتا ہے۔ مجرم تمہارے سامنے لایا جاتا ہے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم اس مجرم کو کیا سزا دو گے؟

وہ تمام کے تمام یہ کہتے ہیں کہ:۔

"ہم اسے سزائے موت کا حکم سنائیں گے"

ان میں کچھ مزید آگے نکل جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ:۔

"ہم اسے اذیت دے دے کر ماریں گے"

اگر تمہاری ماں یا بیوی کی بے حرمتی کی جاتی ہے تو تم مجرم کیلئے سزائے موت تجویز کرتے ہو۔ لیکن اگر کسی دوسرے کی ماں یا بیوی کی بے حرمتی کی جائے تو تم کہتے ہو کہ سزا وحشیانہ اور بے رحمانہ ہے۔

آپ دوہرا معیار کیوں رکھتے ہیں؟

☆ امریکہ میں عورتوں کی بے حرمتی کی شرح بہت اونچی ہے

امریکہ دنیا کے انتہائی ترقی یافتہ ممالک میں سے ایک ملک تصور کیا جاتا ہے۔ 1990ء میں ایف بی آئی کی شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں اس ایک برس کے دوران عورتوں کے ساتھ زیادتی کی 1,02,555 وارداتیں منظر عام پر آئی تھیں۔ یہ رپورٹ مزید انکشاف کرتی ہے کہ عورتوں کی بے حرمتی کی وارداتوں میں سے محض 16 فیصد وارداتیں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے علم میں لائی گئی تھیں۔ لہٰذا اگر آپ 1990ء میں امریکہ میں سرانجام دی جانے والی عورتوں کی بے حرمتی کی کل وارداتیں جاننا چاہتے ہوں تو آپ کو 1,02,55 کو 6.25 سے ضرب دینا ہو گی۔ اس ضرب کا حاصل ضرب ہمیں 6,40,968 حاصل ہو گا۔ لہٰذا امریکہ میں 1990ء کے دوران عورتوں کی بے (حرمتی کی 6,40,968 وارداتیں ہوئی تھیں۔ اگر اس حاصل جمع کو 365 پر تقسیم کریں (ایک سال میں دنوں کی کل تعداد) تو روزانہ کی اوسط وارداتیں 1,756 بنتی ہیں۔

ایک اور رپورٹ میں انکشاف کیا گیا تھا کہ امریکہ میں روزانہ عورتوں کی بے حرمتی کی اوسطاً 1900 وارداتیں منظر عام پر آتی ہیں۔ قومی کرائم بیورو کی رپورٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق محض 1996ء میں عورتوں کی بے حرمتی کی 3,07,000 وارداتوں کی رپورٹ درج کروائی گئی تھی اور کل وارداتوں میں سے محض 31 فیصد وارداتوں کی رپورٹ درج کروائی گئی تھی۔ لہٰذا 1996ء میں عورتوں کی بے حرمتی کی جو کل وارداتیں منظر عام پر آئیں۔

وہ 3,07,000×3.226=9,90,322 تھیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ 1996ء میں امریکہ میں روزانہ اوسطاً 2713 عورتوں کی بے حرمتی کی وارداتوں کا ارتکاب کیا جاتا تھا۔ ہوسکتا ہے امریکی مجرموں کے حوصلے زیادہ بلند ہو گئے ہوں۔ ایف بی آئی کی 1990ء کی رپورٹ اپنا انکشاف جاری رکھتے ہوئے مزید بیان کرتی ہے کہ عورتوں کی بے حرمتی کی جو وارداتیں درج کی گئیں ان میں سے محض 10 فیصد مجرم گرفتار ہوئے۔ جو کہ کل تعداد کا 1.6 فیصد بنتا ہے۔ ان میں سے 50 فیصد مقدمہ چلنے سے بیشتر ہی رہا کر دیے گئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ محض 0.8 فیصد مجرموں کو مقدمات کا سامنا کرنا پڑا۔ باالفاظ دیگر اگر کوئی شخص بے حرمتی کی 125 وارداتوں میں ملوث پایا جاتا ہے تو اس کو محض ایک مرتبہ سزا مل سکے گی۔ رپورٹ مزید انکشاف کرتی ہے کہ جن مجرموں پر مقدمے چلائے گئے ان میں سے 50 فیصد کو ایک برس سے بھی کم سزائے قید سنائی گئی اگرچہ امریکی قانون یہ کہتا ہے کہ بے حرمتی کے مجرم کو سات برس قید کی سزا دی جانی چاہیئے۔ بے حرمتی کے مجرموں کیلئے پہلی بار جرم کرنے والے مجرموں کے ضمن میں جج نرم رویہ اختیار کرتا ہے۔ آپ غور فرمائیں کہ ایک شخص بے حرمتی کی 125 وارداتیں کرتا ہے اور اس کو محض ایک مرتبہ سزا ملنے کا چانس ہے اور 50 فیصد مجرموں کے ضمن میں جج نرم رویہ اختیار کرتے ہوئے انہیں ایک برس سے بھی کم سزائے قید سناتا ہے۔

☆ اسلامی شرع نافذ کرنے کے نتائج

فرض کریں امریکہ میں اسلامی شرع نافذ کر دی جاتی ہے۔ جب بھی کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرد عورت کی جانب دیکھتا ہے اور اگر اس کے دل میں کوئی شرمناک سوچ سر ابھارتی ہے تو وہ اپنی نگاہیں نیچی کر لیتا ہے۔ ہر ایک عورت اسلامی حجاب کی پابندی کرتی ہے یعنی اس کا تمام جسم پوشیدہ ہوتا ہے ماسوائے چہرہ اور کلائیوں تک ہاتھ۔ اس کے باوجود بھی کوئی شخص عورت کی بے حرمتی کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کو بھاری سزا دی جاتی ہے تب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ:۔

کیا امریکہ میں بے حرمتی کی وارداتوں میں اضافہ ہوگا؟

یا

ان کی پہلی شرح برقرار رہے گی؟

یا

ان کی شرح میں کمی واقع ہوگی؟

فطری بات ہے کہ ان وارداتوں میں کمی واقع ہوگی۔ ان کی شرح میں کمی آئے گی کیونکہ اسلامی شرع بہترین نتائج فراہم کرتی ہے۔

☆ اسلام انسانیت کو درپیش مسائل کے عملی حل پیش کرتا ہے

اسلام ایک بہترین زندگی کی ضمانت دیتا ہے کیونکہ اس کی تعلیمات محض نظریات پر مبنی نہیں بلکہ یہ انسانیت کو درپیش مسائل کے عملی حل پیش کرتا ہے۔ اسلام نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی سطح پر بھی بہترین نتائج حاصل کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اسلام اس لئے ایک بہترین زندگی کی ضمانت دیتا ہے کیونکہ یہ ایک عملی اور عالمگیر مذہب ہے اور یہ کسی نسل یا قوم تک محدود نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(19) اسلامی تعلیمات اور مسلمانوں کے عمل میں زمین آسمان کا فرق

سوال:۔

اگر اسلام ایک بہترین مذہب ہے تو پھر کیوں مسلمانوں کی اکثریت بے ایمان، ناقابل اعتبار ہونے کے علاوہ ایسی سرگرمیوں میں بھی ملوث ہے جیسے دھوکہ دہی ...... رشوت ستانی ...... نشہ آور اشیاء کی تجارت وغیرہ۔ وغیرہ؟

جواب:۔

(i) ذرائع ابلاغ اسلام کو نقصان پہنچانے میں پیش پیش ہیں

☆ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام ایک بہترین مذہب ہے۔ لیکن اس وقت ذرائع ابلاغ پر اہل مغرب کا قبضہ ہے جو اسلام سے ازحد خائف ہیں۔ ذرائع ابلاغ انتہائی سرگرمی کے ساتھ اسلام کو نقصان پہنچانے میں مصروف ہیں۔ وہ مسلسل اسلام کے خلاف لٹریچر چھاپ رہے ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اس کی مخالفت، سرانجام دے رہے ہیں۔ مختصر یہ کہ وہ اسلام کو نقصان پہنچانے اور اس کو بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے بلکہ خود ایسے مواقع پیدا کرتے ہوئے اپنی تسکین کا سامان ڈھونڈتے ہیں۔ اسلام کو نقصان پہنچا کر ...... اسلام کو بدنام کر کے انہیں تسکین حاصل ہوتی ہے۔ وہ اسلام کے خلاف غلط معلومات اور اطلاعات فراہم کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ غلط حوالے پیش کرتے ہیں اور جیسے بھی اسلام کو نقصان پہنچا سکتے ہیں ضرور پہنچاتے ہیں۔ وہ اپنے تمام تر ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔

☆ جہاں کہیں بھی بم دھماکہ ہوتا ہے تو سب سے پہلے جس کو اس سانحہ کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے وہ مسلمان ہیں اور بغیر کسی ثبوت اور چھان بین کے مسلمانوں کے خلاف فتویٰ جاری کر دیا جاتا ہے اور اخباروں میں بڑی بڑی سرخیاں چھپ جاتی ہیں اور بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ کارروائی کسی غیر مسلم نے سرانجام دی تھی تب یہ خبر ایک غیر اہم خبر شمار کی جاتی ہے۔

☆ اگر ایک 50 سالہ مسلمان کسی 15 سالہ لڑکی سے اس کی رضامندی کے ساتھ شادی کرتا ہے...... تو یہ خبر اخبارات کے پہلے صفحے کی زینت بن جاتی ہے لیکن جب ایک 50 سالہ غیر مسلم ایک 6 سالہ بچی کی بے حرمتی کرتا ہے تو یہ خبر اخبارات کے اندرونی صفحات پر ایک مختصر خبر کے طور پر شائع ہوتی ہے جو کسی کی نظر سے بھی نہ گزر سکے۔

امریکہ میں روزانہ عورتوں کی بے حرمتی کی اوسطاً 2,713 وارداتیں منظر عام پر آتی ہیں لیکن خبروں میں ان کا کوئی تذکرہ نہیں ہوتا جیسے کہ یہ امریکنوں کی زندگی کا ایک روزمرہ معمول ہو۔

(ii) ہر ایک مذہب میں کالی بھیڑیں موجود ہوتی ہیں

میں جانتا ہوں کہ کچھ مسلمان ایسے بھی ہیں جو بے ایمان ہیں...... ناقابل اعتماد ہیں...... جو دھوکہ دہی کے مرتکب ہوتے ہیں وغیرہ۔ وغیرہ۔ لیکن ذرائع ابلاغ ان کی کرتوتوں کو اس طرح اچھالتا ہے جیسے تمام تر مسلمان ان سرگرمیوں میں ملوث ہوں۔ ہر ایک جگہ کالی بھیڑیں موجود ہوتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ کچھ مسلمان شراب نوشی بھی کرتے ہیں لیکن غیر مسلم جو ٹنوں کے حساب سے شراب پی جاتے ہیں وہ کسی شمار میں نہیں لائے جاتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(iii) مجموعی طور پر مسلمان بہترین واقع ہوئے ہیں

اگرچہ مسلم برادری میں کالی بھیڑیں موجود ہیں لیکن مجموعی طور پر مسلمان بہترین واقع ہوئے ہیں۔ مسلم برادری دنیا کی ایک بہترین برادری ہے۔ ہماری برادری وہ برادری ہے جس میں بہت کم افراد ایسے ملیں گے جو شراب کے رسیا ہوں۔ مجموعی لحاظ سے ہم وہ برادری ہیں جو دنیا میں سب سے پارسا اور پاکدامن برادری ہے۔ دنیا کی کوئی برادری ایسی نہیں جو پارسائی اور پاکدامنی میں مسلمانوں کا مقابلہ کر سکے۔ ہم انسانی اقدار کے محافظ ہیں۔ اخلاق کے محافظ ہیں۔ اس میدان میں ہم سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نہیں ہے۔

(iv) گاڑی کے بارے میں فیصلہ ڈرائیور کو دیکھ کر نہ کریں

اگر آپ یہ جاننا چاہتے کہ مرسیڈیز گاڑی کا تازہ ترین ماڈل کس قدر بہتر واقع ہوا ہے اور ایک ایسا شخص ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہے جو گاڑی چلانے سے قطعاً ناآشنا ہے اور کار کو کہیں دے مارتا ہے تو آپ کس کو قصوروار قرار دیں گے:۔

"گاڑی کو یا ڈرائیور کو۔"

فطری بات ہے کہ آپ ڈرائیور کو قصوروار قرار دیں گے۔

یہ تجزیہ کرنے کیلئے کہ گاڑی کس قدر بہتر واقع ہوئی ہے...... کسی بھی شخص کو ڈرائیور کو مدنظر نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ گاڑی کی کارکردگی اور اس کی دیگر خصوصیات مدنظر رکھنی چاہئیں کہ:۔

☆ اس کی رفتار کس قدر تیز ہے؟

☆ یہ پٹرول کتنا استعمال کرتی ہے

☆ اس میں کون کون سی احتیاطی تدابیر مہیا کی گئی ہیں وغیرہ۔ وغیرہ اگر میں ایک لمحے کے لئے یہ فرض بھی کرلوں کہ مسلمان بُرے ہیں تو ہم اسلام کی پہچان اس کے پیروکاروں کے ذریعے نہیں کر سکتے؟ اگر آپ یہ اندازہ لگانا چاہتے ہیں کہ اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کس قدر بہتر دین ہے تو آپ کو اس کے مستند اور معتبر ذرائع سے اس کی افادیت کا اندازہ لگانا چاہیئے ...... یعنی قرآن پاک اور صحیح احادیث مبارکہ۔

(v) اگر آپ نے اسلام کی افادیت کا اندازہ کرنا ہے تو اس کے بہترین پیروکار کو زیر نظر رکھیں یعنی پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر آپ عملی طور پر یہ پڑتال کرنا چاہتے ہیں کہ یہ گاڑی کس طرح عمدہ کارکردگی کی حامل ہے تو اس کے اسٹیرنگ کے پیچھے ایک ماہر ڈرائیور بٹھائیں۔ اسی طرح اسلام کے بہترین اور مثالی ترین پیروکار جن کے ذریعے آپ یہ پڑتال کر سکتے ہیں کہ اسلام کتنا بہترین دین ہے خدا کے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ کئی ایک دیگر ایسے غیر مسلم تاریخ دان جو تعصب کے زہر سے پاک ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کچھ یوں کیا ہے کہ:۔

"پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسانیت کا ایک بہترین نمونہ ہیں۔"

مائکل ایچ۔ ہارٹ جس نے درج ذیل عنوان پر کتاب تحریر کی:۔

"The Hundred Most Influential Men in History"

(تاریخ کی سو موثر ترین شخصیات)

ان شخصیات میں اس نے چوٹی پر جس شخصیت کو رکھا وہ شخصیت ہمارے پیارے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت مبارک ہے۔ اس قسم کی کئی ایک مثالیں موجود ہیں جن کے تحت غیر مسلموں نے بھی پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ان میں تھامس کارلائل اور لا۔ مارٹائین وغیرہ بھی شامل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(20) غیر مسلموں کو کافر کیوں کہا جاتا ہے؟

سوال:۔

مسلمان غیر مسلموں کو کافر کہہ کر انہیں گالی کیوں دیتے ہیں؟

جواب:۔

کافر کا مطلب ہے وہ جو انکار کرتا ہے

لفظ ''کافر'' لفظ ''کفر'' سے نکلا ہے...... جس کا مطلب ہے چھپانا...... انکار کرنا...... یا مسترد کرنا۔ اسلامی اصطلاح کافر کا مطلب ہے ''جو اسلام کی سچائی کو چھپاتا ہو یا اس سچائی سے انکار کرتا ہو'' اور جو شخص اسلام سے انکار کرے انگریزی زبان میں اسے ''غیر مسلم'' کہتے ہیں۔

اگر غیر مسلم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ان کو غیر مسلم کہا جائے یا کافر کہا جائے (جبکہ دونوں کے ایک ہی معانی ہیں) تو یہ لفظ ان کے لئے ایک گالی کے مترادف ہے تو ان کا یہ امر اسلام کے بارے میں ان کی لاعلمی کی ایک واضح دلیل ہے۔ ایسے مرد یا عورت کو چاہیے کہ وہ مناسب ذرائع کی مدد سے اسلام اور اسلامی اصطلاحات کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ اس طرح وہ نہ صرف اسلامی اصطلاحات کو اپنے لئے گالی تصور کرنے سے دست بردار ہو جائے گا بلکہ اسلام کو اس کے صحیح تناظر میں دیکھتے ہوئے اسے سراہے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصہ سوم

عالمی بھائی چارہ

مقرر..... ڈاکٹر ذاکر نائیک

ترجمہ..... محمد زاہد ملک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عالمی بھائی چارہ

(ڈاکٹر معین دون)

الحمدللہ رب العالمین ...... صبح بخیر خواتین و حضرات ...... یہ بھیونڈی (Bhiwandi) کے باسیوں کے لئے خوشی اور فخر کا موقع ہے کہ آج ہمارے درمیان ڈاکٹر ذاکر نائک جیسی ہستی موجود ہے۔ میں موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ڈاکٹر ذاکر نائک کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے حاضرین کو خوش آمدید کہنے کی بھی سعادت حاصل کروں گا ...... میں انتظامیہ ...... اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی اور اپنی جانب سے تمام احباب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

پروگرام میں ایک تبدیلی رونما ہوئی ہے ...... جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ پولیس کمشنر اس تقریب کی صدارت کے فرائض سرانجام دیں گے لیکن کچھ ناگزیر مصروفیات کی بنا پر انہوں نے معذرت کر لی ہے اور مسٹر ہینگورین (Hingorane) جو کہ ایک سینئر ایڈووکیٹ ہیں انہوں نے کمال مہربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آج کی تقریب کی صدارت کے فرائض سرانجام دینے کی حامی بھر لی ہے ...... میں اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کی جانب سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

دوستو ابھی کچھ ہی دیر میں ہم اپنی تقریب کا روائتی آغاز کریں گے۔

میں قاری عبدالسلام کو دعوت دوں گا کہ وہ اسٹیج پر تشریف لائیں اور تلاوت قرآن کریم کی سعادت حاصل کریں ...... قاری عبدالسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(قاری عبدالسلام)

اسلام علیکم (تلاوت قرآن پاک)

(ڈاکٹر معین دون) جزاک اللہ

قاری عبدالسلام نے ابھی قرآن پاک کی سورۃ النساء کی آیت نمبر 1 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ حاضرین کے خاطر خواہ استفادہ حاصل کرنے کی خاطر میں قاری عبدالسلام کی تلاوت کردہ آیت کریمہ کا ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے)

"اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک
جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا
اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا
دیے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور
رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ
رہا ہے"

(القرآن 1:4)

اب میں اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کے چیئرمین جناب جاوید فرید سے درخواست کروں گا کہ وہ اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کا ایک مختصر تعارف پیش کریں۔...... مسٹر جاوید فرید۔

(مسٹر جاوید فرید)

اس تقریب کے صاحب صدر ایڈووکیٹ ہینگورین صاحب...... اس تقریب کے ہمارے مہمان خصوصی ایڈووکیٹ پرابھارکر صاحب...... اس تقریب کے معزز اور عظیم مقرر ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب...... اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کی جانب سے اس تقریب کے منتظم مسٹر عبدالماجد صاحب...... ہمارے مہمان خصوصی...... بھائیو اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہنوں...... اسلام علیکم

اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کی جانب سے ...... میں آپ تمام احباب کو خوش آمدید کہتا ہوں جنہوں نے اس خصوصی تقریب میں شمولیت کی اور ہمیں شرف میزبانی بخشا۔

اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی 1980ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس کے وجود میں آنے میں ہمارے مذہبی اور روحانی رہنما مولانا عبدالصمد سیف الدین صاحب کی رہنمائی۔ نگرانی اور ان کی سوچ اور افکار شامل حال تھے۔ اس وقت انہوں نے ہمیں اپنی خدمات سے بخوبی نوازا تھا اس وقت ان کے ذہن میں یہ خیال کارفرما تھا کہ ہمارے معاشرے کی خواتین کو ایک بہترین اور کامل تعلیم سے مستفید ہونا چاہیے اور بہتر تعلیم کے حصول کے بعد وہ نہ صرف اچھی خاتون خانہ ثابت ہوسکتی ہیں بلکہ اچھی مائیں بھی ثابت ہوسکتی ہیں۔ اس طرح وہ معاشرے کا ایک گراں قدر سرمایہ بن سکتی ہیں۔ اس طرح وہ خاندانی مسائل کے ساتھ بھی بخوبی نپٹ سکتی ہیں۔ حصول مقصد کی خاطر ہم نے 1987ء میں اقصیٰ گرلز ہائی اسکول کی بنیاد رکھی۔ اس وقت اس اسکول میں محض 120 طالبات زیر تعلیم تھیں۔ الحمدللہ ...... اللہ کی مہربانی سے 10 برس کے عرصہ کے اندر اندر یعنی 1998ء تک اس اسکول میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد 2700 تک پہنچ چکی تھی اور انشاءاللہ جون 1999ء میں یہ تعداد 3000 تک پہنچنے کی توقع ہے...... بے شک میں جانتا ہوں کہ آپ نے جو زحمت کی ہے اور یہاں تشریف لائے ہیں وہ زحمت مجھے سننے کے لئے نہیں کی بلکہ آپ نے یہ زحمت ڈاکٹر نائک کو سننے کیلئے اٹھائی ہے۔ لہٰذا مجھے اجازت دیں اور انہیں سننے کیلئے تیار ہو جائیں...... شکریہ

(ڈاکٹر معین دون)

شکریہ جاوید بھائی

اور مہمان نوازی کے تقاضے کے تحت میں مختصر الفاظ میں ان معزز مہمانان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گرامی کا تعارف پیش کروں گا جو اسٹیج پر براجمان ہیں۔

جیسا کہ آپ سے پہلے بھی عرض کی جا چکی ہے کہ مسٹر کے۔ آر ہینگورین انہوں نے اس تقریب کی صدارت فرمانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ آپ ...... گزشتہ 45 برس سے اس شہر میں وکالت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ...... آپ گزشتہ چھ برسوں سے بار ایسوسی ایشن کے صدر ہیں اور آپ نے تقابلی مذاہب کا مطالعہ بھی سرانجام دے رکھا ہے۔

آج کی تقریب کے ہمارے مہمان خصوصی جناب پر ابھاکر کی شخصیت ایک جانی پہچانی شخصیت ہے اور اس شہر کے باسی ان کی شخصیت سے بخوبی آگاہ ہیں ...... آپ اس ریاست کے نامور وکیل ہیں اور گزشتہ 50 برسوں سے اس میدان سے منسلک ہیں۔ آپ لاء کمیشن کے رکن ہیں اور آپ "دی لیگل ایڈ اینڈ لوک عدالت" کے بانی بھی ہیں۔ اگرچہ آپ کی عمر عزیز 75 برس کو پہنچ چکی ہے لیکن اس کے باوجود بھی آپ ایک فعال وکیل ہیں۔ آپ نوجوان وکلاء کیلئے ایک عظیم مثال ہیں۔ آپ نے نوجوان وکلاء کی رہنمائی کے لئے کتب بھی تحریر کی ہیں۔ آپ کانگرس کے ضلعی صدر بھی رہے ہیں۔

ہمارے عظیم مقرر ڈاکٹر ذاکر نائیک ...... صدر اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن ایک بین الاقوامی شخصیت کے حامل ہیں۔ آپ کو اسلام اور تقابلی مذاہب پر عبور حاصل ہے۔ آپ اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کی ایک فعال قوت ہیں۔ الحمدللہ اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن ایک بین الاقوامی ادارے کے طور پر ابھر رہی ہے۔ یہ دنیا کے سامنے اسلام کو نہ صرف مناسب انداز میں پیش کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے بلکہ اسلام کو سمجھانے اور اس کی وضاحت پیش کرنے کے عمل میں بھی مصروف ہے۔ اور اسلام کے بارے میں پھیلائی گئی غلط فہمیوں کو زائل کرنے میں بھی مصروف ہے۔ اس تمام تر عمل درآمد کے پیچھے ڈاکٹر ذاکر نائیک کا جذبہ کارفرما ہے۔ اگرچہ آپ پیشے کے لحاظ سے ایک طبی ڈاکٹر ہیں لیکن آپ نے اپنی تمام تر توانائی اسلام کی سچائی کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھیلانے پر مرکوز کر رکھی ہے۔ آپ بین الاقوامی سطح پر اپنی اس جدوجہد میں مصروف ہیں بالخصوص لاکھوں انگریزی بولنے والے سامعین کے سامنے اسلام کی سچائی پیش کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ آپ کی عمر محض 32 برس ہے لیکن اس کم عمری کے باوجود آپ اسلامی تعلیمات واضح انداز میں پیش کرنے کی سعادت سے بہرہ مند ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ اسلام کے بارے میں پھیلائی گئی غلط فہمیوں کو سائنس، منطق اور دلائل کی روشنی میں دور کرنے کی عظیم جدوجہد میں بھی مصروف ہیں۔ انہیں نہ صرف قرآن پاک پر عبور حاصل ہے بلکہ دیگر مذاہب کی مقدس کتب پر بھی عبور حاصل ہے اور وہ بڑی روانی کے ساتھ مختلف حوالہ جات پیش کرتے ہیں اور اپنے سامعین کو قائل کرنے میں لاجواب ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر اپنے تنقیدی تجزیوں اور اپنے بے ساختہ اور قائل کرنے والے جوابات کیلئے کافی شہرت رکھتے ہیں۔ گزشتہ دو برسوں کے درمیان انہوں نے دو صد سے زائد عوامی مباحثے سرانجام دیے ہیں۔ ان کے یہ مباحثے درج ذیل ممالک میں منعقد ہوئے تھے:

☆ امریکہ
☆ کینیڈا
☆ برطانیہ
☆ سعودی عربیہ
☆ بحرین
☆ متحدہ عرب امارات
☆ کویت
☆ قطر
☆ سری لنکا
☆ ملائشیا
☆ سنگاپور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہ مباحثے ان مباحثوں کے علاوہ تھے جو انہوں نے ہندوستان میں سرانجام دیے تھے۔ انہوں نے دیگر مذاہب کی اہم شخصیات کے ساتھ اہم مذاکرے بھی سرانجام دیے ہیں۔ آپ کئی ایک بین الاقوامی ٹیلی ویژن پروگراموں' سیٹلائٹ اور ٹی وی چینل پروگراموں میں بھی جلوہ گر ہو چکے ہیں۔ ان میں امریکہ۔ ملائشیا اور ہندوستان وغیرہ کے پروگرام شامل تھے۔ آپ بڑی باقاعدگی کے ساتھ بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کو انٹرویو دیتے رہتے ہیں۔ یہ ذرائع ابلاغ دیگر سوالات کے علاوہ خصوصی طور پر ان سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ اسلام خواتین کے حقوق کے بارے میں کیوں مختلف ہے؟ ...... انسانی حقوق' جدید سائنس اور سیکولرازم کے بارے میں کیوں اختلاف رکھتا ہے؟ ڈاکٹر ذاکر اپنے جوابات سے ذرائع ابلاغ کے ان سوالات سے بخوبی نپٹتے ہیں۔ آپ حقائق بیان کرتے ہیں ...... مخصوص حوالے پیش کرتے ہیں اور مناسب مواد پیش کرتے ہیں اور ان کے تعصب اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ کے ایک صد سے زائد مذاکرے' مباحثے' لیکچر ویڈیو اور آڈیو کیسٹوں کے ذریعے دستیاب ہیں اور مقبول عام ہیں۔ آپ نے اسلام اور دیگر مذاہب کے بارے میں کتب بھی تحریر کی ہیں۔

دوستو اس کے ساتھ ہی میں تعارفی کلمات کا اختتام کرتا ہوں ...... میں اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کی جانب سے مسٹر سکسینا کو خوش آمدید کہتا ہوں جو ابھی اسٹیج کی زینت بنے ہیں ...... اور اس کے ساتھ ہی میں بھائی محمد سے درخواست کروں گا کہ وہ اجلاس کی بقایا کارروائی سرانجام دینے کی ذمہ داری قبول فرمائیں ...... بھائی محمد

(ڈاکٹر محمد)

جزاک اللہ خیر ...... آپ کے تعارفی خطبے کا شکریہ

ہمارے آج کے اجلاس کی ترتیب کچھ اس طرح ہوگی کہ:۔

☆ ڈاکٹر ذاکر نائیک ''عالمی بھائی چارہ'' کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔

☆ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ ہوگا۔ اس اجلاس کے دوران معزز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہمان ...... پریس ...... دیگر حاضرین اور سامعین ...... ان کے سوالات کو خوش آمدید کہا جائے گا ...... آج کے موضوع کے بارے میں وہ جو بھی سوال کرنا چاہئیں یا کوئی بھی وضاحت درکار رکھتے ہوں ...... ان کو خندہ پیشانی کے ساتھ خوش آمدید کہا جائے گا۔

☆ آج کا موضوع ہے "عالمی بھائی چارہ"

☆ اس موقع پر ڈاکٹر ذاکر کے خطاب کے فوراً بعد ہم سوال و جواب کا سلسلہ شروع کر دیں گے۔

(ڈاکٹر ذاکر)

الحمدللہ......

عزب مآب صاحب صدر :...... مہمان خصوصی ...... قابل تعظیم بزرگو اور میرے پیارے بھائیو اور بہنو ...... میں آپ سب کو اسلامی طریقہ کار کے تحت خوش آمدید کہتا ہوں ......

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

(آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں)

آج کے خطاب کا موضوع:۔

"عالمی بھائی چارہ"

ہے آپ جانتے ہیں کہ بھائی چارہ کئی اقسام کا حامل ہوتا ہے...... وہ بھائی چارہ جو خونی رشتوں کا مرہون منت ہوتا ہے...... وہ بھائی چارہ جو دین پر بنیاد کرتا ہے ...... وہ بھائی چارہ جو ذات برادری، نسل اور عقائد پر بنیاد کرتا ہے ...... لیکن یہ تمام "بھائی چارے" محدود نوعیت کے حامل ہوتے ہیں ...... اسلام الحمدللہ......"عالمی بھائی چارے" پر یقین رکھتا ہے۔ اسلام اس امر پر یقین نہیں رکھتا کہ انسان ذات برادریوں یا مختلف طبقات میں بٹے ہوئے ہوں۔

میں نے اپنی تقریر کا آغاز قرآن پاک کی ایک آیت کریمہ کی تلاوت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا۔ یہ آیت مبارکہ سورۃ حجرات ...... سورۃ نمبر 49 کی آیت مبارک نمبر 13 تھی جو کہ اسلام کے "عالمی بھائی چارے" کے نظریے پر روشنی ڈالتی ہے کہ:۔

"اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو۔ بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے"

قرآن پاک کی یہ آیت مبارکہ فرماتی ہے کہ:۔

"اے لوگو ہم نے تمہیں عورت اور مرد کے ایک جوڑے سے پیدا فرمایا ہے ...... اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام تر دنیا کے تمام تر لوگ عورت اور مرد کے ایک ہی جوڑے سے متعلق ہیں ...... ان کا جد امجد ایک ہی ہے اور اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے کہ ہم نے لوگوں کو اقوام اور قبیلوں میں منقسم کر دیا تا کہ وہ ایک دوسرے کو پہچان سکیں اور اس لئے نہیں کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہو جائیں اور ایک دوسرے کے خلاف جنگ وجدل میں مصروف ہو جائیں۔ ایک دوسرے کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی بندے کو معزز گردانے کا معیار تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔

یہ آیت مبارکہ یہ نہیں فرماتی کہ معیار جنس، رنگ، ذات، نسل یا دولت ہے بلکہ یہ معیار تقویٰ ہے۔ پرہیزگاری ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے۔

وہ لوگ جو زیادہ متقی ہیں ...... زیادہ پرہیزگار ہیں ...... زیادہ پارسا ہیں ...... زیادہ پاک دامن ہیں ...... زیادہ خوف خدا رکھنے والے ہیں ...... وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے کہ کون کیا کرتا ہے اور کیا نہیں کرتا۔"

قرآن پاک سورۃ روم ...... سورۃ نمبر 30 ...... آیت نمبر 22 مزید فرماتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ:۔

"اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کیلئے"۔

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے مختلف زبانوں اور مختلف رنگوں کے حامل لوگ اس لئے پیدا فرمائے ہیں...... کالے لوگ...... گورے لوگ...... براؤن لوگ...... زرد لوگ...... اس لئے پیدا فرمائے ہیں کہ اس میں نشانیاں ہیں۔ رنگوں اور زبان کے اس فرق کی وجہ سے انسان ایک دوسرے سے حقیر نہیں ہیں کیونکہ اس روئے زمین پر جو بھی زبان بولی جاتی ہے وہ ایک خوبصورت زبان ہے۔ اگر آپ نے کوئی زبان پہلے نہ سن رکھی ہو تو عین ممکن ہے کہ وہ زبان آپ کو عجیب وغریب لگے لیکن جو لوگ یہ زبان بولتے ہیں ان کے لئے یہ زبان ایک انتہائی خوصورت زبان ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتا کہ:۔

"اس نے کئی ایک زبانیں اور کئی ایک رنگوں کے حامل لوگ بنائے تاکہ تمہاری پہچان ہو سکے...... تم ایک دوسرے کو جان سکو...... پہچان سکو"

اور قرآن پاک سورۃ بنی اسرائیل...... سورۃ نمبر 17...... آیت نمبر 70 میں فرماتا ہے کہ:۔

"بے شک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی"

اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ:۔

"اس نے محض عربوں کو عزت دی...... یا محض امریکنوں کو عزت دی...... یا کسی خاص نسل کے حامل لوگوں کو عزت دی...... لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد آدم کو عزت دی قطع نظر اس بات کے کہ اس کی نسل کیا ہے؟ اس کی ذات کیا ہے؟...... اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا رنگ کیا ہے؟ ......اس کی جنس کیا ہے؟''

اور کئی عقائد اور کئی ایک مذاہب ایسے ہیں جو اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ نسل انسانی کا آغاز ایک ہی جوڑے سے ہوا تھا...... اور یہ جوڑا حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام پر مشتمل تھا۔ لیکن کچھ عقائد ایسے بھی ہیں جو اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ عورت کے گناہ کی بدولت ...... حضرت اماں حوا علیہ السلام ...... ان کے گناہ کی پاداش میں انسانیت گناہ کی دلدل میں دھنسی ہوئی پیدا ہوئی ...... اور وہ محض عورت کو ہی مورد الزام ٹھہراتے ہیں ...... اور وہ عورت حضرت حوا علیہ السلام ہیں ...... وہ ان کو انسانوں کے زوال کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔

درحقیقت قرآن پاک حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام کی داستانوں کے بارے میں کئی ایک مقامات پر فرماتا ہے ......لیکن ان تمام مقامات پر دونوں کو مورد الزام ٹھہرایا گیا ہے ......یعنی حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام ...... اور اگر آپ سورۃ اعراف ...... سورۃ نمبر 7...... آیات نمبر 19 تا 27 کا مطالعہ کریں ...... حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام ...... ان کو ایک درجن سے زائد بار مخاطب فرمایا گیا ہے اور قرآن فرماتا ہے کہ:۔

''ان دونوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرانی کی۔
دونوں پشیمان ہوئے اور دونوں کو اللہ تعالیٰ نے
معاف فرمایا''

دونوں اس غلطی میں برابر کے شریک تھے ...... قرآن پاک میں ایک بھی ایسی آیت مبارکہ موجود نہیں جو محض حضرت حوا علیہ السلام کو قصور وار ٹھہراتی ہو۔ لیکن قرآن پاک میں ایک آیت مبارک ایسی بھی ہے ...... سورۃ طٰہٰ ...... سورۃ نمبر 20...... آیت نمبر 121 جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ:۔

''اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع
ہوئی''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن اگر آپ قرآن پاک کی تلاوت کریں ...... رب کے حکم میں لغزش واقع ہونے میں دونوں کو مورد الزام ٹھہرایا گیا ہے۔ وہ دونوں پشیمان ہوئے اور دونوں کو اللہ تعالیٰ نے معافی عطا فرمائی۔ اس کے باوجود بھی کئی عقائد یا مذاہب یہ کہتے ہیں کہ:۔

"چونکہ حضرت حوا علیہ السلام نے رب کے حکم کی
نافرمانی کی۔ لہٰذا وہ انسانیت کے گناہوں کی ذمہ
دار ہیں"

اسلام اس امر سے متفق نہیں ہے۔

یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے عورت کو سزا دی اور کہا کہ وہ دردزہ
(بچہ جننے کے درد) میں مبتلا ہوگی"

اس کا مطلب ہے کہ حاملہ ہونا ایک سزا ہے ...... بقول کچھ لوگوں کے جو اس ذہنیت کے حامل ہیں۔

اسلام اس امر سے بھی متفق نہیں ہے۔

اور قاری صاحب نے قرآن پاک کی سورۃ النساء ......سورۃ نمبر 4...... آیت نمبر 1 کی تلاوت کا شرف حاصل کیا تھا جس میں فرمایا گیا ہے کہ:۔

"اور رشتوں کا لحاظ رکھو"

اسلام میں حاملہ ہونا کسی عورت کی شان میں کمی کا باعث نہیں بنتا بلکہ یہ عورت کی شان کو مزید بڑھاتا ہے۔

اور قرآن پاک سورۃ لقمان ...... سورۃ نمبر 31...... آیت نمبر 14 میں فرماتا ہے کہ:۔

"اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے
میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا
کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ احقاف ...... سورۃ نمبر 46...... آیت نمبر 15 میں ارشاد مبارک ہے کہ:۔

"اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے
بھلائی کرے۔ اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا
تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے"

حاملہ ہونا عورت کی شان کو بڑھاتا ہے ...... یہ عورت کی شان میں کمی کا باعث ہرگز نہیں بنتا اور اسلام میں عورت اور مرد دونوں مساوی حیثیت کے حامل ہیں اور ایک حدیث مبارک کے مطابق جو کہ صحیح بخاری شریف میں بیان کی گئی صحیح بخاری شریف کی ایک حدیث ہے...... ایک شخص پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ:۔

"دنیا میں کون سی ہستی ایسی ہے جو سب سے بڑھ
کر میری محبت اور توجہ کی مستحق ہے؟"

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ:۔

"تمہاری ماں"

اس نے شخص نے عرض کیا کہ:۔

"ماں کے بعد کون سی ہستی ایسی ہے جو سب سے
بڑھ کر میری محبت اور توجہ کی مستحق ہے"

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ:۔

"تمہاری ماں"

اس نے شخص نے پھر عرض کیا کہ:۔

"اس کے بعد کون؟"

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری مرتبہ جواب میں فرمایا کہ:۔

"تمہاری ماں"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس شخص نے پھر عرض کیا کہ:۔

"اس کے بعد کون؟"

اس مرتبہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ:۔

"تمہارا باپ"

مختصر یہ کہ 75 فیصد ...... ¾ حصہ ...... بچوں کی محبت اور توجہ کا ¾ حصہ ماں کیلئے مخصوص ہے جبکہ 25 فیصد ...... ¼ حصہ ...... بچوں کی محبت اور توجہ کا ¼ حصہ باپ کے لئے مخصوص ہے۔

مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ:۔

"ماں کو سونے کا تمغہ ملتا ہے ...... چاندی کا تمغہ بھی
اس کو ملتا ہے اور کانسی کا تمغہ بھی اسی کو ملتا ہے۔"

اور باپ کی محض اشک شوئی کی جاتی ہے۔ یہ ہیں اسلام کی تعلیمات۔ اسلام میں مرد اور عورت دونوں مساوی حیثیت کے حامل ہیں۔ لیکن مساوی ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ان میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ...... بالخصوص اسلام میں عورتوں کے ضمن میں ...... بہت سے مسلمان اور غیر مسلم غلط فہمی کا شکار ہیں جو محض اس طریقے کار کے تحت رفع کی جا سکتی ہیں کہ آپ مستند ذرائع کو سمجھیں ...... یہ مستند ذرائع قرآن پاک اور صحیح احادیث مبارک ہیں ...... ان کو بہتر طور پر سمجھیں۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ مجموعی لحاظ سے مرد اور عورت دونوں مساوی حیثیت کے حامل ہیں ...... لیکن اس مساوات کا یہ مطلب نہیں کہ وہ یکساں ہیں۔ آیئے میں یہ سب کچھ آپ پر واضح کرنے کیلئے ایک مثال آپ کی خدمت میں پیش کروں:۔

"فرض کریں ایک کلاس کے طلباء میں سے دو
طالب علم ہیں ...... طالب علم "اے" اور طالب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم "بی" ...... وہ دونوں اول آئے ہیں اور دونوں نے 100 میں سے 80 نمبر حاصل کئے ہیں۔ لیکن اگر آپ ان کے پرچوں کا تجزیہ کریں تو پرچے میں دس سوالات حل کرنے تھے۔ ہر سوال کے دس نمبر تھے۔ لہٰذا سوال نمبر 1 میں طالب علم "اے" نے 10 میں سے 9 نمبر حاصل کئے اور طالب علم "بی" نے 10 میں سے 7 نمبر حاصل کئے ...... لہٰذا سوال نمبر 1 میں طالب علم "اے" کو طالب علم "بی" پر ایک درجہ برتری حاصل ہوئی۔

سوال نمبر 2 میں طالب علم "بی" نے 10 میں سے 9 نمبر حاصل کئے اور طالب علم "اے" نے 10 میں سے 7 نمبر حاصل کئے ...... لہٰذا سوال نمبر 2 میں طالب علم "بی" کو طالب علم "اے" پر ایک درجہ برتری حاصل ہوئی۔

بقایا 8 سوالات میں دونوں طالب علموں نے 10 میں سے 8 نمبر حاصل کئے۔

اگر آپ دونوں طالب علم کے نمبروں کو جمع کریں ...... دونوں نے 100 میں سے 80 نمبر حاصل کئے۔

لہٰذا اگر آپ تجزیہ کریں تو دو طالب علم "اے" اور "بی" مجموعی لحاظ سے برابر ہیں۔ لیکن کچھ سوالات کے جوابات میں طالب علم "اے" کو ایک درجہ برتری حاصل ہوئی ...... اور کچھ سوالات کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوابات میں طالب علم ''بی'' کو ایک درجہ برتری حاصل ہوئی ...... لیکن مجموعی طور پر دونوں برابر ہیں''

اسی طرح اسلام میں بھی مرد اور عورتیں برابر ہیں۔ اسلام میں بھائی چارے کا محض یہ مطلب نہیں کہ ایک ہی طرح کی جنسیں برابر ہیں۔ اسلام میں ''عالمگیر بھائی چارے'' کا مطلب یہ ہے کہ رنگ' نسل' ذات' برادری حتیٰ کہ جنس' مجموعی لحاظ سے برابر ہیں۔ اسلام میں عورتیں اور مرد برابر ہیں ...... لیکن کچھ معاملات میں مرد ایک درجہ برتر ہے ...... کچھ معاملات میں عورت ایک درجہ برتر ہے ...... لیکن مجموعی لحاظ سے دونوں برابر ہیں۔

مثال کے طور پر:۔

''اگر میرے گھر میں چور یا ڈاکو گھس آتا ہے تو میں یہ ہرگز نہیں کہوں گا کہ:۔
''میں خواتین کے حقوق'' پر یقین رکھتا ہوں ......
میں خواتین کی آزادی پر یقین رکھتا ہوں ...... لہٰذا میری بہن ...... بیوی اور ماں جائے اور چور یا ڈاکو سے مقابلہ کرے''

کیونکہ قرآن پاک سورۃ النساء ...... سورۃ نمبر 4 ...... آیت نمبر 34 میں فرماتا ہے کہ:۔

''اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی''

باالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں کے مقابلے میں زیادہ قوت عطا فرمائی ہے ...... لہٰذا جہاں تک طاقت اور قوت کا تعلق ہے اس میدان میں مرد عورتوں پر ایک درجہ برتر ہیں ...... لہٰذا چونکہ انہیں زیادہ طاقت عطا فرمائی گئی ہے ...... یہ ان کا فرض ہے کہ وہ عورتوں کا تحفظ سرانجام دیں ...... یہاں پر مرد کو ایک درجہ برتری حاصل ہے ...... فوقیت حاصل ہے۔ جہاں پر محبت' توجہ اور رفاقت کا تعلق ہے ...... جو بچوں کو اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والدین کو عطا کرنی چاہیئے ...... اس ضمن میں عورتیں ایک درجہ برتر ہیں ...... جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ماں کو باپ کی نسبت تین گنا زائد محبت، توجہ اور رفاقت حاصل ہے ...... یہاں عورتیں ایک درجہ برتر ہیں ...... لیکن اگر آپ مجموعی تجزیہ سرانجام دیں تو اسلام میں مرد اور عورتیں برابر ہیں اور مزید تفصیلات جاننے کیلئے آپ میری ویڈیو کیسٹ کا ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ میں نے

"اسلام میں خواتین کے حقوق"

کے بارے میں ایک خطاب پیش کیا تھا کہ یہ حقوق

"جدیدیت سے ہمکنار ہیں یا فرسودہ ہیں؟"

اس کے حصہ اول میں بہت زیادہ تفصیل موجود ہے اور بہت سی غلط فہمیاں جو لوگوں کے ذہنوں میں پائی جاتی تھیں ان کا ازالہ بھی ممکن ہوا ہے اور اس گفت و شنید میں میں نے اسلام میں خواتین کے حقوق کو چھ عدد بڑے عنوانات میں تقسیم کیا ہے:۔

☆ روحانی حقوق

☆ معاشی حقوق

☆ سماجی حقوق

☆ قانونی حقوق

☆ تعلیمی حقوق

☆ سیاسی حقوق

اور میں نے اس گفت و شنید میں یہ بات پایہ تکمیل تک پہنچائی ہے کہ مجموعی لحاظ سے مرد اور عورتیں برابر ہیں۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کا جو تصور پایا جاتا ہے وہ اللہ کسی خاص نسل یا مخصوص لوگوں کا اللہ نہیں ہے بلکہ قرآن پاک سورۃ فاتحہ ...... سورۃ نمبر 1 ...... آیت ...... نمبر 2 میں فرماتا ہے کہ:۔

"سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کو رب العالمین فرمایا گیا ہے یعنی:۔

"سارے جہان والوں کا رب"

اور قرآن پاک کی آخری سورۃ ...... سورۃ ناس ...... سورۃ نمبر 114...... آیت نمبر1 میں فرمایا گیا ہے کہ:۔

"تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا
رب......"

یعنی اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کا رب ہے...... لوگوں کے کسی مخصوص گروہ کا رب نہیں ہے ...... یا کسی مخصوص نسل کے حامل لوگوں کا رب نہیں ہے اور قرآن پاک میں متعدد آیات ایسی موجود ہیں جو ان الفاظ سے شروع ہوتی ہیں کہ:۔

"اے لوگو!"

اور دو آیات جن کا حوالہ میں نے اپنے خطاب کے آغاز میں پیش کیا تھا ...... وہ ان الفاظ سے شروع ہوتی ہیں کہ:۔

"اے لوگو!"

اور قرآن پاک سورۃ البقرہ...... سورۃ نمبر 2...... آیت نمبر 168 میں فرماتا ہے کہ:۔

"اے لوگ کھاؤ جو کچھ زمین میں ہے۔ حلال
پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو۔
بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے"

دنیا میں "عالمی بھائی چارے" کو فروغ دینے کی غرض سے ...... اسلام کے اپنے اخلاقی قوانین ہیں ...... اسلام ایسے اخلاقی قوانین پیش کرتا ہے جو دنیا میں "عالمی بھائی چارے" کے فروغ میں انتہائی معاون ثابت ہوتے ہیں۔

قرآن پاک سورۃ مائدہ ...... سورۃ نمبر 5...... آیت نمبر 32 میں فرماتا ہے کہ:۔

"جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمین میں فساد کیے تو اس نے گویا سب لوگوں کو قتل
کیا اور جس نے ایک جان کو بچا لیا اس نے گویا
سب لوگوں کو بچا لیا"

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"اگر کوئی شخص کسی انسان کو ہلاک کرتا ہے...... خواہ
مقتول مسلم ہو یا غیر مسلم ...... اس سلسلے میں کسی
رنگ ونسل ......قوم ...... یا مذہب کا ذکر نہیں فرمایا
گیا ...... اگر کوئی شخص کسی انسان کو ہلاک کرتا ہے
اس حقیقت کے باوجود بھی کہ وہ ایک قاتل نہیں
ہے بلکہ بے گناہ ہے...... یا زمین میں فساد پھیلانے
کا مجرم نہیں ہے ...... اس کا یہ عمل ایسے ہے جیسے
اس نے تمام انسانیت کو ہلاک کر ڈالا ہو۔
اور اگر کوئی شخص کسی ایک انسان کی جان بچاتا ہے
...... اگرچہ وہ انسان کسی رنگ ...... نسل ...... قوم
...... یا مذہب سے متعلق ہو تو گویا اس نے پوری
انسانیت کو بچا لیا"

قرآن پاک میں اخلاقی اصولوں کے بارے میں کئی ایک قوانین بیان فرمائے گئے ہیں تاکہ "عالمی بھائی چارے" کو فروغ حاصل ہو اور یہ فروغ دنیا بھر میں حاصل ہو۔

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"کسی کو چوری چکاری نہیں کرنی چاہیے"

یہ ایک گناہ ہے...... یہ ایک جرم ہے۔

اسلام میں زکوٰۃ کا نظام رائج ہے ...... جو مسلمان صاحب نصاب ہو...... خواہ وہ مرد ہو یا عورت ...... اس پر سالانہ 2.5 فیصد زکوٰۃ فرض ہے ...... اگر دنیا کا ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص زکوٰۃ ادا کرنے لگ جائے تو چشم زدن میں اس دنیا سے غربت کا خاتمہ ممکن ہو سکتا ہے...... دنیا میں کوئی شخص بھوک کے ہاتھوں موت کی آغوش میں نہیں پہنچے گا۔

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"تم اپنے ہمسائے کا خیال رکھو۔ اس سے محبت کرو اور اس کی مدد کرو۔ اس کے ساتھ تعاون کرو"

قرآن پاک سورۃ ماعون...... سورۃ نمبر 107...... آیت نمبر 1 تا 7 میں فرماتا ہے کہ:۔

"بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے۔ پھر وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا تو ان نمازیوں کیلئے خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔"

اور ہمارے پیارے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"وہ مسلمان نہیں جو خود تو پیٹ بھر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا سوئے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی شخص جو پیٹ کر کھانا کھاتا ہے...... اس کا مطلب ہے کہ اسے بہتر کھانا دستیاب ہے جبکہ اس کے ہمسائے بھوکے ہیں...... ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل نہیں کر رہا اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی بھی تعمیل نہیں کر رہا۔

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"فضول خرچی نہ کرو"

قرآن پاک سورۃ بنی اسرائیل...... سورۃ نمبر 17...... آیت نمبر 26 اور 27 میں فرماتا ہے کہ:۔

"اور فضول نہ اڑا۔ بیشک اڑانے والے شیطانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بھائی ہیں''۔

اگر آپ فضول خرچ ہیں ......تو آپ ''عالمی بھائی چارے'' میں خلل ڈالنے کا باعث ثابت ہوں گے کیونکہ یہ فطری بات ہے کہ اگر ایک شخص فضول خرچی کرے گا تو دشمنی اور عداوت پیدا ہوگی ...... یہ بھائیوں کے درمیان حسد پیدا کرے گی۔ کسی شخص کو چوری چکاری نہیں کرنی چاہیے ...... خیرات دینی چاہیے ...... ہمسائے کی مدد کرنی چاہیے ...... یہ تمام اخلاقی ضابطے ہیں جو کہ قرآن پاک میں بیان فرمائے گئے ہیں۔

قرآن پاک مزید فرماتا ہے کہ:۔

> ''تمہیں رشوت نہیں لینی چاہیے ...... تمہیں رشوت نہیں دینی چاہیے''۔

قرآن پاک سورۃ البقرہ ......سورۃ نمبر 2......آیت نمبر 188 میں فرماتا ہے کہ:۔

> ''اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھا لو۔ جان بوجھ کر......''

اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی دولت لوگوں کو رشوت دینے میں خرچ نہ کرو تاکہ تم رشوت کا سہارا لے کر دوسرے لوگوں کا مال بھی ناجائز طور پر ہڑپ کر جاؤ ...... اسلام آپ کو آپ کے بھائی کا مال کھانے کی اجازت فراہم نہیں کرتا اور قرآن پاک سورۃ مائدہ ......سورۃ نمبر 5 ......آیت نمبر 90 میں فرماتا ہے کہ:۔

> ''اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہیں۔ شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے تم میں بیر اور دشمن ڈلوائے ......''

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''شراب کے علاوہ بھی ہر قسم کے نشے سے بچو۔ اس کے علاوہ جوئے سے بچو...... بت پرستی سے بچو کیونکہ یہ تمام تر کھیل شیطانی کھیل ہیں''

اور ہم جانتے ہیں کہ نشے کی علت معاشرے میں کئی ایک جرائم کو جنم دینے کا باعث ثابت ہوتی ہے ...... یہ ''عالمی بھائی چارے'' کے فروغ میں رکاوٹ ڈالتی ہے اور شماریات ہمیں یہ بتاتی ہے کہ:۔

''امریکہ میں روزانہ عورتوں کی بے حرمتی کی اوسطاً 1900 وارداتیں منظر عام پر آتی ہیں ...... اور بہت سی وارداتوں میں ملوث واردات کا شکار ہونے والی عورت یا واردات کرنے والے مجرم دونوں میں سے ایک نشے کی حالت میں ہوتا ہے''

امریکہ کی شماریات ہمیں مزید بتاتی ہے کہ:۔

''امریکہ میں 8 فیصد افراد ایسے ہیں جنہوں نے اپنے نزدیکی رشتہ داروں کے ساتھ ناجائز جنسی تعلقات قائم کر رکھے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر 12 واں تا 13 واں امریکی اس بدفعلی میں ملوث ہے ...... یعنی اس نے اپنے نزدیکی رشتہ داروں کے ساتھ جنسی تعلقات استوار کر رکھے ہیں مثلاً باپ اور بیٹی کے درمیان ...... ماں اور بیٹے کے درمیان ...... بھائی اور بہن کے درمیان جنسی تعلقات استوار ہیں ...... اور ان تمام تر تعلقات کے پیچھے اکثر حالات میں نشے کی حالت کارفرما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے...... یہ کرتوت اکثر نشے کے زیر اثر سرانجام
دیے جاتے ہیں ...... دنیا میں ایڈز کا مرض پھیل رہا
ہے......اس کی ایک وجہ نشہ بازی بھی ہے۔"

یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

نشے اور جوئے سے بچو۔ یہ شیطانی کام ہیں ......
شیطانی کاموں سے بچو تا کہ تم فلاح پاؤ

اگر آپ ان شیطانی کاموں سے بچتے رہیں گے ......"عالمی بھائی چارہ" فروغ پائے گا اور اس کو دنیا بھر میں فروغ حاصل ہوگا۔

سورۃ بنی اسرائیل ......سورۃ نمبر 17......آیت نمبر 32 میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ۔ بیشک وہ بے حیائی
ہے اور بہت ہی بُری راہ ......"

اسلام بدکاری کے خلاف ہے۔ یہ دیگر برائیوں کیلئے بھی راہ ہموار کرتی ہے۔

قرآن پاک سورۃ حجرات ......سورۃ نمبر 49......آیات نمبر 11 اور 12 میں فرماتا ہے کہ:۔

"اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجیب
نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ
عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں
سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک
دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔ کیا ہی بُرا نام ہے
مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں وہی
ظالم ہیں۔

اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو۔ بیشک کوئی
گمان گناہ ہوتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی پسند کرے
گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے"

قرآن فرماتا ہے کہ:۔

"اگر تم غیبت کرو گے...... اگر کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائیاں بیان کرو گے تو تمہارا یہ عمل ایسے ہی ہے جیسے تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہو اور اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا دوہرا گناہ ہے...... کیونکہ مردہ گوشت کھانا منع ہے...... اس لئے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا دوہرا جرم ہے...... حتیٰ کہ وہ درندے جو انسانی گوشت کھاتے ہیں وہ بھی اپنے بھائی کا گوشت نہیں کھاتے...... لہٰذا اگر تم غیبت کرو گے...... اگر تم کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائیاں کرو گے...... تو یہ دوہرا جرم ہوگا...... یہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہوگا۔"

اور قرآن پاک اس کا جواب بھی پیش فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"نہیں تم ایسا ہرگز پسند نہیں کرو گے۔ تم میں سے
کوئی بھی ایسا کرنا پسند نہیں کرے گا"

قرآن پاک کی سورۃ ھمزہ...... سورۃ نمبر 104...... آیت نمبر 1 میں ارشاد مبارک ہے کہ:۔

"خرابی ہے اس کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب
کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے"

اخلاقی عمل درآمد کے تمام تر قوانین قرآن پاک اور صحیح احادیث مبارکہ میں بیان فرمائے گئے ہیں...... یہ "عالمی بھائی چارے" کو فروغ بخشتے ہیں۔ اسلام کی بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ بذات خود "عالمی بھائی چارے" کا عملی مظاہرہ پیش کرتا ہے...... مسلمان ایک دن میں پانچ مرتبہ صلوٰۃ میں "عالمی بھائی چارے" کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جب ہم صلوٰۃ ادا کرتے ہیں تب ہم عملی طور پر "عالمی بھائی چارے" کا مظاہرہ کر رہے ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔

صحیح بخاری شریف کی ایک حدیث کے مطابق حضرت انس (اللہ آپ سے راضی ہو) فرماتے ہیں کہ:۔

"جب ہم صلوٰۃ کے لئے کھڑے ہوئے ......
ہمارے کندھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے
...... ہمارے پاؤں ایک دوسرے سے ملے ہوئے
تھے۔"

ہمارے پیارے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"صلوٰۃ کا آغاز کرنے سے پہلے ...... اپنی صفیں
درست کر لیا کرو ...... کندھے سے کندھا ملا لیا کرو
اور شیطان کی گزرگاہ کے لئے تمہارے درمیان
فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے"۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صلوٰۃ
کے دوران ایک دوسرے کے کندھے سے کندھا ملا
کر کھڑا ہونا چاہیئے اور شیطان کے گزرنے کے لئے
اپنے درمیان فاصلہ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

وہ کس شیطان کے بارے میں فرما رہے تھے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس شیطان کے بارے میں فرما رہے تھے وہ رنگ، نسل، ذات اور مقام و مرتبے کے اختلاف کا شیطان تھا ...... قطع نظر اس امر کے کہ کوئی غریب ہے یا امیر ...... بادشاہ ہے یا فقیر ...... جب آپ صلوٰۃ ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں ...... کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں ...... تاکہ "بھائی چارہ" فروغ پائے اور تمہارے درمیان دولت، رنگ و نسل اور مرتبے کا شیطان نہ آئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"عالمی بھائی چارے" کی بہترین مثال حج کے دوران دیکھنے میں آتی ہے۔ تقریباً 25لاکھ مسلمان جن کا تعلق دنیا کے مختلف حصوں سے ہوتا ہے ...... وہ فریضہ حج ادا کرنے کی غرض سے مکہ شریف آتے ہیں۔ مسلمان دنیا کے مختلف ممالک سے آتے ہیں ...... امریکہ سے ...... کینیڈا سے ...... برطانیہ سے ...... سنگاپور سے ...... ملائشیا سے ...... ہندوستان سے ...... پاکستان سے ...... انڈونیشیا سے ...... مسلمان دنیا کے کئی ایک حصوں سے آتے ہیں ...... اور یہ مسلمان ان سلے کپڑے کے دو ٹکڑوں میں ملبوس ہوتے ہیں ...... جو کہ سفید رنگ کے ہوتے ہیں ...... آپ یہ شناخت نہیں کر سکتے کہ آپ کے ساتھ کھڑا دوسرا مسلمان ...... بادشاہ ہے یا فقیر ہے ...... یہ "عالمی بھائی چارے" کی ایک بہترین مثال ہے ...... یہ دنیا کا عظیم ترین سالانہ اجتماع ہے ...... ہر سال 25لاکھ مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں ...... اور آپ کے ساتھ کھڑا شخص ...... آپ اندازہ ہی نہیں لگا سکتے کہ وہ بادشاہ ہے یا فقیر ہے ...... قطع نظر اس امر کے کہ آپ امیر ہیں یا غریب ...... کالے ہیں یا گورے ...... آپ دنیا کے کس حصے سے آئے ہیں ...... آپ ایک ہی لباس میں ملبوس ہوتے ہیں اور ہمارے پیارے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ حج کے دوران فرمایا تھا کہ:۔

> "خدا ایک ہے اور کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔ نہ ہی کسی گورے کو کسی کالے پر فضیلت حاصل ہے اور نہ ہی کسی کالے کو کسی گورے پر فضیلت حاصل ہے۔ فضیلت کا معیار تقویٰ ہے ...... نیکی ہے ...... پرہیزگاری ہے ...... خوف خدا ہے۔ رنگ ونسل فضیلت کا معیار نہیں ہے ...... یہ آپ کو دوسروں سے افضل نہیں بناتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

...... اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب برابر ہیں۔ اگر آپ
تقویٰ میں بڑھے ہوئے ہیں ...... نیکیوں میں
بڑھے ہوئے ہیں تب آپ کو دیگر انسانوں پر
فضیلت حاصل ہو سکتی ہے"۔

اور حج کے مناسک ادا کرنے کے دوران ہر ایک مسلمان یہ دہراتا رہتا ہے کہ:۔

"اللّٰھم لبیک ...... اللّٰھم لبیک"

اور حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد بھی یہ کلمہ ذہنوں میں گونجتا رہتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ:۔

"میرے اللہ میں حاضر ہوں ...... میرے اللہ میں
حاضر ہوں"
"اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں ...... اے اللہ میں
حاضر ہوں"
"اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں"
"اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں"

مذہب اسلام کا اہم ستون ایک خدا پر ایمان لانا ہے جو کہ تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ تمام جہانوں کا خالق' مالک اور رازق ہے ...... اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ...... اور ایک خدا پر یقین رکھنے کی وجہ سے "عالمی بھائی چارے" کو تقویت میسر آتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہی خدا نے تمام مخلوق کو تخلیق فرمایا ہے۔ قطع نظر اس امر کے کہ آپ امیر ہیں یا غریب ...... آپ مرد ہیں یا عورت ...... آپ گورے ہیں یا کالے ...... آپ جس رنگ' نسل اور ذات سے بھی تعلق رکھتے ہیں ...... آپ سب برابر ہیں ...... کیونکہ آپ سب کی تخلیق ایک ہی خدا نے کی ہے ...... اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ...... اگر آپ ایک خدا پر ایمان رکھتے ہوں تب ہی آپ "عالمی بھائی چارے" کا عملی نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام تر بڑے مذاہب جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا کے نظریے پر یقین رکھتے ہیں ...... وہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر بھی یقین رکھتے ہیں اور آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق مذہب کا مطلب یہ ہے کہ:۔

"انسانوں کو کنٹرول کرنے والی ایک بلند و برتر اور
اعلیٰ ہستی ...... ایک خدا ...... جو عبادت کے لائق ہے
اور جس کی تابعداری فرض ہے۔"

لہٰذا مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر آپ کسی مذہب کا تجزیہ سرانجام دینا چاہتے ہیں ...... آپ کو اس مذہب میں خدا کے تصور کو سمجھنا ہوگا ...... اور کسی بھی مذہب میں خدا کے تصور کا تجزیہ سرانجام دینے کا بہترین طریقہ یہ نہیں ہے کہ آپ اس مذہب کے پیروکاروں کے عمل کا مشاہدہ کریں کہ وہ کیا کچھ کر رہے ہیں ...... کیونکہ کئی ایک پیروکار بذات خود نہیں جانتے کہ ان کی مقدس کتب احکام خدا کے بارے میں کیا بتاتی ہیں۔ اس لئے اس تجزیے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس مذہب کی مقدس کتب کا تجزیہ سرانجام دیا جائے کہ وہ خدا کے بارے میں کیا کہتی ہیں۔

اور قرآن پاک سورۃ ال عمران ...... سورۃ نمبر 3 ...... آیت نمبر 64 میں فرماتا ہے کہ:۔

"تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم
میں تم میں یکساں ہے"

وہ کلمہ کیا ہے؟

☆ یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی
☆ اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں
☆ اور ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنا لے اللہ کے سوا
☆ پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ آپ کو بتاتا ہے کہ مختلف لوگوں کے ساتھ کیسے مخاطب ہونا ہے ...... یہ کہتے ہوئے مخاطب ہونا ہے کہ:۔

"ایسے کلمے کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے"

وہ کلمہ کیا ہے؟

"یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی"

"اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں"

لہٰذا کسی بھی مذہب میں تصور خدا کو سمجھنے کے لئے ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ اس مذہب کی مقدس کتب خدا کے بارے میں کیا کہتی ہیں۔ اگر آپ تصور خدا کو سمجھ جاتے ہیں تب آپ اس مذہب کو بھی سمجھ جائیں گے۔

آیئے ہم پہلے ہندومت میں تصور خدا کا تجزیہ سرانجام دیں۔

اگر آپ ایک عام ہندو سے یہ سوال کریں کہ:۔

"تمہارے کتنے خدا ہیں؟"

کچھ ہندو جواب دیں گے کہ:۔

تین ...... کچھ کہیں گے کہ ایک سو ...... کچھ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک ہزار ...... کچھ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ 33 کروڑ ...... یعنی 33 ملین ......

لیکن اگر آپ کسی پڑھے لکھے ہندو سے یہی سوال کریں جس نے ہندوؤں کی مقدس کتب کا مطالعہ کیا ہو تو وہ آپ کو بتائے گا کہ:۔

"حقیقت میں ہندوؤں کو ایک خدا کی عبادت کرنی چاہئیے ...... اور انہیں محض ایک خدا پر ایمان رکھنا چاہئیے"

لیکن عام ہندو ...... وہ کئی ایک خداؤں کے فلسفے پر یقین رکھتا ہے۔ ایک عام ہندو کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتا ہے؟

وہ یہ کہتا ہے کہ:۔

"ہر ایک چیز خدا ہے ...... درخت خدا ہے ......
سورج خدا ہے ...... چاند خدا ہے ...... بندر خدا ہے
...... انسانی خدا بھی موجود ہے ...... سانپ خدا ہے"

ہم مسلمان کیا کہتے ہیں؟

ہم مسلمان کہتے ہیں کہ:۔

"ہر چیز خدا کی مخلوق ہے ...... درخت اللہ کی مخلوق
ہے ...... سورج اللہ کی مخلوق ہے ...... چاند اللہ کی
مخلوق ہے۔ بندر اللہ کی مخلوق ہے ...... انسان اللہ کی
مخلوق ہے ...... سانپ اللہ کی مخلوق ہے"

لہٰذا عام ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بڑا فرق یہ ہے کہ عام ہندو کہتا ہے کہ:۔

"ہر ایک چیز خدا ہے"

(Every thing is God)

ہم مسلمان یہ کہتے ہیں کہ:۔

"ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے"

(Every thing is God`s)

یعنی گاڈ (God) کومے والے "ایس" کے ساتھ (God`s) ...... یہ فرق محض کومے والے "ایس" کا ہے۔ اگر ہم کومے والے "ایس" کا فرق ختم کر دیں ...... تب ہندو اور مسلمان ...... ہم متحد ہو سکتے ہیں۔ ہم یہ فرق کیسے ختم کر سکتے ہیں؟

قرآن فرماتا ہے کہ:۔

"ایسے کلمے کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں
ہے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ کلمہ کیا ہے:۔

وہ کلمہ یہ ہے کہ:۔

"عبادت نہ کریں مگر خدا کی"

ہندوؤں کی جو مقبول عام مذہبی کتاب جسے بہت سے ہندو کثرت کے ساتھ پڑھتے ہیں ...... اس کا نام "بھگود گیتا" ہے۔ اگر آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں تو اس کے باب نمبر 7...... آیت نمبر 20 میں یہ درج ہے کہ:۔

"وہ لوگ جن کی عقل پر دنیاوی حرص کا پردہ پڑا ہوا
ہے وہ نقلی خداؤں کو پوجتے ہیں"

اس کا مطلب یہ ہے کہ جن کی عقل پر دنیاوی حرص نے پردہ ڈالا ہوا ہے وہ ایک حقیقی خدا کے علاوہ نقلی خداؤں کو بھی پوجتے ہیں اور اگر آپ اپنشد (Upanishads) کا مطالعہ کریں جو کہ ہندوؤں کی ایک اور مقدس کتاب ہے ...... باب نمبر 6 ...... سیکشن نمبر 2...... آیت نمبر 1 (سنسکرت)...... کہ:۔

"خدا محض ایک ہے۔ دوسرا کوئی خدا نہیں ہے"

سوتیں وتارا اپنشد ...... باب نمبر 6...... آیت نمبر 9 (سنسکرت) میں جو کچھ درج ہے اسکا مطلب کچھ یوں ہے کہ:۔

"خدا کے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے اور وہ
والدین سے بھی پاک ہے"

اسی کتاب کی سورۃ نمبر 4...... آیت نمبر 19 ...... (سنسکرت) ...... میں درج ہے کہ:۔

"خدا کی برابری کرنے والا کوئی نہیں ہے"

اس کتاب کی سورۃ نمبر 4...... آیت نمبر 19 میں درج ہے کہ:۔

"خدا کی کوئی شکل نہیں ہے ...... اسے کوئی بھی اپنی
آنکھوں کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا"

ہندوؤں کی مقدس کتب میں وید انتہائی مقدس گردانے جاتے ہیں ...... بنیادی طور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4وید ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

☆ رگ وید

☆ یجر وید

☆ سام وید

☆ اتھاروا وید

اگر آپ یجر وید کا مطالعہ کریں ...... باب نمبر 32 ...... آیت نمبر 3...... (سنسکرت) میں درج ہے کہ:۔

"خدا کی کوئی شکل نہیں ہے ...... خدا شکل وصورت سے پاک ہے"

یجر وید ...... باب نمبر 40...... آیت نمبر 8 میں درج ہے کہ:۔

"خدا کا کوئی جسم نہیں ہے...... وہ پاک ہے"

اور یجر وید کی اگلی آیات ...... باب نمبر 40...... آیت نمبر 9 (سنسکرت) ...... میں درج ہے کہ:۔

"وہ اندھیرے میں ہیں جو "اسمبھوتی" کو پوجتے ہیں"

"اسمبھوتی" کا مطلب ہے فطری اشیاء مثلاً ہوا۔ پانی' آگ وغیرہ اور یہ آیت مزید کہتی ہے کہ:۔

"وہ زیادہ اندھیرے میں ہیں جو "اسمبھوتی" کو پوجتے ہیں"۔

سمابھوتی انسانی تخلیق کردہ اشیاء ہیں مثلاً کرسی' میز' بت وغیرہ۔ وغیرہ۔

ویدوں میں رگ وید کو ہندو مقدس ترین خیال کرتے ہیں۔ رگ وید ...... کتاب نمبر 1...... باب نمبر 164 ...... آیت نمبر 46 میں درج ہے کہ:۔

"جوگی اور درویش لوگ خدا کو کئی ناموں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پکارتے ہیں"

اور اگر رگ وید...... کتاب نمبر 2...... سورۃ نمبر 1 کا مطالعہ کریں تو اس خدا کے کئی ایک صفاتی نام بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک نام "برہما" بھی ہے۔ اگر آپ "برہما" کا ترجمہ انگریزی زبان میں کریں تو اس کا مطلب بنتا ہے کہ "تخلیق فرمانے والا" (The Creator) اگر آپ اس کا ترجمہ عربی زبان کریں تو اس کا مطلب بنتا ہے "خالق" (Khaliq) اگر کوئی اللہ تعالیٰ کو "تخلیق فرمانے والا" یا "خالق" یا "برہما" کہہ کر پکارے تو ہم مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ برہما وہ خدا ہے جس کے چار سر ہیں اور ہر ایک سر پر تاج ہے...... تب ہم مسلمان اس پر شدید احتجاج کریں گے۔ مزید برآں یہ کہتے ہوئے تم اپنشد کی نفی کر رہے ہو گے جو یہ کہتی ہے...... (سنسکرت) کہ:

"خدا کی کوئی شکل نہیں ہے"

جبکہ تم خدا کو شکل دے رہے ہو۔

رگ وید...... کتاب نمبر 2...... سورۃ نمبر 1...... آیت نمبر 3 میں خدا کو ایک اور صفاتی نام دیا گیا ہے...... "وشنو"...... اگر آپ "وشنو" کا انگریزی زبان میں ترجمہ کریں...... اس کا مطلب ہے "پالنے والا" (رازق)...... اگر آپ اس کا عربی زبان میں ترجمہ کریں تو اس کا مطلب ہے "رب"۔

ہم مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہیں اگر کوئی خدا کو "رازق" یا "رب" کہہ کر پکارے یا "وشنو" کہہ کر پکارے...... لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ "وشنو" کے چار ہاتھ ہیں اور اس کے ایک ہاتھ میں "چکرا" ہے تو ہم مسلمان اس پر شدید احتجاج کریں گے۔ مزید یہ کہ تم خدا کو ایک شکل عطا کر رہے ہو...... تم تجر وید...... باب نمبر 32...... آیت نمبر 3 کی نفی کر رہے ہو جو کہتی ہے...... (سنسکرت) کہ:

"خدا کی کوئی شکل صورت نہیں ہے"

رگ وید...... جلد نمبر 8...... سورۃ نمبر 1 کہتی ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"خدا کی کوئی شکل نہیں ہے"

رگ وید...... سورۃ نمبر 42...... آیت نمبر 3 کہتی ہے کہ:۔

"تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں ۔ اس اکیلے کی عبادت کرو"

رگ وید...... جلد نمبر 6...... سورۃ نمبر 45...... آیت نمبر 16 کہتی ہے کہ:۔

"خدا محض ایک ہے...... ایک اکیلے کی عبادت کرو"

اور "برہما سترا" ...... ہندوازم کا بنیادی عقیدہ ...... (سنسکرت) یہ ہے کہ:۔

"بھگوان ایک ہی ہے...... دوسرا نہیں ہے......نہیں ہے......نہیں ہے...... ذرا بھی نہیں ہے"

لہٰذا اگر آپ ہندوؤں کی مقدس کتب کا مطالعہ کریں تو آپ ہندومت میں تصور خدا کو سمجھ سکتے ہیں۔

آیئے اب ہم یہودیت میں تصور خدا کا تجربہ کریں۔

یہودیوں کی مقدس کتاب ڈیوٹرونومی (بائیبل) ...... سورۃ نمبر 6 ...... آیت نمبر 4 میں درج ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔

"سنو اے اسرائیلیو...... ہمارا خدا...... ہمارا خدا ایک ہے"

عیسیاہ (Isaiah) کی کتاب میں درج ہے...... سورۃ نمبر 43...... آیت نمبر 11 کہ:۔

"میں ...... میں خدا ہوں اور میرے علاوہ کوئی نجات دھندہ نہیں ہے"

اسی کتاب کی سورۃ نمبر 45...... آیت نمبر 5 میں مزید درج ہے کہ:۔

"میں خدا ہوں...... میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے"

اس کتاب میں سورۃ نمبر 46...... آیت نمبر 9 میں درج ہے کہ:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں خدا ہوں ...... میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے

...... میں خدا ہوں اور میرے جیسا دوسرا کوئی نہیں ہے

''بک آف ایکسوڈس'' (Book of Exodus) ...... سورۃ نمبر 20...... آیت نمبر 3 اور 5 کے علاوہ ''بک آف ڈیوٹرونومی'' ...... سورۃ نمبر 5...... آیت نمبر 7 تا 9 کہا گیا ہے کہ:۔

''میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے''

یہاں پر خدا تعالیٰ کلام فرما رہا ہے کہ:۔

''میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے ...... میرے علاوہ
کسی کے سامنے نہ جھکو کیونکہ میں خدا ہوں۔''

لہٰذا اگر ہم یہودیوں کی مقدس کتب کا مطالعہ کریں تو ہم یہودیت میں خدا کے تصور کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔

بیشتر اس کے کہ میں عیسائیت میں تصور خدا کا ذکر کروں میں چند نکات واضح کرنا چاہوں گا کہ:۔

''اسلام ہی واحد غیر عیسائی مذہب ہے جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا بھی ایمان کا ایک حصہ قرار دیا ہے۔ کوئی مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان نہ لائے۔ ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ مسیح تھے ...... انگریزی میں (Christ) ...... ہم یہ ایمان بھی رکھتے ہیں کہ ان کی پیدائش معجزانہ طور پر عمل میں لائی گئی تھی۔ وہ بن باپ پیدا ہوئے تھے۔ اگرچہ آج کل کے جدید دور کے بعض عیسائی اس امر پر یقین نہیں رکھتے۔ ہم اس امر پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ ان کو یہ معجزہ عطا کیا گیا تھا کہ وہ پیدائشی اندھوں اور کوڑھیوں کو بھی شفایاب کر دیتے تھے:۔

یہاں تک تو مسلمان اور عیسائی اکٹھے جا رہے ہیں لیکن ...... کچھ عیسائی ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ:۔

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔''

درحقیقت اگر آپ بائبل کا مطالعہ کریں تو آپ کو پوری بائبل میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں ملے گا جس کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بذات خود یہ دعویٰ کیا ہو کہ:۔

''میں خدا ہوں''

یا یہ کہا ہو کہ:۔

''میری عبادت کرو''

درحقیقت اگر آپ بائبل کا مطالعہ کریں۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب کیا گیا ہے کہ وہ بذات خود فرماتے ہیں ...... یہ جان کی بائبل ......سورۃ نمبر 14 ...... آیت نمبر 28 میں درج ہے کہ:۔

''میرا باپ مجھ سے بڑا ہے''

جان کی بائبل ......سورۃ نمبر 10 ......آیت نمبر 29 میں درج ہے کہ:۔

''میرا باپ سب سے بڑا ہے''

میتھیو کی بائبل ......سورۃ نمبر 12 ......آیت نمبر 28 میں درج ہے کہ:۔

''میں نے خدا کی مدد سے روح سے برائیوں کو مٹا دیا''

لیوک کی بائبل ......سورۃ نمبر 11 ......آیت نمبر 20 میں درج ہے کہ:۔

''میں نے خدا کی انگلی سے برائیوں کو مٹا دیا''

جان کی بائبل ......سورۃ نمبر 5 ......آیت نمبر 30 میں درج ہے کہ:۔

''میں اپنے طور پر کچھ نہیں کرتا ...... جیسا میں سنتا ہوں میں فیصلہ کرتا ہوں اور میرا فیصلہ درست ہوتا ہے کیونکہ میں اپنی مرضی کے تحت رو بہ عمل نہیں ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اپنے باپ کی مرضی کے تحت روبہ عمل ہوتا ہوں"

کوئی بھی شخص جو یہ کہتا ہے کہ:۔

"میں اپنی مرضی کی بجائے خدا کی مرضی پر عمل درآمد کرتا ہوں"

اس کا مطلب یہ ہے کہ:۔

"اس نے اپنی خواہش کو خدا کی خواہش کے تابع کر دیا"

اور اگر آپ اس کا عربی میں ترجمہ کریں ...... اس کا مطلب عین "اسلام" ہے...... جو کوئی بھی اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے ...... اپنی خواہش کو خدا کی خواہش کے تابع کر دیتا ہے...... وہ "مسلمان" کہلاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قوانین کو کبھی پامال نہیں کیا ...... درحقیقت وہ ان قوانین کی توثیق کیلئے آئے تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں ...... یہ میتھیو کی بائبل ...... آیت نمبر 5...... سورۃ نمبر 17 تا 20 درج ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ مت سوچو کہ میں پیغمبروں یا قوانین کو پامال کرنے کیلئے آیا ہوں"

یہ تمام تر حوالے بائبل سے ہیں ...... کنگ جیمز کی بائبل ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں کہ:۔

یہ مت سوچو کہ میں پیغمبروں یا قوانین کو پامال کرنے آیا ہوں ...... میں انہیں پامال کرنے نہیں آیا بلکہ ان کی تکمیل کے لئے آیا ہوں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:۔

اگر تم جنت میں داخل ہونا چاہتے ہو تو تمہیں خدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے تمام احکامات ماننا ہوں گے بشمول یہ کہ "خدا
ایک ہے" ...... اس کا کوئی شریک نہیں ...... تم خدا
کی کوئی تصویر تخلیق نہیں کر سکتے

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کبھی نہیں فرمایا تھا کہ:۔

"میں خدا ہوں"

درحقیقت انہوں نے فرمایا تھا کہ:۔

"انہیں خدا کی جانب سے بھیجا گیا تھا"

یہ جان کی بائبل ...... سورۃ نمبر 14 ...... آیت نمبر 24 میں درج ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔

"جو الفاظ تم سنتے ہو وہ میرے نہیں ہیں بلکہ میرے
باپ کے ہیں جس نے مجھے بھیجا ہے"

جان کی بائبل میں یہ درج ہے ...... سورۃ نمبر 17 ...... آیت نمبر 3 کہ:۔

"خدا ایک ہے اور اسی خدا نے عیسیٰ (علیہ السلام)
کو بھیجا ہے"۔

اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ دریافت کیا گیا کہ:۔

"پہلا حکم کیا ہے؟"

انہوں نے وہی جواب دہرایا جو جواب حضرت موسیٰ علیہ السلام ان سے پیشتر دے چکے تھے کہ:۔

"اے اسرائیلیو ...... ہمارا خدا ایک ہے"

یہ مارک کی بائبل سورۃ نمبر 12 ...... آیت نمبر 29 میں درج ہے۔

لہٰذا اگر آپ بائبل کا مطالعہ کریں تو آپ عیسائیت میں خدا کے تصور سے بخوبی واقف ہو سکتے ہیں۔

آیئے ہم اسلام میں خدا کے تصور کا تجزیہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں خدا کے تصور کا بہترین جواب جو کوئی بھی شخص آپ کو دے سکتا ہے وہ سورۃ اخلاص کا حوالہ ہے...... سورۃ نمبر 112 ...... آیات نمبر 1 تا 4 جو یہ فرماتی ہے کہ:۔

☆ تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے

☆ اللہ بے نیاز ہے

☆ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

☆ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی

یہ اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے جو محض چار سطروں پر مشتمل ہے۔ یہ ایک مختصر مگر جامع تعریف ہے۔

اگر کوئی شخص دعویٰ خدائی کرتا ہے...... کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خدا ہے...... اگر وہ شخص ان چار سطروں پر مشتمل تعریف پر پورا اترتا ہے تب ہم مسلمانوں کو اسے خدا تسلیم کرنے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا...... وہ تعریف درج ذیل ہے کہ:۔

(1) تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے

(2) اللہ بے نیاز ہے

(3) نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

(4) اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی

سورۃ اخلاص...... سورۃ نمبر 112 ...... علم دین کی کنجی ہے۔

اگر کوئی شخص دعویٰ خدائی کرتا ہے...... اگر وہ امیدوار ان چار سطروں پر مشتمل تعریف پر پورا اترتا ہے تو ہم اسے خدا تسلیم کر لیں گے اور ''عالمی بھائی چارے'' کو فروغ دینے کی خاطر یہ ضروری ہے کہ:۔

''آپ ایک خدا پر ایمان لائیں اور ایک خدا کی
عبادت کریں''

لہٰذا اگر کوئی دعویٰ خدائی کرتا ہے...... اور وہ شخص ان چار سطروں پر مشتمل تعریف پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورا اترتا ہے تو ہمیں اس امیدوار کو خدا ماننے سے کوئی انکار نہیں ہوگا۔

آپ جانتے ہیں کہ کئی ایک بدبخت لوگ ایسے بھی ہیں جو دعویٰ خدائی کرتے ہیں۔ آیئے ہم یہ تجزیہ کریں کہ وہ امتحان میں پورے اترتے ہیں یا نہیں...... خدائی دعویٰ کرنے والے بدبختوں میں ایک بدبخت بھگوان رجنیش بھی شامل ہے......

آپ جانتے ہیں کہ کچھ لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ خدا تھا۔ میرے خطابات کے دوران ......سوال جواب سلسلے کے دوران ...... ہمارا ایک ہندو دوست بھی موجود تھا ......اس نے مجھے بتایا کہ:۔

"ہندو بھگوان رجنیش کے خدا ہونے پر یقین نہیں رکھتے"۔

میں نے اس ہندو دوست کو بتایا کہ:۔

"میں تمہاری بات کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں اور میں نے ہندوؤں کی مقدس کتب کا مطالعہ بھی کر رکھا ہے...... ہندوؤں کی مقدس کتب میں کہیں بھی یہ تذکرہ نہیں کیا گیا بھگوان رجنیش خدا ہے"

لیکن میں نے جو کچھ کہا تھا وہ یہ تھا کہ:۔

"کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بھگوان رجنیش خدا ہے۔ میں بخوبی جانتا ہوں کہ ہندوؤں کی اکثریت بھگوان رجنیش کو خدا نہیں سمجھتی"

آیئے ان لوگوں کے دعویٰ کا تجزیہ کریں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ بھگوان رجنیش خدا ہے۔

پہلا امتحان یہ ہے کہ:۔

☆ تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے۔

کیا رجنیش محض ایک ہی ہے...... ہم جانتے ہیں کہ کئی ایک ایسے لوگ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجود ہیں بالخصوص اس ملک میں ...... کئی ایک لوگ ایسے ہیں جو دعویٔ خدائی کرتے ہیں تو کیا وہ:۔

"محض ایک ہی ہے"

لیکن اس کے پیروکار کہتے ہیں کہ:۔

"نہیں ...... وہ محض ایک ہی ہے"

آیئے اب دوسرا امتحان زیر غور لاتے ہیں:۔

☆ اللہ بے نیاز ہے۔

کیا بھگوان بے نیاز ہے؟ اس کی سوانح حیات سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ دمے کا مریض تھا...... کمر کی پرانی درد کا مریض کا...... ذیابیطس کا مریض تھا اور وہ یہ بھی کہتا تھا کہ امریکی حکومت نے اسے جب گرفتار کیا تھا...... انھوں نے اسے آہستہ آہستہ اثر کرنے والا زہر بھی کھلایا تھا۔ آپ اندازہ کریں کہ وہ شخص جو خدا ہونے کا دعویدار ہے اسے آہستہ آہستہ اثر کرنے والا زہر دیا جا رہا ہے۔

تیسرا امتحان یہ ہے کہ:۔

☆ نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

اور ہمیں رجنیش کی سوانح حیات یہ بتاتی ہے کہ وہ مدھیا پردیش میں پیدا ہوا تھا۔ اس کے والدین بھی تھے ...... ماں بھی تھی ...... اور باپ بھی تھا ...... وہ دونوں مابعد اس کے پیروکار بن گئے تھے ...... اور 1981ء میں رجنیش امریکہ جاتا ہے اور اپنا ایک قصبہ قائم کرتا ہے جو رجنیش پورم کہلاتا تھا ...... مابعد امریکی حکومت اسے گرفتار کرتی ہے اور پابند سلاسل کر دیتی ہے ...... اور 1985ء میں اسے امریکہ بدر کر دیا جاتا ہے ...... 1985ء میں وہ ہندوستان واپس پلٹ آتا ہے اور پونا شہر میں وہ اپنا مرکز قائم کر لیتا ہے ...... اوشو مرکز ...... اور اگر آپ وہاں پر جائیں تو وہاں ایک پتھر کا کتبہ نصب ہے جس پر یہ درج ہے کہ:۔

"بھگوان رجنیش ...... اوشو رجنیش نہ کبھی پیدا ہوا نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھی موت سے ہمکنار ہوا...... لیکن اس نے محض

11 دسمبر 1931ء تا 19 جنوری 1990ء زمین کا

دورہ کیا"۔

وہ یہ لکھنا بھول گئے ہیں اسے دنیا کے 21 مختلف ممالک نے ویزا دینے سے انکار کر دیا تھا۔ آپ اندازہ کریں...... اس نقلی خدا کا حشر ملاحظہ کریں کہ:۔

"وہ زمین کا دورہ کر رہا ہے اور ویزے کی حاجت

رکھتا ہے"

اور آخری امتحان:۔

☆ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

یہ وہ امتحان جس پر ماسوائے حقیقی خدا کوئی پورا نہیں اتر سکتا۔ جس لمحے آپ دنیا میں موجود کسی بھی شخص کے ساتھ خدا کا موازنہ کرنے لگیں گے تو اسی لمحے وہ خدا نہیں رہے گا۔ فرض کریں کہ کوئی یہ کہتا ہے کہ:۔

"خدا تعالیٰ آرنلڈ شوارزنگر سے 1000 گنا زائد

طاقتور ہے"

آپ جانتے ہیں شوارزنگر...... وہ شخص تھا جسے مسٹر ورلڈ کا خطاب دیا گیا تھا...... دنیا کا طاقت ور ترین شخص...... اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ:۔

"خدا شوازن گر سے 1000 گنا زائد طاقتور ہے"

آپ جانتے ہیں شوارزنگر...... وہ شخص تھا جسے مسٹر ورلڈ کا خطاب دیا گیا تھا...... دنیا کا طاقت ور ترین شخص...... اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ:۔

"خدا شوارزنگر سے 1000 گنا زائد طاقتور ہے"

تو جس لمحے آپ خدا کا دنیا کی کسی چیز کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں...... خواہ وہ آرنلڈ شوارزنگر ہو...... یا کنگ کانگ ہو...... یا دارا سنگھ ہو...... جس لمحے آپ خدا کا موازنہ دنیا کی کسی چیز سے کرتے ہیں خواہ اسے اس سے ہزار گنا...... لاکھ گناہ زیادہ طاقتور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہیں ...... وہ خدا نہیں رہتا۔

"اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی"

یہ خدا کی تعریف محض چار سطروں پر مشتمل ہے جو قرآن پاک میں ارشاد فرمائی گئی ہے۔ یہ علم دین کی کنجی ہے۔

وگرنہ قرآن پاک سورۃ بنی اسرائیل ...... سورۃ نمبر ۱۷ ...... آیت نمبر 110 میں فرماتا ہے کہ:۔

"تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو ...... اسی کے اچھے نام ہیں"

آپ اللہ تعالیٰ کو کسی بھی نام سے پکار سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ نام خوبصورت اور اچھا ہونا چاہیے۔ اور اس نام کے توسط سے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی کوئی تصویر تخلیق نہیں ہونی چاہیے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے 99 صفاتی نام موجود ہیں:۔

الرحمٰن ...... الرحیم ...... 99 صفاتی نام موجود ہیں۔

ہم خدا تعالیٰ کو عربی لفظ "اللہ" کہہ کر پکارتے ہیں ...... ہم کیوں "اللہ" کہہ کر پکارنے کو ترجیح دیتے ہیں؟ ہم اللہ تعالیٰ کو انگریزی نام "خدا" (God) کہہ کر پکارنے سے عربی نام "اللہ" کہہ کر پکارنے کو کیوں ترجیح دیتے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مائل بہ بدنیتی ہو تو وہ لفظ گاڈ (God) کے ساتھ کئی ایک بدحرکات سرانجام دیتے ہوئے اس کے کئی ایک غلط الفاظ بنا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ گاڈ (God) کے ساتھ "ایس" لگا دیں تو یہ "گاڈز" (Gods) بن جاتا ہے جو کہ جمع کا صیغہ ہے جو خدا کی جمع ہے جبکہ اللہ کی کوئی جمع نہیں ہے:۔

تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے

(القرآن 1:112)

اگر آپ لفظ "خدا" کے ساتھ "DESS" کا اضافہ کر دیں تو یہ لفظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''گاڈس'' (Goddess) بن جاتا ہے...... جس کا مطلب ہے ''مونث خدا''...... اللہ تعالیٰ کی کوئی جنس نہیں ہے...... وہ نہ مرد ہے اور نہ ہی عورت ہے...... اللہ تعالیٰ جنس سے پاک ہے...... ''اللہ'' ایک بے مثل لفظ ہے...... اگر آپ لفظ ''گاڈ'' (God) کے ساتھ لفظ فادر (Father) بڑھا دیں...... یہ گاڈ فادر (God- Father) بن جاتا ہے...... وہ میرا ''گاڈ فادر'' ہے...... وہ میرا سرپرست ہے...... اسلام میں ''اللہ فادر'' یا اللہ ابا جیسی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔...... اگر آپ لفظ گاڈ (God) کے ساتھ لفظ ''مدر'' (Mother) لگا دیں...... تو یہ ''گاڈ مدر'' (God - Moter) بن جائے گا...... اسلام میں ''اللہ مدر'' یا اللہ امی جیسی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ ''اللہ'' ایک بے مثل لفظ ہے...... اگر آپ لفظ گاڈ (God) سے پیشتر لفظ ''ٹن'' (Tin) لگا دیں تو یہ ''ٹن گاڈ'' (Tin-God) بن جائے گا...... اسلام میں ''ٹِن اللہ'' جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم مسلمان...... ہم اللہ تعالیٰ کو عربی لفظ ''اللہ'' کے تحت پکارنا پسند کرتے ہیں بجائے اس کے کہ اسے انگریزی لفظ ''گاڈ'' (God) کے تحت پکاریں۔ اگر کچھ مسلمان اللہ تعالیٰ کو گاڈ (God) یعنی ''خدا'' کہہ کر پکارتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ''اللہ'' کہہ کر پکارنے کے نظریے سے واقف نہیں ہیں...... ان کے ''خدا'' کہہ کر پکارنے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن مناسب لفظ ''اللہ'' ہی ہے۔ اسلام میں اس لفظ کو انگریزی لفظ گاڈ (God) پر ترجیح دی گئی ہے...... بہت زیادہ ترجیح دی گئی ہے۔

اسلام میں ''عالمی بھائی چارہ'' محض افقی طور پر نہیں پھیلتا...... یعنی اس کا دائرہ کار محض دنیا کے تمام تر علاقوں اور تمام لوگوں تک محدود نہیں ہے...... یہ عمودی طور پر بھی بڑھتا ہے۔

اسلام میں ''عالمی بھائی چارہ''...... مذہب کا ''عالمی بھائی چارہ''...... اس میں عمودی سطح بھی شامل ہے...... حتیٰ کہ وہ نسلیں جو آپ سے پہلے ہو گزری ہین...... جو ماضی میں گزر چکی ہیں...... اسلام میں ''عالمی بھائی چارے'' میں موجود نسلوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ماضی کی نسلیں بھی شامل ہیں جو اس دنیا سے کوچ کر چکی ہیں...... آپ ایک جیسی نسل یا ایک جیسے لوگ ہی ہیں...... یہ "عالمی بھائی چارہ"...... یہ مذہبی بھائی چارہ ہے ...... دینی بھائی چارہ ہے...... یہ افقی اور عمودی دونوں طور پر پھیلتا ہے...... اور اس دین کا اہم ترین ستون...... اگر آپ تجزیہ کریں تو تمام تر مذاہب میں...... ایک خالق پر ایمان لانا ہے...... ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے...... اور اس اعتقاد کے "عالمی بھائی چارے" پر یقین رکھنا ہے...... یہ رنگ و نسل پر مبنی بھائی چارے سے کہیں برتر ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ قرآن فرماتا ہے کہ:۔

"آپ کو اپنے والدین کی تعظیم کرنی چاہئیے"

قرآن پاک سورۃ بنی اسرائیل...... سورۃ نمبر 17...... آیات نمبر 23 اور 24 میں فرماتا ہے کہ:۔

"اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے "ہوں" نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا"

اس کا مطلب یہ ہے کہ:۔

"آپ کو اپنے والدین کے ساتھ پیار کرنا ہوگا اور ان کی عزت کرنا ہوگی۔ اور انہیں مکمل تعظیم سے نوازنا ہوگا"

لیکن اس کے ساتھ ساتھ قرآن پاک سورۃ لقمان...... سورۃ نمبر 31...... آیت نمبر 15...... یہ فرمانے کے بعد کہ:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تم نے اپنے والدین کی عزت سرانجام دینی ہوگی"

قرآن پاک متذکرہ آیت میں مزید فرماتا ہے کہ:۔

"اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے"۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ:۔

"آپ نے اس وقت تک اپنے والدین کی فرمانبرداری کرنی ہے جب تک وہ اللہ کے خلاف نہیں جاتے ...... اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں جاتے ...... اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک کے خلاف نہیں جاتے ...... اس وقت ہمیں ان کی فرمانبرداری کرنی ہے اور اگر وہ اللہ کے فرمان مبارک کے خلاف جائیں تب اللہ تعالیٰ کی ذات ان سے زیادہ برتر ہے۔"

دینی بھائی چارہ عالمگیر ہے ...... یہ خونی بھائی چارے سے بڑھ کر ہے ...... اس سے برتر ہے اور قرآن پاک سورۃ توبہ...... سورۃ نمبر 9...... آیت نمبر 24 میں فرماتا ہے کہ:۔

"تم فرماؤ اگر تمہارے ماں باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے ......"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ پوچھ رہا ہے کہ:۔

"تمہاری ترجیحات کیا ہیں؟

کیا تمہاری ترجیحات تمہارے والدین ہیں......

کیا تمہاری ترجیحات تمہارے بیٹے ہیں......

کیا تمہاری ترجیحات تمہارے بھائی ہیں......

کیا تمہاری ترجیحات تمہاری عورتیں اور تمہارے رشتے دار ہیں......"

اور اللہ تعالیٰ اپنا فرمان مبارک جاری رکھتے ہوئے فرماتا ہے کہ:۔

"کیا تمہاری ترجیحات تمہاری کمائی کا مال ہے...... اور وہ کاروبار ہے جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے...... کیا تمہاری ترجیحات تمہارا مکان ہے جس میں تم رہتے ہو"۔

اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ:۔

تمہاری ترجیحات کیا ہیں؟

اور اللہ تعالیٰ اپنا فرمان مبارک جاری رکھتے ہوئے مزید فرماتا ہے کہ:۔

"اگر تم ان چیزوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر پیار کرتے ہو اور اس کے رسولؐ سے بڑھ کر پیار کرتے ہو اور یہ چیزیں تمہیں اللہ کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہیں"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"اگر تمہارے والدین تمہیں اللہ کی نافرمانی پر اُکسائیں...... وہ تمہیں چوری کرنے کے لئے کہیں...... وہ تمہیں دھوکا دہی کے لئے کہیں...... وہ تمہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رشوت ستانی کے لئے کہیں ...... وہ آپ کو لوگوں کو
ناحق قتل کرنے کیلئے کہیں ...... اگر تمہارے والدین
تمہیں اللہ کی نافرمانی کیلئے اکسائیں ...... اگرچہ یہ
تمہارے بیٹے ہوں ...... اگرچہ وہ تمہارے دیگر
رشتے دار ہوں یا پھر جب اس دولت کی خاطر اللہ
کی نافرمانی کرو جو تم اکٹھی کر رہے ہو ...... اس
کاروبار کے لئے اللہ کی نافرمانی کرو جو تم سرانجام
دے رہے ہو ...... اس مکان کے لئے اللہ کی
نافرمانی کرو جو تمہیں پسند ہے......"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"اگر تم ان تمام چیزوں سے اللہ سے بڑھ کر محبت
کرتے ہو اور تمہیں یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول
اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہیں"

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے کہ:۔

"پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے"

جب دینی بھائی چارے کی بات ہوتی ہے تو یہ خونی بھائی چارے سے برتر اور بڑھ کر ہے۔ اور قرآن پاک سورۃ النساء ...... سورۃ نمبر 4...... آیت نمبر 135 میں مزید فرماتا ہے کہ:۔

"اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ
کے لئے گواہی دو چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان
ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ
غنی ہو یا فقیر بہرحال اللہ کو سب سے زیادہ اختیار
ہے......"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا مطلب یہ ہے کہ:۔

"اگر انصاف کا ترازو آپ کے ہاتھ میں ہے......
یا آپ اللہ کیلئے شہادت دے رہے ہیں...... گواہی
دے رہے ہیں"

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو اگرچہ آپ کو
اپنے خلاف ہی کیوں نہ بولنا پڑے...... اپنے
والدین کے خلاف ہی کیوں نہ بولنا پڑے......
اپنے رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ بولنا پڑے
قطع نظر اس امر کے کہ جن لوگوں پر آپ گواہی
دے رہے ہیں وہ امیر ہیں یا غریب کیونکہ اللہ تعالیٰ
کو سب سے زیادہ اختیار ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انصاف کا سوال ہو...... جہاں پر سچائی کا سوال ہو...... انصاف خونی رشتوں سے بڑھ کر ہے...... دینی بھائی چارہ دیگر تمام تر بھائی چاروں کو منسوخ کر دیتا ہے...... اور دینی بھائی چارہ...... عالمی بھائی چارہ اس بنیادی نظریے پر بنیاد رکھتا ہے کہ ایک خالق پر ایمان ہو...... ایک خدا پر ایمان ہو...... ایک اللہ پر ایمان ہو اور یہی درس تمام تر مذاہب نے دیا ہے اور قرآن پاک فرماتا ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا...... سورۃ آل عمران...... سورۃ نمبر 3...... آیت نمبر 64 میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"ایسے کلمے کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے"

وہ کیا کلمہ ہے؟

وہ کلمہ یہ ہے کہ:۔

"عبادت نہ کریں مگر خدا کی"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محض ایک خدا پر ایمان لانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ آپ کو ایک خدا کی عبادت بھی کرنی چاہئیے اور اگر آپ محض کیا خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں تو کیا عالمی بھائی چارہ فروغ پائے گا ؟ ایک خدا کے تصور کے بغیر بھائی چارہ اور انسانیت کبھی فروغ نہیں پا سکتی ...... یہ تمام تر دنیا کا احاطہ نہیں کر سکتی اور قرآن پاک سورۃ انعام ...... سورۃ نمبر 6 ...... آیت نمبر 108 میں فرماتا ہے کہ :۔

"اور انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں
کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی
اور جہالت سے۔"

میں قرآن پاک کی سورۃ النساء ...... سورۃ نمبر 4 ...... آیت نمبر 1 کا حوالہ پیش کرتے ہوئے اپنی گفتگو کو اختتام تک پہنچانا پسند کروں گا۔ اس آیت مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ :۔

"اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک
جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے ایک جوڑا بنایا اور
ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیے۔"

(ڈاکٹر محمد)

میرا خیال ہے کہ ہمارا اگلا اجلاس اس سے بھی دلچسپ واقع ہو گا ...... سوال و جواب کا اجلاس ...... ایڈووکیٹ پرابھاکر ...... ایڈووکیٹ ہینگرون ...... معزز مہمان جو آج کی تقریب میں رونق افروز ہیں ...... ہمارے محترم بزرگو ...... بھائیو اور بہنو ...... سوال و جواب کے اجلاس کے بعد ہم اپنے معززز مہمانوں سے یہ درخواست کریں گے کہ وہ آج کے موضوع پر اپنے تاثرات کا اظہار فرمائیں اور اپنا تبصرہ پیش کریں ...... ایڈووکیٹ پرابھاکر ...... ایڈووکیٹ ہینگرون سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ سوال و جواب کے اجلاس کے بعد اپنا تبصرہ پیش کریں تا کہ اس تقریب کی افادیت میں مزید اضافہ ممکن ہو سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے پاس وقت محدود ہے اور اس محدود وقت سے بھرپور استفادہ حاصل کرنے کی خاطر ہم درج ذیل قوانین کی پابندی کریں گے:۔

☆ سوال و جواب کے اجلاس میں پوچھا گیا سوال محض آج کے موضوع پر ہونا چاہیے یعنی ''عالمی بھائی چارہ'' یا پھر اسلام اور تقابلی مذاہب کے بارے میں اس پس منظر میں سوال پوچھا جا سکتا ہے۔

☆ براہ مہربانی مختصر سوال کریں اور با مقصد سوال کریں۔

☆ یہ سوال و جواب کا سلسلہ ہے نہ کہ بحث مباحثہ یا لیکچر ہے۔ لہٰذا ایک وقت میں ایک ہی سوال کیجئے۔ دوسرے سوال کے لئے آپ کو انتظار کرنا ہوگا اور اگر آپ کو دوسرا موقع میسر آ گیا تو آپ ضرور دوسرا سوال بھی پوچھیں۔

☆ سوالات کرنے کیلئے تین مائک مہیا کئے گئے ہیں ...... دو بھائیوں کیلئے اور ایک بہنوں کیلئے مخصوص ہے۔

☆ تحریری سوالات دوسری ترجیح کے حامل ہوں گے اور مائک پر پوچھے گئے سوالات سے فراغت پانے کے بعد اگر وقت بچا تو تحریری سوالات کے جوابات بھی دیے جائیں گے۔

☆ سوال کرنے سے پیشتر براہ مہربانی اپنا نام اور عہدہ سے ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آپ کی خدمت میں مناسب جواب پیش کرنے میں آسانی ہو۔

☆ غیر مسلم مہمانوں کو ترجیح دی جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال و جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال:۔

ڈاکٹر نائک آپ کا شکریہ...... آپ نے اسلام میں "تصور خدا" پر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا...... میرا سادہ سا سوال یہ ہے کہ...... آپ نے خونی بھائی چارے کے علاوہ کئی اقسام کے بھائی چارے کی بات کی...... اور یہ سب "عالمی بھائی چارے" کے نظریے میں خلل واقع کرتے ہیں...... لیکن آپ نے "کافر" کے نظریے پر بات نہیں کی...... میرا خیال ہے کہ یہ نظریہ دنیا میں "عالمی بھائی چارے" کی راہ میں ایک بڑا خلل واقع کرتا ہے۔

(ڈاکٹر ذاکر)

کیا میں آپ کا نام پوچھ سکتا ہوں...... تاکہ میں آپ کو بہتر طور پر جواب دے سکوں۔

جی ہاں

(سوال جاری ہے۔)

میرا نام پروفیسر نگاڈے ہے اور میں مقامی کالج میں پروفیسر ہوں۔

(ڈاکٹر ذاکر)

پروفیسر صاحب نے یہ سوال پوچھا ہے کہ میں نے مختلف نظریات کی بات کی ہے...... میں نے "عالمی بھائی چارہ" کے نظریے کی وضاحت کی ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ خونی رشتوں...... نسلی رشتوں...... ذات برادری کے رشتوں پر بنیاد کرتا ہوا بھائی چارہ عالمی بھائی چارے کی راہ میں رکاوٹ ہے...... اور میں نے "کافر" کے نظریہ پر بات نہیں کی۔

بھائی میرے "کافر" ایک عربی لفظ ہے جو لفظ "کفر" سے بنا ہے...... جس کا مطلب ہے چھپانا...... اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ "مسترد" کرنا...... اسلامی حوالے سے اس کا مطلب یہ ہے کہ:۔

"کوئی بھی شخص اسلام کی سچائی کو چھپائے یا اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسترد کرے...... جو شخص بھی اسلام کی سچائی کو مسترد
کرتا ہے وہ "کافر" کہلاتا ہے"

مطلب یہ کہ:۔

کوئی بھی شخص جو اسلام کی سچائی کو مسترد کرتا ہے اور
کہتا ہے کہ کوئی خدا موجود نہیں ہے جبکہ اسلام فرماتا
ہے کہ خدا ایک ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے...... وہ
شخص کافر ہے۔

دینی عالمی بھائی چارے کے علاوہ کوئی بھی بھائی چارہ اور اسلامی بھائی چارہ...... اگر یہ کسی دوسرے بھائی چارے پر بنیاد کرتا ہے جو کسی بھی بنیاد پر قائم ہے...... ایک سوقسم کے بھائی چارے ہو سکتے ہیں...... کسی مخصوص مذہب پر بنیاد رکھتا ہوا بھائی چارہ...... یہ بھائی چارہ خواہ ہندوستان میں ہو...... پاکستان میں ہو...... امریکہ میں ہو...... یہ تمام تر دیگر بھائی چارے دینی بھائی چارے کی ذیل میں نہیں آتے...... جس کی بنیاد ایک خدا پر ایمان رکھنا ہے...... یہ عالمی بھائی چارے کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں بشمول یہ کہ اگر آپ کہیں کہ کافر...... کافروں کا بھائی چارہ...... کیا وہ عالمی بھائی چارے کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہوں گے! جی ہاں وہ عالمی بھائی چارے کی راہ میں رکاوٹ ہوں گے...... کافر کا کیا مطلب ہے؟ کافر کا مطلب یہ ہے کہ:۔

"کوئی بھی شخص جو اسلام کی سچائی کو مسترد کر دے وہ
کافر ہے"

کچھ غیر مسلم ایسے بھی ہیں جو مجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ:۔

"مسلمان ہمیں کافر کہہ کر گالی کیوں دیتے ہیں"

اور غیر مسلم یہ بھی کہتے ہیں کہ:۔

"انہیں کافر کہہ کر پکارنے سے ان کی انا زخمی ہوتی
ہے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ غور کریں کہ کافر ایک عربی کا لفظ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ:۔

"وہ شخص جو اسلام کی سچائی کو مسترد کرتا ہے"

یہ اس شخص کیلئے عربی لفظ ہے جو اسلام کی سچائی کو مسترد کرتا ہے...... اگر میں انگریزی میں اس کا ترجمہ کروں تو انگریزی میں اس کا ترجمہ (Non-Muslim) یعنی غیر مسلم بنتا ہے۔ لہٰذا:۔

"وہ شخص غیر مسلم ہے جو اسلام کی سچائی کو مسترد کرتا ہے"

اور اس کو "کافر" کہہ کر پکارتا جاتا ہے...... یہ ایک عربی لفظ ہے اور ہر اس شخص کے لئے استعمال ہوتا ہے جو اسلام کی سچائی کو مسترد کرتا ہے۔ لہٰذا اگر آپ یہ کہیں کہ:۔

"غیر مسلم کو کافر کہہ کر نہ پکاریں"

تو میں یہ سب کچھ کیسے کر سکتا ہوں۔

لہٰذا اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ:۔

"آپ مجھے کافر کیوں کہتے ہیں؟ ...... مجھے کافر مت کہیں"

تو اس کے جواب میں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ:۔

"تم اسلام قبول کر لو ...... میں تمہیں کافر کہنا بند کر دوں گا؟"

یہ محض ایک عربی لفظ ہے جو ایک غیر مسلم کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے

سوال:۔

ڈاکٹر نائیک میرا نام ایڈووکیٹ مادھو پاڈیک ہے...... آپ نے اپنے خطاب میں کہا ہے کہ خدا ہندومت کے نظریے کے تحت خدا ایک زندہ ہستی ہے...... اس کی کوئی شکل نہیں ...... کوئی صورت نہیں۔ تب آپ مسلمان حج کیوں کرتے ہیں ...... وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کعبے کی پرستش کرتے ہیں جیسے ہندو پوجا پاٹ کرتے ہیں؟

جواب:۔

یہ بہت اچھا سوال ہے جو اس بھائی نے پوچھا ہے کہ:۔

"اگر خدا کی کوئی تصویر نہیں ہے ...... وہ شکل و صورت سے بھی پاک ہے تو مسلمان کیوں کعبہ شریف کی پوجا کرتے ہیں ...... دوران حج"

بھائی یہ ایک غلط فہمی ہے ......کوئی مسلمان بھی کعبہ شریف کی پوجا نہیں کرتا ...... یہ غیر مسلموں میں غلطی فہمی پائی جاتی ہے کہ ہم مسلمان ...... ہم کعبہ شریف کی پوجا کرتے ہیں ...... کوئی مسلمان کبھی کعبہ شریف کی پوجا نہیں کرتا ...... ہم محض ایک خدا کی پوجا کرتے ہیں ...... اللہ کی عبادت کرتے ہیں جس کو اس دنیا میں دیکھا نہیں جا سکتا۔ ہم جو کچھ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ کعبہ شریف ہمارا "قبلہ" ہے ......عربی زبان میں "قبلہ" کا مطلب ہے "سمت" ...... کعبہ شریف "قبلہ" ہے ...... کیونکہ ہم مسلمان ...... ہم اتفاق اور اتحاد اور یک جہتی پر یقین رکھتے ہیں ...... دائمی اتحاد......مثال کے طور پر کہ:۔

"اگر ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہئیں ...... اگر ہم نے صلوٰۃ ادا کرنی ہو......کچھ مسلمان یہ کہہ سکتے ہیں کہ:۔

ہمیں شمال کی جانب منہ کرنا چاہیئے ...... کچھ مسلمان کہہ سکتے ہیں کہ:۔

ہمیں جنوب کی جانب منہ کرنا چاہیئے ...... کچھ مسلمان کہہ سکتے ہیں کہ:۔

ہمیں مشرق کی جانب منہ کرنا چاہیئے ...... کچھ مسلمان کہہ سکتے ہیں کہ:۔

ہمیں مغرب کی جانب منہ کرنا چاہیئے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسی صورت میں ہم کس جانب منہ کریں گے؟

ہم اتحاد اور یک جہتی پر یقین رکھتے ہیں ...... لہٰذا اسی اتحاد اور یک جہتی کا مظاہرہ کرنے کی خاطر دینا بھر کے مسلمان "قبلہ" کی جانب رخ کرتے ہیں ...... جو کعبہ شریف کہلاتا ہے ...... یہ ایک سمت ہے ...... کوئی بھی مسلمان اس کی پوجا نہیں کرتا اور جب ہم فریضہ حج ادا کرنے کیلئے جاتے ہیں تو ہم طواف کعبہ کرتے ہیں۔ ہم اس لئے طواف کعبہ کرتے ہیں کیونکہ ہر کوئی جانتا ہے کہ تمام تر دائروں کا محض ایک ہی مرکز ہوتا ہے ...... لہٰذا ہم کعبہ شریف کا طواف کرتے ہیں یہ تصدیق کرنے کیلئے کہ خدا ایک ہے ...... نہ کہ کعبہ شریف کی پوجا کرنے کیلئے ...... اور اسلام کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر (اللہ آپ پر راضی ہو) انہوں نے فرمایا تھا ...... یہ صحیح مسلم میں درج ہے ...... انہوں نے حجر اسود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"میں تمہارا بوسہ اس لئے کہ رہا ہوں کیونکہ میرے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارا بوسہ لیا تھا ......
وگرنہ میں جانتا ہوں کہ تم مجھے نہ نفع پہنچا سکتے ہو نہ
نقصان پہنچا سکتے ہو"

اسلام کے خلیفہ دوم ...... حضرت عمر (اللہ آپ پر راضی ہو) ...... انہوں نے قیامت تک کے لئے یہ ثابت کر دیا کہ:۔

"کوئی مسلمان بھی حجر اسود کی پوجا نہیں کرتا ...... یہ
ہمیں نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ ہمیں کوئی نقصان پہنچا
سکتا ہے"

ایک اور بہترین مثال یہ ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں صحابہ کرام (اللہ آپ سب پر راضی ہو) ...... پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی ...... وہ کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اکثر اذان دیا کرتے تھے ...... اذان نماز کے لئے بلاوا ہے ...... لوگ کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دیتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ:۔

"کون بت پرست اس بت پر کھڑا ہو گا جس کی وہ
پوجا کرتا ہو"

لہٰذا کئی ایک ثبوت ایسے موجود ہیں کہ کوئی بھی مسلمان کعبہ شریف کی پوجا نہیں کرتا...... کعبہ شریف ہمارا قبلہ ہے...... اور ہم محض اللہ کی عبادت کرتے ہیں جس کو ہم اپنی آنکھوں کے ساتھ نہیں دیکھ سکتے۔

میرا خیال ہے کہ اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے

(ڈاکٹر محمد)

جی ہاں بھائی

سوال:۔

میرا نام ڈاکٹر ویاس ہے...... میں ایک طبی ڈاکٹر ہوں...... ہم یہاں اکٹھے ہوئے تھے کہ "عالمی بھائی چارے" پر کچھ اظہار خیال کر سکیں...... ہم یہاں اسلامی بھائی چارے، بدھ بھائی چارے پر گفتگو کے لئے اکٹھے نہیں ہوئے تھے...... میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ہمیں اس کائنات میں "بھائی چارے" کے بارے میں بتائیں...... یہ اب "عالمی بھائی چارہ" ہے...... میں یہ جاننا چاہوں گا کہ کیا کائنات کے دیگر حصوں میں بھی بھائی موجود ہیں؟...... ہندوستان میں ہمارے بھائی موجود ہیں لہٰذا ہم ہندوستانی بھائی چارے کی بات کرتے ہیں...... اور اس بھائی چارے نے گذشتہ ایک سو سال کے دوران اس ملک کی تاریخ پر کیا اثرات مرتب کئے ہیں؟

(ڈاکٹر ذاکر)

اس بھائی نے بہت اچھا سوال پوچھا ہے۔ یہ ایک موزوں سوال ہے اور موضوع سے مطابقت بھی رکھتا ہے۔ اس بھائی نے پوچھا ہے کہ:۔

"آپ جانتے ہیں کہ وہ یہاں پر "عالمی بھائی
چارے" پر خیالات سننے کیلئے آئے ہیں اور میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے جو خطاب کیا تھا وہ محض دنیا کے بھائی چارے
کی بابت تھا ...... اور دنیا کے دیگر حصوں میں بھی
بھائی موجود ہیں؟

الحمدللہ ...... یہ بھائی ڈاکٹر ہیں ...... اور اگر آپ نے میرا خطاب سنا ہے...... اگر آپ نے میرا خطاب توجہ کے ساتھ سنا ہے تو میں نے عرض کیا تھا کہ:۔

''ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جو تمام جہانوں کا رب
ہے۔ رب العالمین ...... سارے جہاں کا رب''

مطلب یہ کہ اس جہاں کے علاوہ تمام جہانوں کا رب ہے۔

(سوال میں مداخلت)

''محض اس جہان کے بھائی چارے کی بات کریں
...... یا ہندوستانی بھائی چارے کی بات کریں''

(سامعین کی مداخلت......)

''اک دو باتیں میں آپ کے سامنے''

(ڈاکٹر ذاکر)

''بھائی صاحب ذرا پہلے مجھے ان کو جواب دے لینے
دو''

یعنی مجھے ان کو جواب دے لینے دیں پھر میں آپ کے سوال کی جانب بھی متوجہ ہوں گا ...... آپ کو بہت خوش آمدید کہا جائے گا ......میں یہاں پر موجود ہوں ...... میں ہر ایک کے سوال کا جواب دوں گا...... انشاء اللہ۔ پہلے مجھے ان بزرگوار کو جواب دے لینے دیں ...... انہوں نے ایک سوال پوچھا ہے ...... ان کو جواب دیتے ہوئے مجھے دلی راحت محسوس ہوگی ...... انہوں نے کہا ہے کہ:۔

''بھائی چارے'' کے بارے میں بات کریں ......
یہی بھائی چارہ ہے''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور ''عالمگیر بھائی چارے'' کا مطلب ہے کہ نہ صرف اس دنیا کا بھائی چارہ ...... نہ صرف اس جہان کا بھائی چارہ بلکہ تمام جہانوں کا بھائی چارہ اور قرآن پاک کے فرمان کے مطابق ...... سورۃ شوریٰ ...... سورۃ نمبر 42...... آیت نمبر 29میں فرمان مبارک ہے کہ:۔

''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو چلنے والے ان میں پھیلائے ......''

اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن فرماتا ہے کہ:۔

''اس دنیا کے علاوہ بھی جاندار موجود ہیں ...... زمین پر بسنے والے جانداروں کے علاوہ بھی جاندار موجود ہیں''

سائنس ابھی اتنی دور تک نہیں پہنچی کہ وہ ثابت کر سکے کہ اس زمین کے علاوہ بھی زندگی موجود ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ سائنس دان راکٹ' سیٹلائیٹ اور خلائی جہاز بھیج رہے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں کہ مریخ پر زندگی کے آثار ہیں وغیرہ۔ وغیرہ ...... لیکن یہ ابھی ثابت نہیں ہوا ...... وہ کہتے ہیں کہ وہاں پر زندگی کے آثار پائے جانے کی قوی امید ہے۔ لیکن قرآن کہتا ہے کہ اس زمین کے علاوہ بھی زندگی موجود ہے اور میں اس پر یقین رکھتا ہوں کہ اس دنیا کے علاوہ بھی زندگی موجود ہے۔ لہٰذا ''عالمی بھائی چارے'' کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ محض اسی دنیا کا بھائی چارہ ...... اس کا مطلب ہے کائناتی بھائی چارہ ...... ان الفاظ میں آپ نے درست کہا ہے کہ ...... ہندوستان میں بھائی چارہ ...... دنیا بھر میں بھائی چارہ ...... اور اس بھائی چارے کو فروغ دینے کی خاطر ...... اگر آپ نے میرا خطاب سنا ہے ...... میں اپنی تمام تر گفتگو دوبارہ دہرانا نہیں چاہتا ...... تو میں نے کہا تھا کہ ہمیں اخلاقی ضابطہ حیات چاہیئے ...... کہ کوئی انسان دوسرے انسان کو ہلاک نہیں کرے گا ...... وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوری چکاری نہیں کرے گا ...... اسے دوسرے کی مدد کرنی چاہیے ...... اسے اپنے ہمسائے سے محبت کرنی چاہیے ...... اسے غیبت نہیں کرنی چاہیے ...... اسے یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اس کا ہمسایہ بھوکے پیٹ نہ سوئے جبکہ وہ بذات خود شکم سیر ہو کر کھا رہا ہو ...... اسے شراب نوشی سے پرہیز کرنا چاہیے ...... شراب نوشی بھی عالمی بھائی چارے میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے ...... اسے فضول خرچی نہیں کرنی چاہیے۔ یہ تمام عمل نہ صرف ہندوستان میں بھائی چارے کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہوتے ہیں بلکہ عالمی بھائی چارے کو بھی فروغ دینے میں معاون ثابت ہوتے ہیں اور دیگر جہانوں میں بھی بھائی چارے کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہوتے ہیں اور یہ سب کچھ اس وقت ممکن ہوسکتا ہے جبکہ تمام مذاہب ...... اگر آپ تمام انسانیت کو تخلیق کرنے والے ...... تمام مخلوق کو پیدا کرنے والے خالق پر یقین رکھیں ...... اس پر ایمان لائیں ...... چاہے یہ ہندوستان ہو ...... امریکہ ہو یا اس جہان کے علاوہ دیگر جہان ہوں ...... سب کا خدا ایک ہی ہے اور بنیادی طور پر تمام تر مذاہب ایک خدا کی ہی بات کرتے ہیں جس کا ذکر تفصیل کے ساتھ میں اپنے خطاب میں کر چکا ہوں۔ اگر آپ مزید تفصیلات جاننے کے متمنی ہوں ...... ''تصور خدا'' کے بارے میں اگر آپ مزید جاننے کے خواہاں ہوں ...... میں ''مذاہب عالم میں خدا کا تصور'' کے بارے میں خطاب پیش کر چکا ہوں۔ اس میں دیگر مذاہب میں ''خدا کے تصور'' کے بارے میں مزید تفصیلات موجود ہیں یعنی سکھ ازم ...... اور پارسی ازم وغیرہ وغیرہ ...... اور اس میں تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے ...... اس کی کیسٹ دستیاب ہے ...... ''مذاہب عالم میں خدا کا تصور'' ...... آپ اس کیسٹ سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں ...... یہ ہال سے باہر واقع سیل سنٹر پر دستیاب ہے میرے بھائی۔

سوال:۔

سبکا تل مالانی ...... الہاس نگر ...... میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر ذاکر الفاظ کے ہیر پھیر میں مصروف ہیں ...... یہ محض الفاظ کا ہی ہیر پھیر ہے اور کچھ بھی نہیں ہے ......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام تمام دنیا کو دو گروہوں میں منقسم کرتا ہے...... ایک گروہ مومن ...... اور دوسرا گروہ کافر...... یقیناً ہم اسلام کے کئی ایک احکامات اور فرمودات پر یقین نہیں رکھتے...... لہٰذا یہ بھائی چارہ ...... "عالمی بھائی چارہ" ممکن نہیں ہے ...... اسلام ہم پر کیا نافذ کرنا چاہتا ہے ...... اسلام محض فرقہ بندیاں پھیلاتا ہے ...... ہم شیعوں اور سنیوں کو بھی جانتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی اسلام میں 70 مزید فرقے ہیں۔

(رضا کار)

براہ مہربانی سوال کیجئے:۔

(سوال جاری رہتا ہے)

میں یہ سوال کر رہا تھا کہ......

(ڈاکٹر ذاکر)

کوئی مسئلہ نہیں۔

(سوال جاری رہتا ہے)

اسلام ہمیں "عالمی بھائی چارہ" نہیں دے سکتا ہے ...... یہ ہندومت ہے جو "عالمی بھائی چارہ" دے سکتا ہے ...... (سنسکرت) جس کا حوالہ آپ نے اپنے خطاب میں دیا تھا۔ اسلام تسلیم نہیں کرتا ...... گائے کو ہلاک کرنا ...... کافروں کو ہلاک کرنا ...... ان کی جائیدادیں ہتھیانا ...... لوٹ کھسوٹ ...... عورتوں کو مال غنیمت بنانا ...... اسلام یہی کچھ بتاتا ہے۔ کیسے بھائی چارہ وجود میں آ سکتا ہے؟ اور آپ بھائی چارے کی بات کرتے ہیں ...... یہ محض لفظوں کا ہیر پھیر ہے ...... لفاظی کا جادو ہے ...... درحقیقت آپ اسلام کے نام پر ہندومت کی بات کر رہے ہیں۔

(ڈاکٹر ذاکر)

اس بھائی نے کئی ایک تبصرے کیے ہیں اور اسلام فرماتا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

بھائی چارے کو فروغ دینے کی خاطر آپ کو صبر کا دامن مضبوطی سے تھامنا ہوگا...... اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بھی صبر کا مظاہرہ نہ کروں تب میرے اور میرے اس بھائی کے درمیان لڑائی جھگڑا یقینی ہے۔ اسلام فرماتا ہے (سورۃ البقرہ......سورۃ نمبر 2......آیت نمبر 153) کہ:۔

"بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے"

اور بھائی چارے کو فروغ دینے کیلئے آپ کو صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور میں اپنے اس بڑے بھائی کی داد دوں گا کہ اس نے ہندومت کا بخوبی مطالعہ سرانجام دے رکھا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں اس کے ساتھ متفق نہیں ہوں ...... اس کا اسلام کا مطالعہ ناقص ہے ...... میں یہ کہنا چاہوں گا ...... اور میں ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ اسلام دو طرح کے لوگوں کی نشاندہی کرتا ہے ...... ایک ایمان والے یعنی "مومن" اور دوسرے اس بھائی نے فرمایا ہے کہ "کافر"۔ ہر ایک مذہب میں دو اقسام کے لوگ پائے جاتے ہیں حتیٰ کہ ہندومت میں بھی ...... ایک ہندو اور دوسرا غیر ہندو ...... عیسائیت میں ...... عیسائی اور غیر عیسائی ...... یہودیت میں ...... یہودی اور غیر یہودی ...... اسلام میں مسلمان اور غیر مسلم ...... لہٰذا اسلام کس مقام پر مختلف پایا جاتا ہے ...... اور میں یہاں پر ہندومت کو نشانہ تنقید نہیں بنانا چاہتا ...... میں نے ہندومت کو نشانہ تنقید بنانے کیلئے یہ میلہ نہیں رچایا۔ لیکن چونکہ آپ ہندومت پر عبور رکھتے ہیں لہٰذا میں ہندومت پر کچھ بات کرنا پسند کروں گا کیونکہ میں تقابلِ ادیان کا طالب علم ہوں۔ میں نے آپ کی ویدوں کے علاوہ آپ کے اپنشد کا بھی مطالعہ کیا ہے ...... لیکن محض ایک مختصر تبصرے کی خاطر ...... آپ کی ویدوں کے مطابق ...... ان میں درج ہے کہ:۔

"انسانیت کی تخلیق خدا تعالیٰ کے چار حصوں سے
سرانجام دی گئی ہے ...... اس کے سر سے ...... یہ
برہمن کہلاتے ہیں ...... اس کے سینے سے ...... یہ
کھتری کہلاتے ہیں ...... ران سے ...... ویش یعنی
اہل تجارت ...... کاروباری لوگ کہلاتے ہیں ......
اور پاؤں سے ...... شودر کہلاتے ہیں ...... ذات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پات کا نظام"

بھائی میں یہاں پر اس مسئلے پر تبصرہ کرنا پسند نہیں کروں گا ...... میں اپنے ہندو بھائیوں کے جذبات مجروح کرنا پسند نہیں کروں گا ...... اسلام مجھے اس امر کی اجازت نہیں دیتا ...... اس لئے میں ان امور پر تبصرہ نہیں کروں گا ...... میں کسی بھی مذہب پر تنقید نہیں کروں گا ...... میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ مذہب غلط ہے ...... لیکن اگر آپ اگر آپ اپنے ویدوں کو خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں تو آپ کو ان سامعین کے سامنے یہ تصدیق کرنا ہوگی کہ تمہاری وید یہ نہیں کہتی کہ:۔

"سر سے آپ کے برہمن بنائے گئے ...... سینے
سے کھتری بنائے گئے ...... ران سے کاروباری لوگ
بنائے گئے اور پاؤں سے شودر بنائے گئے"

اس کے علاوہ ڈاکٹر امبیدکر نے بھی کتب تحریر کی ہیں ...... میں ان کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا بھائی میرے ...... میرے بھائی نے ہندومت کا بخوبی مطالعہ کیا ہے ...... میں اس مذہب کے کئی ایک پہلوؤں کا احترام کرتا ہوں ...... کئی ایک پہلوؤں سے میں متفق نہیں ہوں ...... مجھے کہنا پڑا ہے کیونکہ آپ نے مجھے یہ سب کچھ کہنے پر مجبور کیا ہے۔

سورۃ انعام ...... سورۃ نمبر 6 ...... آیت نمبر 108 میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"اور انہیں گالی نہ دو جن کو اللہ کے سوا وہ پوجتے ہیں
کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی
اور جہالت سے۔"

جو کچھ میں نے ابھی بیان کیا تھا وہ ہندومت کے مثبت پہلو ہیں ...... وہ یہ کہ وہ ایک خدا کے نظریے پر یقین رکھتے ہیں۔

جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے کہ تم جانتے ہو کہ مسلمان ...... وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو ہلاک کرتے ہیں...... وہ گائے ہلاک کرتے ہیں...... آپ نے یہی کچھ کہا تھا ...... کیا میں درست کہہ رہا ہوں؟ ٹھیک ہے نا آپ نے یہی سب کچھ کہا تھا نا ...... دیکھیں آپ کی طرف سے لگائے جانے والا ہر ایک الزام جواب درکار رکھتا ہے...... لیکن وقت اس امر کی اجازت فراہم نہیں کرتا ...... لہٰذا میں محض چند الزامات جواب دینے کیلئے منتخب کروں گا ...... دیگر الزامات کے بارے میں آپ دوبارہ اپنی باری آنے پر دریافت کر سکتے ہیں کیونکہ میں غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے یہاں پر موجود ہوں اور مجھے آپ کی غلط فہمیاں دور کر کے خوشی ہوگی کیونکہ میری طرف سے غلط فہمیوں کے ازالے کے بعد آپ اسلام کو بہتر طور پر سمجھ سکیں گے ...... یہی وجہ ہے کہ ہم اپنی تقریب میں سوال جواب کا اجلاس ضرور رکھتے ہیں اور ہم ہر کسی کی تنقید کو خوش آمدید کہتے ہیں ...... مجھے تنقید سے پیار ہے...... ایک شخص جتنی زیادہ تنقید کرتا ہے منطقی طور پر وہ زیادہ قائل ہوتا ہے اور اسلام کو بہتر طور پر سمجھنے کے قابل ہوتا ہے ...... اور یہی سب کچھ میں سرانجام دیتا ہوں ...... اسلام فرماتا ہے کہ:۔

"حق کے پیغام کو عام کرو ...... حق کے پیغام کو
پھیلاؤ ...... حکمت کے ساتھ پھیلاؤ"

سورۃ نحل ...... سورۃ نمبر 16 ...... آیت نمبر 125 میں فرماتا ہے کہ:۔

"اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی
نصیحت سے اور ان سے اس طریقے پر بحث کرو جو
سب سے بہتر ہو"

جہاں تک اس نظریے کا تعلق ہے ...... گوشت خوری؟ گائے کو ہلاک کرنے کے بارے میں بات کرتے ہوئے وغیرہ۔ وغیرہ ...... اور کئی ایک غیر مسلم ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ:۔

"آپ جانتے ہیں کہ آپ مسلمان ...... تم وحشی
لوگ ہو...... تم جانوروں کو ہلاک کرتے ہو"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی اطلاع کے لئے یہ عرض ہے میرے بھائی کہ:۔

"ایک مسلمان اس صورت میں بھی ایک بہتر مسلمان کہلوا سکتا ہے جبکہ وہ محض سبزی خوری کو ہی اپنائے ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اگر ایک مسلمان گوشت خوری کرے گا تب ہی وہ ایک بہتر مسلمان کہلائے گا"

لیکن چونکہ قرآن پاک کئی ایک مقامات پر یہ اجازت فراہم کرتا ہے کہ:۔

"ہم حلال جانوروں کا گوشت کھا سکتے ہیں"

تب کیوں نہ ہم اس اجازت سے فائدہ اٹھائیں۔

سورۃ مائدہ ......سورۃ نمبر 25......آیت نمبر 1 میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"اے ایمان والوں اپنے قول پورے کرو۔ تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی ماسوائے ان مویشیوں کے جن کا ذکر آگے فرمایا جائے گا"

سورۃ نحل ......سورۃ نمبر 16 ......آیت نمبر 5 میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"اور چوپائے پیدا کئے ان میں تمہارے لئے گرم لباس اور کئی فوائد ہیں اور ان کا گوشت بھی کھاتے ہو"

کیا آپ جانتے ہیں کہ:۔

"گوشت خوری میں ...... یہاں پر ڈاکٹر حضرات بھی موجود ہیں حتیٰ کہ میں بھی ایک ڈاکٹر ہوں ...... گوشت میں پروٹین پائی جاتی ہے......فولاد پایا جاتا ہے...... اور یہ غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے"

دیگر غذاؤں میں ...... پروٹین کی وہ مقدار جو ہم گوشت خور حاصل کرتے ہیں ...... آپ کسی نباتاتی (سبزی) غذا سے پروٹین کی وہ مقدار حاصل نہیں کر سکتے۔ سویابین جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ نباتاتی خوراک میں وہ سب سے زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروٹین کا حامل ہوتا ہے...... یہ بھی گوشت میں پائی جانے والی پروٹین کا مقابلہ نہیں کر سکتا ...... اور جہاں تک گائے کو ہلاک کرنے کے نظریے کا تعلق ہے ...... اگر آپ ہندوؤں کی مقدس کتب کا مطالعہ کریں ...... میں کسی مذہب پر تنقید نہیں کر رہا...... اس بھائی نے سوال پوچھا ہے ...... اور مجھے سچ بولنا ہے ......ہندوؤں کی مقدس کتب بھی گوشت خوری کی اجازت فراہم کرتی ہیں ...... اگر آپ ہندوؤں کی مقدس کتب کا مطالعہ کریں ...... ہندو جوگی وغیرہ بھی گوشت خوری کرتے رہے ہیں...... حتیٰ کہ انہوں نے بڑا گوشت بھی کھایا ہے۔ لیکن مابعد دیگر مذاہب کے زیر اثر آنے کے بعد مثلاً جین مت۔ وغیرہ ...... وہ لوگ اہسما کے فلسفے کے زیر اثر چلے گئے ...... اہسما کا مطلب ہے کہ جانوروں کو مت مارو ...... انہوں نے یہ فلسفہ قبول کر لیا اور اسے اپنی زندگی میں شامل کر لیا۔ وگرنہ اسلام تو جانوروں کے حقوق کا بھی محافظ ہے ...... میں اسلام میں جانوروں کے حقوق پر گھنٹوں بول سکتا ہوں ۔ اسلام وہ مذہب ہے جو فرماتا ہے کہ:۔

"جانوروں پر ان کی اوقات سے بڑھ کر بوجھ نہ
ڈالو ...... ان کے ساتھ بہتر سلوک کرو ...... انہیں
خوراک مہیا کرو لیکن جب ضرورت محسوس ہو تو ان
کو انسانی خوراک کے طور پر استعمال کرنے کیلئے
بھی پیدا کیا گیا ہے۔"

اگر آپ دیگر مذاہب کا مطالعہ کریں جو اس فلسفے پر یقین رکھتے ہیں کہ:۔

"آپ کو گوشت خوری سے پرہیز کرنا چاہیئے"

یہ فلسفہ اس نظریے پر بنیاد کرتا تھا کہ:۔

"آپ کو جانوروں کو ہلاک نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ وہ
بھی جاندار مخلوق ہیں ...... اس لئے گوشت خوری
ایک گناہ ہے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اس نظریے کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں:۔

"اگر کوئی انسان کسی بھی جاندار مخلوق کو مارے بغیر اس دنیا میں زندہ رہ سکتا ہے تو میں پہلا شخص ہوں گا جو اس نظریے پر عمل درآمد کو یقینی بناؤں گا"

ہندومت میں "عالمی بھائی چارہ" یہ ہے کہ:۔

ہر ایک جاندار مخلوق تمہارا بھائی ہے...... ہر ایک جاندار مخلوق خواہ وہ جانور ہو...... پرندہ ہو...... یا کیڑا مکوڑا ہو"۔

میں ایک سادہ سوال پوچھنا چاہوں گا کہ:۔

"کہ ایک شخص اپنے لاکھوں بھائیوں کو ہلاک کئے بغیر کس طرح پانچ منٹ تک بھی زندہ رہ سکتا ہے؟"

وہ لوگ جو طبی سائنس سے واقف ہیں وہ سمجھ پائیں گے کہ:۔

"میں کیا کہہ رہا ہوں؟

یہ کہ تم آپ سانس لیتے ہیں تو اس سانس کے ہمراہ لاکھوں جراثیم اپنے اندر کھینچ لیتے ہیں"

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس مذہب کے تحت:۔

"آپ زندہ رہنے کیلئے اپنے بھائیوں کو ہلاک کر رہے ہیں"

اسلام میں "عالمی بھائی چارہ" یہ ہے کہ:۔

"ہر ایک انسان تمہارا بھائی ہے...... دینی بھائی ہے...... ہر مسلمان آپس میں دینی بھائی ہے۔ ہر ایک جاندار مخلوق میرا بھائی نہیں ہے...... لیکن ہمیں جاندار مخلوق کو تحفظ فراہم کرنا ہے...... ان کو نقصان نہیں پہنچانا ہے...... ان کو غیر ضروری اذیت سے دو چار نہیں کرنا ہے...... لیکن جب ضرورت محسوس ہو تو آپ انہیں اپنی خوراک بھی بنا سکتے ہیں۔"

لہٰذا جب یہ فلسفہ یہ کہتا ہے کہ:۔

"گوشت خوری گناہ ہے کیونکہ آپ جاندار مخلوق کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہلاک کر رہے ہیں"

آج سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ:۔

نباتات بھی جاندار مخلوق ہے...... کیا آپ کو اس کی
کوئی خبر ہے؟

لہٰذا یہ منطق کہ:۔

"جاندار مخلوق کو ہلاک کرنا گناہ ہے"

اپنی موت آپ مر جاتی ہے...... ناکامی سے دوچار ہو جاتی ہے۔

لہٰذا اب انہوں نے منطق میں تبدیلی کر لی ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ:۔

"یہ درست ہے کہ نباتات بھی جاندار مخلوق ہے لیکن
لیکن نباتات تکلیف اور درد محسوس نہیں کرتے......
لہٰذا جانوروں کو ہلاک کرنا بڑا گناہ ہے بہ نسبت
نباتات کو ہلاک کرنا"

آپ جانتے ہیں کہ آج کل سائنس قابل غور حد تک ترقی کر چکی ہے اور ہم پر یہ امر بھی واضح ہو چکا ہے کہ:۔

"نباتات بھی تکلیف اور درد محسوس کرتے ہیں۔ وہ
بھی درد کا احساس رکھتے ہیں۔ یہاں تک نباتات
(پودے) روتے بھی ہیں...... حتیٰ کہ وہ خوشی بھی
محسوس کرتے ہیں"۔

لہٰذا یہ منطق کہ پودے درد کا احساس نہیں رکھتے ناکام ہو چکی ہے۔ مسئلہ کیا ہے؟ مسئلہ یہ ہے کہ انسانی کان نباتات کا رونا نہیں سن سکتے۔ کیونکہ انسانی حس سماعت ایک حد تک محدود ہے...... لہٰذا نباتات کا رونا انسانی کان نہیں سن سکتے...... لیکن نباتات روتے بھی ہیں...... دور بھی محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے ایک بھائی نے ایک مرتبہ مجھے دلیل پیش ہوئے کہا کہ:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ذاکر بھائی ...... میں آپ کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ نباتات بھی جاندار مخلوق ہے ...... وہ درد کا احساس بھی رکھتی ہے ......لیکن آپ جانتے ہیں کہ نباتات کے دو حواس کم ہوتے ہیں ...... ان کے محض تین حواس ہوتے ہیں جبکہ جانور حواس خمسہ کے حامل ہوتے ہیں (یعنی ان کے پانچ حواس ہوتے ہیں جو حواس خمسہ کہلاتے ہیں) ...... لہٰذا نباتات کے مقابلے میں جانور کو ہلاک کرنا زیادہ بڑا گناہ ہے"

میں نے اس بھائی کو سمجھایا کہ:۔

فرض کرو آپ کا ایک چھوٹا بھائی ہے ...... جو کہ پیدائشی گونگا اور بہرہ ہے ...... اس کے دو حواس کم ہیں۔ جب وہ عالم نوجوانی کو پہنچتا ہے......اگر کوئی شخص اسے ہلاک کر دیتا ہے"

کیا تم جج سے یہ کہو گے کہ:۔

"جج صاحب قاتل کو ہلکی سزا دیں کیونکہ میرے بھائی کے دو حواس کم تھے؟

کیا آپ جج سے یہ سب کچھ کہیں گے؟ نہیں ...... ہرگز نہیں ...... بلکہ آپ جج سے یہ کہیں گے کہ:۔

"جج صاحب اس قاتل کو دوگنی سزا دیں کیونکہ اس نے ایک ایسے انسان کو ہلاک کیا ہے جو معذور تھا اور بے گناہ تھا"

لہٰذا اسلام میں اس قسم کی منطق کوئی معانی نہیں رکھتی ...... تین حواس ...... یا چار حواس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ۔ وغیرہ۔

قرآن پاک سورۃ البقرہ ...... سورۃ نمبر 2...... آیت نمبر 168 میں فرماتا ہے کہ:۔

"اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے"

اس کا مطلب ہے کہ جو کچھ اچھا ہے اور حلال ہے وہ کھاؤ اور یہی وجہ ہے کہ اگر آپ تجزیہ کریں ...... دنیا میں مویشیوں کی تعداد ...... اللہ تعالیٰ کی حکمتیں اللہ تعالیٰ ہی جانے ...... مویشیوں کی افزائش کا عمل انتہائی تیز عمل ہے بہ نسبت دیگر جانوروں اور انسانوں کے ...... اس کی تعداد میں بڑی تیزی کے ساتھ اضافہ ہوتا ہے ...... اگر میں آپ کی بات کے ساتھ اتفاق کروں کہ:۔

"کسی بھی انسان کو گوشت خوری نہیں کرنی چاہیئے"

تب ہماری دنیا میں مویشیوں کی تعداد اس قدر بڑھ جائے گی کہ ایک نیا مسئلہ اٹھ کھڑا ہو گا۔

جہاں تک گائے کے ہلاک کرنے کا تعلق ہے ...... مولانا عبدالکریم پاریکھ نے ایک کتاب تحریر کی ہے ...... "گاؤ ہتیا" ...... "گائے کا ذبح کرنا" ...... کون مجرم ہے؟ ...... اگر آپ ان لوگوں کا تجزیہ کریں جو چمڑے کے کام سے منسلک ہیں ...... گائے کے چمڑے کے کام سے ...... آپ دیکھیں گے کہ مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلم اس کام سے منسلک ہیں ...... چمڑے کا کام ...... جین مت کے پیروکار ...... وہ بھی اس کام سے منسلک ہیں ...... لہٰذا گائے کے ذبح ہونے سے جو لوگ استفادہ حاصل کر رہے ہیں وہ مسلمان نہیں ہیں ...... ان میں زیادہ تعداد غیر مسلموں کی ہے ...... لہٰذا اگر آپ کو تاریخ پر عبور حاصل ہو اور آپ کو منطق پر بھی عبور حاصل ہو تو آپ سمجھ سکیں گے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"حلال پاکیزہ چیزیں کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں"

اگر آپ گائے کھاتے ہیں تو کوئی مسئلہ نہیں ہے ...... اور اس کے علاوہ اگر آپ تجزیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں تو نباتات کھانے والے جانوروں ...... گائے ۔ بکری۔ بھیڑ وغیرہ کے دانت ہموار ہوتے ہیں جبکہ اگر آپ گوشت خور جانوروں کے دانتوں کا تجزیہ کریں تو ان کے دانت تیز اور نوکیلے ہوتے ہیں مثلاً شیر، ببر شیر اور چیتا وغیرہ ...... وہ محض گوشت خوری ہی کر سکتے ہیں۔

اگر آپ انسانوں کے دانتوں کا تجزیہ کریں ...... اگر آپ آئینے کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور اپنے دانتوں کا جائزہ لیں ...... ہمارے دانت ہموار ہونے کے ساتھ ساتھ نوکیلے بھی ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ یہ چاہتا کہ ہم محض سبزی خوری ہی کریں تو اس نے ہمیں یہ نوکیلے دانت کیوں عطا فرمائے ہیں؟ کس مقصد کیلئے عطا فرمائے ہیں؟ ...... اس مقصد کیلئے عطا فرمائے ہیں کہ ہم سبزی خوری کے ساتھ ساتھ گوشت خوری بھی کریں۔

اگر آپ نباتات پر پلنے والے جانوروں کے نظام ہضم کا تجزیہ کریں ...... مثلاً گائے، بھیڑ، بکری وغیرہ ...... ان کا نظام ہضم ایسا ہے کہ وہ محض نباتات ہی ہضم کر سکتے ہیں۔ اگر آپ گوشت خور جانوروں کے نظام ہضم کا تجزیہ کریں ...... مثلاً شیر۔ ببر شیر اور چیتا وغیرہ سے ...... وہ محض گوشت ہی ہضم کر سکتے ہیں۔

اگر خدا تعالیٰ یہ چاہتا کہ ہم محض سبزی خوری ہی کریں تو وہ ہمیں ایسے نظام ہضم سے کیوں نوازتا جس کے تحت ہم سبزی اور گوشت دونوں ہضم کر سکتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے ...... اگر آپ نے کچھ اور دریافت کرنا ہو ...... کوئی اور غلط فہمی آپ کے ذہن میں گردش کر رہی ہو تو مجھے آپ کو جواب دیتے ہوئے خوشی ہو گی ...... لیکن ایک وقت میں ایک ہی غلط فہمی رفع کی جا سکتی ہے تاکہ میں ہر ایک غلط فہمی کے ساتھ انصاف کر سکوں ...... آپ کا شکریہ بھائی۔

(ڈاکٹر محمد)

جی ہاں بھائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال:۔

ہیلو ڈاکٹر نائک صاحب ...... یہاں پر جتنی بھی باتیں ہوئیں انگریزی میں ہوئیں اور یہاں پر سب اتنے پڑھے لکھے لوگ نہیں ہیں۔ کیا وہ اب صرف انگریزی سمجھ سکیں ......

(ڈاکٹر محمد)

معاف رکھیئے ...... بھائی مجھے معاف رکھیں ...... ڈاکٹر ذاکر کو انتظامیہ نے مدعو کیا ہے ...... اور انہیں انگریزی زبان میں بات چیت کرنے کے لئے مدعو کیا گیا ہے ...... آپ جو سوال بھی کرنا چاہتے ہیں ...... میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ پروگرام کے خاتمے کے بعد انتظامیہ سے کریں۔

(سوال جاری ہے)

سوال میرا باقی ہے ...... سوال میرا باقی ہے

(ڈاکٹر محمد)

تب آپ اپنا سوال کریں۔ اُردو میں اگر آپ بھائی سوال پیش کریں گے۔ انشاء اللہ مقرر اس کی وضاحت کریں گے اور جواب دیں گے۔

(سوال جاری ہے)

نہ بُرا ہے وید اور شاسترا ...... نہ قرآن برا ہے۔ بنا سمجھیں باتیں ...... جی۔ او۔ ڈی (G.O.D) ...... ایک برتر قوت ہماری فطرت کو کنٹرول کر رہی ہے اور اس فطرت کے تین حصے ہیں ...... جی۔ او۔ ڈی (G.O.D) جی (G) برائے جنریٹر ...... او (O) برائے آپریٹر ...... ڈی (D) برائے ڈسٹرائبر ...... فطرت ہمیں جنریٹ کر رہی ہے ...... فطرت ہمیں آپریٹ کر رہی ہے ...... فطرت ہمیں تباہ و برباد کر رہی ہے ...... ہم جنریٹ ہو رہے ہیں ...... آپریٹ ہو رہے ہیں اور تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ اس میں گاڈس اور گاڈ کے معانی کچھ بھی نہیں ہیں اور گاڈ کا اصل معانی کچھ بھی نہیں ہے ...... اللہ تعالیٰ گاڈ سے اوپر ہے ...... پرمشوار گاڈ سے اوپر ہے ...... پرمشوار گاڈ سے اوپر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ڈاکٹر ذاکر)

بھائی آپ کا بہت شکریہ ...... اس بھائی نے میرے خطاب کو مختصر طور پر بیان کر دیا ہے ...... الحمدللہ ...... میں اس کا شکر گزار ہوں۔ اس نے درست کہا ہے کہ کوئی دیوی دیوتا نہیں ہے ...... یہی کچھ میں نے بیان کیا تھا ...... اس نے ہندی میں بیان کر دیا ہے تا کہ جو انگریزی نہیں سمجھ سکتے وہ بھی سمجھ جائیں ...... میں اس بھائی کا شکریہ ادا کروں گا اس نے بڑی خوبی سے بیان کیا ہے ...... کوئی دیوی نہیں ...... کوئی دیوتا نہیں ...... اللہ تعالیٰ ...... اللہ برتر ہے ...... اور میں اس کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں ...... مختلف مذاہب نہیں ہونے چاہئیں کیونکہ قرآن پاک سورۃ آل عمران ...... سورۃ نمبر 3 ...... آیت نمبر 19-20 میں فرماتا ہے کہ:۔

> بے شک اللہ کے ہاں اسلام ہی دین ہے۔ اور پھوٹ میں نہ پڑے کتابی مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آ چکا اپنے دلوں کی جلن سے اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ پھر اے محبوب اگر وہ تم سے حجت کریں تو فرما دو میں اپنا منہ اللہ کے حضور جھکائے ہوں اور جو میرے پیرو ہوئے اور کتابیوں اور ان پڑھوں سے فرماؤ کیا تم نے گردن رکھی۔ پس اگر وہ گردن رکھیں جب تو راہ پا گئے اور اگر منہ پھیریں تو تم پر تو یہی حکم پہنچا دینا ہے اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے“

اور بھائی میں آپ کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ اختلافات نہیں ہونے چاہئیں اور اس بھائی نے کئی اور تبصرے بھی کئے ہیں کہ شیعہ ازم وغیرہ اور مختلف مذاہب اور 73 فرقوں کی بھی بات کی ہے ...... میں ان سب باتوں کا جواب دے سکتا ہوں لیکن اس کے لئے وقت درکار ہوگا ...... لیکن اس بھائی نے یہ درست کہا ہے کہ محض ایک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مذہب ہونا چاہیے ...... ایک طرز زندگی ہونا چاہیے ...... اور وہ طرز زندگی اللہ تعالیٰ کے حضور سر جھکانا ہے ...... اگر آپ اس پر یقین رکھتے ہیں تب ''عالمی بھائی چارہ'' فروغ پائے گا ...... اگر آپ اس پر یقین نہیں رکھتے تب بے آہنگی ہو گی ...... ہم آہنگی نہیں ہو گی ...... بہت شکریہ بھائی۔

(ڈاکٹر محمد)

اب ہم جو طریقہ کار اپنائیں گے وہ یہ ہو گا کہ ایک تحریری سوال پوچھیں گے اور ایک سوال بذریعہ مائک پوچھیں گے ...... اگر کوئی سوال پوچھنا چاہتا ہو تو براہ مہربانی مائک پر تشریف لے آئے تاکہ آپ سوال پوچھ سکیں ...... ٹھیک۔ ہم ان صاحب کو سوال پوچھنے کی اجازت فراہم کرتے ہیں جو اس جانب کھڑے ہیں ...... اگر کوئی بہن سوال پوچھنا چاہتی ہو تو میں اس سے درخواست کروں گا کہ وہ مائک پر کھڑی ہو جائے ...... اگر مائک پر کوئی فرد کھڑا نہ ہوا تو میں یہ تصور کروں گا کہ مائک کے ذریعے کوئی سوال نہیں پوچھا جا رہا ...... اس کے بعد میں تحریری سوال پوچھنا شروع کر دوں گا۔

سوال:۔

ذاکر بھائی ...... میرا ایک سادہ سا سوال ہے

(ڈاکٹر ذاکر)

آپ کا نام؟

(سوال جاری ہے)

پروفیسر دیورائے ...... میں نے کسی بھی مذہب کا مطالعہ نہیں کیا ...... میں کسی بھی مذہب پر یقین نہیں رکھتا اور میرا ایک سادہ سا سوال یہ ہے ...... کیا آپ اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ مختلف مذاہب موجود ہیں اور کیا مختلف مذاہب ہونے چاہئیں؟ کیونکہ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تمام لوگوں کو پیدا فرمایا ہے ...... مردوں اور عورتوں دونوں کو ...... اور اس نے جان بوجھ کر انہیں مختلف مذاہب اور مختلف علاقوں میں بانٹ دیا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے جھگڑا نہ کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور براہ مہربانی آپ مجھے اپنے اس بیان کی وضاحت فرمائیں جس میں آپ نے ہندو مت اور اسلام میں فرق کا ذکر کیا تھا...... آپ نے کہا تھا کہ یہ ہندومت ہے اور یہ مذہب اسلام ہے...... آپ نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہندومت ایک مذہب ہے۔ آپ نے ہندومت اور اسلام کے درمیان جو فرق بتایا تھا وہ یہ تھا کہ ہندو یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہر چیز خدا ہے جبکہ مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہر چیز خدا کی مخلوق ہے۔ اگر ہر چیز اللہ کی ہے...... ہر چیز اللہ کی مخلوق ہے تو پھر دنیا میں اتنی ہلاکتیں کیوں ہو رہی ہیں ...... خواہ وہ ہندوستان میں ہو رہی ہیں یا دنیا کے کسی اور حصے میں ہو رہی ہیں حتیٰ کہ مسلمان ممالک میں بھی ہو رہی ہیں...... شکریہ

(ڈاکٹر ذاکر)

اس بھائی نے بہت اچھا سوال پوچھا ہے اور اس نے یہ کہا ہے کہ میں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ:۔

> ''اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور اس کو مذاہب میں تقسیم کر دیا ہے''

میرے بھائی میں نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا کہ:۔

> ''اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف مذاہب میں تقسیم کر دیا؟''

بلکہ میں نے یہ کہا تھا کہ:۔

> مختلف قوموں، مختلف قبیلوں، رنگوں میں تقسیم کر دیا نہ کہ مذاہب میں تقسیم کر دیا۔''

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

> ''دین بس ایک ہی ہے ...... مذہب بس ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو مذاہب میں تقسیم نہیں کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

......مختلف اقوام۔ مختلف رنگوں کے حامل لوگوں اور مختلف زبانوں کے حامل لوگوں کے لئے ایک ہی مذہب ہے...... ایک ہی دین ہے...... اور مختلف رنگ اور قبیلے اس لئے بنائے گئے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو...... کہ یہ شخص اس مخصوص قبیلے سے متعلق ہے جو فلاں علاقے میں آباد ہے...... یہ مذاہب میں تقسیم کرنا نہیں ہے...... لہٰذا مذہب میں تقسیم کرنے کے بارے میں آپ کا بیان غلط ہے"

دیگر باتیں درست ہیں کہ:۔

"مختلف زبانیں ......مختلف رنگ ......مختلف قومیں ...... میں اس کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں ...... تاکہ وہ ایک دوسرے کو پہچان سکیں نہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑ سکیں"

آپ نے فرمایا کہ:۔

"میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ ہندومت ایک مذہب ہے"

میں تمہاری بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں نے کہا تھا کہ:۔

"مذہب اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا نام ہے اور یہ معانی آکسفورڈ ڈکشنری سے اخذ کئے گئے ہیں ...... ہندومت کے مذہب کو سمجھنے کیلئے آپ کو اس مذہب میں تصور خدا کو سمجھنا ہوگا ...... یہودیت کے مذہب کو سمجھنے کیلئے آپ کو اس مذہب میں تصور خدا کو سمجھنا ہوگا ...... عیسائیت کے مذہب کو سمجھنے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے آپ کو اس مذہب میں تصور خدا سمجھنا ہوگا......
مذہب اسلام کو سمجھنے کیلئے آپ کو اس مذہب میں
تصور خدا سمجھنا ہوگا"

یہی وہ سب کچھ تھا جو میں نے اپنے خطاب میں کہا تھا...... جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ یہ فرق کس نے پیدا کیے؟ آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے پیدا نہیں فرمائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی سورۃ انعام......سورۃ نمبر 6......آیت نمبر 159 میں واضح طور پر فرماتا ہے کہ:۔

"وہ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں
نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے اے محبوبؐ تمہیں ان سے
کچھ علاقہ نہیں"

آپ مذہب کو تقسیم نہیں کر سکتے اور جو کوئی ایسا کرتا ہے وہ غلط کرتا ہے۔ آپ نے مجھ سے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ:۔

"لوگ کیوں ایک دوسرے کو ہلاک کر رہے ہیں؟"

بھائی میرے آپ یہ سوال ان لوگوں سے کریں جو ایک دوسرے کو ہلاک کر رہے ہیں۔ فرض کریں کہ ایک استاد ہونے کے ناطے آپ اپنے شاگردوں سے کہتے ہیں کہ:۔

"نقل نہیں کرنی"

لیکن اس کے باوجود وہ نقل کرتے ہیں...... اب قصوروار کون ہے...... استاد یا شاگرد؟

صاف ظاہر ہے کہ شاگرد ہی قصوروار ہیں۔ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ اختیار بخش رکھا ہے کہ تم جو کچھ چاہو کر سکتے ہو...... میں نے تمہیں رہنمائی فراہم کر دی ہے...... آخری اور حتمی رہنمائی...... آخری اور حتمی کتاب...... قرآن پاک ہے...... جو کچھ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جو کچھ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے وہ سب کچھ اس میں درج ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... اور میں نے اپنے خطاب میں سورۃ مائدہ......سورۃ نمبر 5......آیت نمبر 32 کا حوالہ پیش کیا تھا کہ:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا
زمین میں فساد کیے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل
کیا۔ اگر اس نے ایک جان بچالی تو اس نے تمام
انسانیت کو بچالیا۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی کسی انسان کو ہلاک کرتا ہے...... خواہ وہ مسلمان ہو...... غیر مسلم ہو...... خواہ وہ ہندو ہو...... یہودی ہو...... عیسائی ہو...... سکھ ہو یا کوئی بھی ہو ...... اگر وہ کسی بے گناہ کو ہلاک کرتا ہے تو گویا اس نے پوری انسانیت کو ہلاک کر دیا اور اگر وہ کسی ایک انسانی جان کو بچاتا ہے تو گویا اس نے تمام انسانیت کو بچالیا۔

اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں فرماتا کہ لوگ ناحق ایک دوسرے کو ہلاک کرتے پھریں...... لیکن اگر انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہیں کرتے تب یہ کس کا قصور ہے؟ یہ انسانوں کا قصور ہے۔

قرآن پاک سورۃ ملک...... سورۃ نمبر 67...... آیت نمبر 2-3 میں فرماتا ہے کہ:۔

"بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضے میں سارا
ملک اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ جس نے موت
اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا
کام زیادہ اچھا ہے"

اللہ تعالیٰ نے زندگی اور موت کو پیدا فرمایا تاکہ یہ جانچ ہو سکے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے...... اللہ تعالیٰ مداخلت نہیں فرماتا...... اگر وہ چاہتا تو مداخلت فرما سکتا تھا۔ قرآن فرماتا ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو وہ تمام لوگوں کو ایمان والے بنا سکتا تھا...... لیکن ایسی صورت میں بندوں کی جانچ کیسے ہوتی...... اگر استاد چاہے تو وہ بہ آسانی تمام طلباء کو پاس کر سکتا ہے اگرچہ وہ فیل ہی کیوں نہ ہوں...... استاد ایسا کر سکتا ہے...... لیکن اس کا یہ عمل درآمد ایک بُرا عمل درآمد ہوگا...... ایسے صورت میں لڑکوں کا اختیار کہاں گیا؟...... ان کو اختیار دیا گیا تھا کہ وہ محنت کریں یا نہ کریں...... اگر وہ امتحان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے رہے ہیں اور اگر کچھ طلباء درست جواب نہیں پیش کرتے ...... اس کے باوجود بھی استاد انہیں پاس کر دیتا ہے ...... تب وہ لڑکا جس نے سخت محنت سرانجام دی ہوگی وہ اعتراض کرے گا کہ میں نے امتحان کی بخوبی تیاری کی تھی اور یہ لڑکا یہ نقل کر رہا ہے اور دھوکا دے رہا ہے ...... وہ غلط جواب پیش کر رہا اور اس کے باوجود بھی پاس ہو گیا ہے ...... لہٰذا طلباء کی آئندہ آنے والی جماعت کو جب اس بات کی خبر ہو گی کہ استاد ہر ایک کو خوامخواہ میں ہی پاس کر دیتا ہے خواہ اس نے درست جواب پیش کئے ہوں یا غلط جواب پیش کئے ہوں ...... تب تمام طلباء پڑھائی میں دلچسپی لینا موقوف کر دیں گے۔ آپ خواہ مخواہ میں ہی ڈگری حاصل کر لیں گے ...... ڈاکٹری کی ڈگری ...... لیکن ڈاکٹر جب اپنی تعلیم مکمل کرتا ہے ...... جب وہ عملی میدان میں قدم رکھتا ہے ...... ایسا ڈاکٹر جسے خواہ مخواہ میں ڈگری ملی ہو گی وہ لوگوں علاج نہیں کر سکے گا ...... وہ لوگوں کو مار ڈالے گا۔ لہٰذا اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رہنمائی فراہم فرمائی ہے کہ:۔

> ''دوسروں کو مت مارو ...... دوسروں کو مت نقصان پہنچاؤ ...... لوگوں سے محبت کرو ...... اپنے ہمسائے سے محبت کرو......''

یہ سب کچھ میں نے اپنے خطاب میں عرض کیا تھا۔ لیکن اگر لوگ یہ سب کچھ نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن پاک کی پیروی نہیں کر رہے۔ کوئی بھی شخص محض مسلمانوں والے نام رکھ کر جنت کا ٹکٹ حاصل نہیں کر سکتا۔ محض یہ کہہ دینے سے کہ میں مسلمان ہوں آپ مسلمان نہیں بن جاتے بلکہ آپ کے کام بھی مسلمانوں والے ہوئے چاہئیں۔ مسلمان وہ ہے جو احکامات الٰہی کی پیروی کرتا ہے۔ محض مسلمانوں والے نام رکھ لینے اور مسلمانوں کے گھر پیدا ہو جانے سے کوئی شخص مسلمان نہیں بن سکتا۔ اگر آپ احکامات الٰہی کی پیروی کرتے ہیں تب آپ مسلمان ہیں۔ محض اپنے آپ مسلمان کہلانے سے آپ مسلمان نہیں بن سکتے۔ لہٰذا اگر لوگ ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کو ہلاک کر رہے ہیں تو وہ قرآن پاک کی رہنمائی کی پیروی نہیں کر رہے...... اگر وہ قرآن پاک کی رہنمائی کی پیروی کریں ...... تب تمام تر دنیا میں امن کا راج قائم ہو سکتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے۔

(سوال جاری رہتا ہے)

لہٰذا ذاکر بھائی اگر ایک ہندو قرآن پاک کے اصولوں پر عمل کرتا ہے جو کہ ان اصولوں سے از حد مشابہت رکھتے ہیں جو ہندوؤں کی مقدس کتب میں بیان کئے گئے ہیں تب کیا ایک ہندو اپنے آپ کو مسلمان کہلوا سکتا ہے ...... یا دوسری طرف کیا ایک مسلمان اپنے آپ کو ہندو کہلوا سکتا ہے کیونکہ آپ کے خطاب کا عنوان ''عالمی بھائی چارہ'' ہے؟ ڈاکٹر ویاس نے جب سوال پوچھا تھا تو میں نے اس کے سوال کو بخوبی سمجھا تھا۔

(ڈاکٹر ذاکر)

بہت اچھا سوال ...... بھائی نے بہت اچھا سوال پوچھا ہے ...... اگر آپ واضح سوال کریں تو میں بہتر جواب دے سکتا ہوں...... الحمدللہ ...... بھائی نے بہت اچھا سوال پوچھا ہے کہ:۔

> ''کیا ایک ہندو قرآن پاک میں فرمائے گئے اسلام کے اصولوں کی پیروی کے علاوہ ہندومت کی پیروی کرتے ہوئے مسلمان کہلوا سکتا ہے اور کیا ایک مسلمان ہندو کہلوا سکتا ہے''

بہت خوب...... آیئے ہم لفظ ''مسلم'' اور ''ہندو'' کی تعریف سمجھنے کی کوشش کریں:۔

> ''مسلمان اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دے ...... اللہ کی رضا میں راضی رہے...... اللہ کے احکامات کی پیروی کرے''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ ''ہندو'' کی تعریف کیا ہے؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ ہندو ایک جغرافیائی تعریف ہے...... ہندوستان میں رہنے والا کوئی بھی شخص ...... وادی سندھ کی تہذیب میں آباد کوئی بھی شخص ...... وہ ہندو ہے۔

اس تعریف کے اعتبار سے میں بھی ہندو ہوں ...... کیا آپ اس سے واقف ہیں۔ ہندو ایک جغرافیائی تعریف ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے میں ایک ہندوستانی ہوں ...... میں ایک ہندو ہوں جغرافیائی لحاظ سے ...... لیکن سوامی وویکانندا نے کہا تھا کہ:۔

''ہندوؤں کو ویدانسٹ کہنا چاہیے''

ان کو ہندو نہیں کہنا چاہیے ...... ویدانسٹ کہنا چاہیے ...... لہٰذا اگر آپ مجھے یہ پوچھتے ہیں کہ:۔

''کیا میں جغرافیائی لحاظ سے ہندو ہوں؟''

تو میرا جواب یہ ہوگا کہ:۔

''ہاں میں جغرافیائی لحاظ سے ہندو ہوں''

لیکن اگر آپ مجھ سے یہ پوچھیں کہ:۔

''کیا میں ایک ویدانسٹ ہوں ...... ویدوں کا پیروکار؟''

تو اس سلسلے میں میں یہ کہوں گا کہ ویدوں کے جو حصے قرآن پاک کے ساتھ ملتے ہیں ...... ان حصوں کی پیروی کرنے پر مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا ...... مثلاً کے طور پر کہ:۔

''خدا ایک ہے''

لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ:۔

میں اس امر پر یقین کروں کہ اللہ تعالیٰ نے برہموں کو اپنے سر سے پیدا کیا ...... ایک مختلف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذات ...... ایک اعلیٰ ذات ...... کھتری کو سینے سے
پیدا کیا ...... میں ویدا کا حوالہ پیش کر رہا ہوں ......
اگر آپ ویدا پر یقین نہیں رکھتے تو یہ تمہارا مسئلہ ہے
بھائی ...... لیکن یہ ویدا ہی ہے جس کا میں حوالہ پیش
کر رہا ہوں۔ آپ ویدا کے مفکرین سے دریافت
کر سکتے ہیں ...... وہ یہاں بیٹھے ہیں ...... یہ سب
کچھ ویدا کہہ رہی ہے میں نہیں کہہ رہا ہوں کہ
برہمن کو سر سے پیدا کیا گیا ...... کھتری کو سینے سے
پیدا کیا گیا اور شودروں کو پاؤں سے پیدا کیا گیا"

میں اس نظریے سے قطعاً متفق نہیں ہوں ...... یہ حقیقت ہے کہ میں اس نظریے سے اتفاق نہیں کرتا۔ لہٰذا اگر آپ مجھے یہ پوچھیں کہ کیا میں ویدا کے اس فلسفے پر یقین رکھتا ہوں تو میرا جواب ہو گا کہ:۔

"بالکل نہیں"

یہ مخصوص فلسفہ ......

(سوال جاری رہتا ہے)

آپ کے بقول کہ اس سرزمین پر رہنے والا ہر شخص ہندو ہے؟

(ڈاکٹر ذاکر)

جی ہاں

(سوال جاری رہتا ہے)

آپ کے بقول:۔

(ڈاکٹر ذاکر)

جی ہاں ...... جغرافیائی لحاظ سے ...... میں نے کہا ...... کہ جغرافیائی لحاظ سے ...... ہاں ...... اس بھائی نے درست کہا ہے کہ:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان میں بسنے والا ہر شخص ہندو ہے...... لیکن
فطری طور پر امریکہ میں بسنے والا ہر شخص امریکی
شہری ہے...... وہ امریکن کہلائے گا...... بہت اچھا
......الحمدللہ لہٰذا کوئی بھی شخص......"

(سامعین)

"یہاں کا ہر شخص ہندو ہے"

(سامعین)

"یہ حقیقی بھائی چارہ ہے"

(ڈاکٹر ذاکر)

"ہاں...... یہ درست ہے...... بھائی میں آپ کے
ساتھ متفق ہوں...... جغرافیائی لحاظ سے......
ہندوستان میں رہنے والا ہر شخص ہندو ہے...... لہٰذا
میں اس کے ساتھ مکمل طور پر متفق ہوں......
جغرافیائی تعریف کے لحاظ سے...... اگر آپ کہیں
......اگر آپ کہیں گے...... ہندوستان میں بسنے والا
ہر شخص ہندو ہے...... یہ درست...... کوئی بھی مفکر
اس امر کے ساتھ متفق ہوسکتا ہے کہ ہندوستان میں
رہنے والا ہر شخص ہندو ہے...... جغرافیائی حوالے
سے میں بھی ہندو ہوں۔ لیکن...... کیونکہ میں
ہندوستان میں رہتا ہوں...... کیا میں ایک مسلمان
بھی ہوسکتا ہوں؟

جی ہاں:۔

"میں ایک مسلمان بھی ہوسکتا ہوں"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سامعین)

"براہ مہربانی اپنی بات جاری رکھیں"

(ڈاکٹر ذاکر)

بے شک ...... لہٰذا ایک شخص ...... کیا ایک مسلمان ہندو ہو سکتا ہے؟ جی ہاں ...... اگر ایک مسلمان ہندوستان میں آباد ہے ...... وہ ہندو ہو سکتا ہے ...... لیکن اگر یہ نام نہاد ہندو امریکہ میں رہتا ہے تب وہ ہندو نہیں ہے ...... کیا آپ اس حقیقت سے واقف ہیں؟ ...... پھر وہ ایک امریکی ہو گا ...... لہٰذا ہندومت کو ایک عالمگیر مذہب نہیں کہا جا سکتا ...... مفکرین کے بقول کہ:۔

"ہندو محض ہندوستان کا مذہب ہے"

یہ ایک مذہب نہیں ہے بلکہ ایک جغرافیائی تعریف ہے۔

سوامی وویکانند ایک بڑا مفکر ہے۔ اس نے کہا تھا کہ:۔

"ہندومت ایک Misnoma ہے"

آپ جانتے ہیں کہ Misnoma کسے کہتے ہیں؟

"Misnoma کا مطلب ہے کہ غلط لیبل چسپاں کیا گیا ہے"

ہندوؤں کو ویدانسٹ کہلوانا چاہیے۔ لہٰذا اگر آپ مجھ سے یہ پوچھتے ہیں کہ:۔

"کیا میں ایک ہندو ہوں؟"

تو میں آپ کو بتاؤں گا کہ:۔

"اگر ہندو ایک ایسا شخص ہے جو ہندوستان میں آباد ہو تب تو میں ہر طرح سے ...... ہر لحاظ سے ایک ہندو ہوں۔"

لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ:۔

"ہندو وہ شخص ہے جو پوجا کرتا ہے ...... جیسا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ جانتے ہیں کہ ابھی ایک بھائی نے کہا تھا......
کہ اگر آپ فلاں فلاں دیوی دیوتا پر یقین رکھتے
ہیں ...... ہم نے اللہ تعالیٰ کی شکلیں بنا رکھی ہیں ......
خدا کے سر اور ہاتھ بنا رکھے ہیں وغیرہ۔ وغیرہ ......
تب میں ہندو نہیں ہوں"

لیکن اگر آپ جغرافیائی حوالے سے بات کریں ...... جغرافیائی تعریف کے حوالے سے بات کریں تب "میں ایک ہندو ہوں"۔

کیا ایک ہندو مسلمان بھی ہوسکتا ہے؟

جی ہاں ...... ایک ہندوستانی مسلمان بھی ہوسکتا ہے۔

ایک ہندو مسلمان بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر وہ ہندوستانی ...... وہ ہندوستانی بت پرستی کرتا ہے ...... وہ مسلمان نہیں ہوسکتا ...... کیونکہ سورۃ النساء ...... سورۃ نمبر 4...... آیات نمبر 48 اور 116 میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر
کیا جائے اور کفر کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے
معاف فرما دیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا
اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا"

(القرآن 48:4)

"اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا شریک ٹھہرایا جائے
اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما
دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی
میں پڑا"

(القرآن 116:4)

لہٰذا ایک ہندوستانی ...... ہندوستان میں آباد...... جغرافیائی ہندو...... ایک مسلمان ہوسکتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے لیکن اگر وہ جغرافیائی ہندو ...... "ہندوستانی" ...... احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتا ہے ...... یعنی خدا کا نظریہ ...... پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا ...... تب وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ کوئی بھی مسلمان جو قرآن پاک کی پیروی کرتا ہے اور ہندوستان میں آباد ہے ...... وہ ایک ہندوستانی مسلمان ہے۔

میرا خیال ہے کہ اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے

(سوال جاری رہتا ہے)

میں دو چیزوں کی وضاحت چاہتا ہوں ...... پہلی بات یہ کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے میری بات توجہ سے نہیں سنی ......

(ڈاکٹر محمد)

بھائی ...... میرا خیال ہے سوال جواب کے اجلاس میں ہم عام طور پر ایک سوال کی اجازت فراہم کرتے ہیں۔ آپ اپنے سوال کو ایک سوال کی شکل میں پیش کریں ایک لیکچر کی شکل میں پیش نہ کریں ...... اور مقرر کو جواب دینے دیں۔ جب سوال جواب کا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچ جائے گا ...... جب یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچ جائے گا ...... اور جب دیگر لوگ بحث مباحثے میں دلچسپی نہ رکھتے ہوں گے ...... ہم اس پروگرام کے اختتام پر بحث مباحثے کو خوش آمدید کہیں گے ...... تاکہ دوسرے لوگ سوالات کرنے میں ناکام نہ ہوں ...... اور ہمیں ابھی کئی ایک لوگوں کو موقع فراہم کرنا ہے ...... یہ سوال و جواب کا سلسلہ ہے نہ کہ بحث مباحثے کا سلسلہ ہے ...... آپ جو کچھ کر رہے ہیں وہ ایک مباحثے کی شکل ہے ...... اگر کوئی شخص سوال پوچھنا چاہتا ہے ...... مقرر ضرور جواب دیں گے۔

(سوال جاری رہتا ہے)

ہمیں اپنے سوالات کا جواب تو مل گیا ہے ...... لیکن ہم مطمئن نہیں ہوئے۔

(ڈاکٹر محمد)

تب آپ بیٹھ جائیں اور کسی دوسرے مہمان کو سوال پوچھنے دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بھائی)

آپ درست فرما رہے ہیں ...... ہم نے بُرا نہیں منایا ...... لیکن ایک اور سوال یہ ہے......

(ڈاکٹر محمد)

بھائی ...... بھائی میں معذرت چاہتا ہوں ...... میں تحریری سوال پیش کرنے لگا ہوں ...... مسٹر مہتا...... مسٹر مہتا کی جانب سے۔

سوال:۔

کیا وجہ ہے کہ بہت سے مسلمان بنیاد پرست اور دہشت گرد ہیں؟

(ڈاکٹر ذاکر)

بھائی مہتا نے جو سوال کیا ہے وہ یہ ہے کہ:۔

"بہت سے مسلمان بنیاد پرست اور دہشت گرد
کیوں ہیں؟"

سوال کیا گیا ہے ...... میں اس کا جواب پیش کرتا ہوں ...... اگر آپ کو پسند آ جائے تو بہتر ...... اگر پسند نہ آئے تو اس کو بھول جائیں۔

سورۃ البقرہ ...... سورۃ نمبر 2...... آیت نمبر 256 میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"کچھ زبردستی نہیں دین میں بے شک خوب جدا ہو
گئی ہے نیک راہ گمراہی سے"

بھائی مہتا نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ:۔

بہت سے مسلمان بنیاد پرست کیوں ہیں؟ وہ
دہشت گرد کیوں ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ لفظ "بنیاد پرست" کے معانی کیا ہیں؟

بنیاد پرست وہ شخص ہے جو بنیادوں کی پیروی کرتا ہو۔ مثال کے طور پر ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص اگر اچھا ریاضی دان بننا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اسے علم ریاضی کی بنیاد کے بارے میں جاننا چاہیئے ...... علم ریاضی کی بنیاد کی پیروی کرنی چاہیئے اور علم ریاضی کی بنیاد کی مشق کرنی چاہیئے ...... اسے ریاضی کے میدان میں ایک بنیاد پرست ہونا چاہیئے تاکہ وہ ایک اچھا ریاضی دان بن سکے۔

اگر ایک شخص اچھا سائنس دان بننا چاہتا ہو...... تو اسے سائنس کی بنیادوں کو جاننا چاہیئے ...... ان کی پیروی کرنی چاہیئے ...... اور ان کی مشق کرنی چاہیئے ...... اس کو سائنس کے میدان میں بنیاد پرست ہونا چاہیئے تاکہ وہ ایک اچھا سائنس دان بن سکے۔ اگر ایک شخص اچھا ڈاکٹر بننا چاہتا ہو تو اسے علم طب کی بنیادوں کو جاننا چاہیئے ...... ان کی پیروی کرنی چاہیئے ...... اور ان کی مشق کرنی چاہیئے ...... اسے علم طب کے میدان میں ایک بنیاد پرست ہونا چاہیئے تاکہ وہ ایک اچھا ڈاکٹر بن سکے۔

آپ تمام بنیاد پرستوں کو ایک ہی لاٹھی سے نہیں ہانک سکتے آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ:۔

"تمام تر بنیاد پرست بُرے ہیں"

یا

"تمام تر بنیاد پرست اچھے ہیں"

مثال کے طور پر:۔

"اگر آپ ایک بنیاد پرست چور ڈاکو ہیں اور آپ چوری اور ڈاکے کے میدان میں ماہر ہیں تو آپ معاشرے کے لئے نقصان دہ ہیں ...... آپ لوگوں کو لوٹتے ہیں اور عالمی بھائی چارے کو فروغ نہیں دیتے۔ آپ ایک اچھے انسان نہیں ہیں"

دوسری طرف:۔

آپ ایک بنیاد پرست ڈاکٹر ہیں ...... جو علم طب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنیادوں کی پیروی کرتا ہے اور اس کی مشق سرانجام
دیتا ہے ...... اور وہ بیمار انسانیت کا علاج کرتا ہے
...... وہ ایک اچھا انسان ہے ...... وہ انسانیت کی
خدمت کرتا ہے ...... مدد کرتا ہے۔"

لہٰذا آپ تمام بنیاد پرستوں کو ایک لاٹھی سے نہیں ہانک سکتے۔

جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے تو کہا جاتا ہے کہ:۔

"مسلمان بنیاد پرست ہیں"

کیا آپ کو معلوم ہے کہ:۔

"مجھے ایک بنیاد پرست مسلمان ہونے پر فخر ہے۔
کیونکہ کیونکہ میں اسلام کی بنیادوں کو جانتا ہو ......
الحمدللہ میں ان بنیادوں کی پیروی کرتا ہوں اور ان
پر عمل درآمد بھی کرتا ہوں"

لہٰذا مجھے اپنے بنیاد پرست مسلمان ہونے پر فخر ہے اور ہر ایک مسلمان کو ایک بہتر مسلمان ہونا چاہیئے ...... ہر ایک مسلمان کو ایک بنیاد پرست مسلمان ہونا چاہیئے وگرنہ وہ ایک بہتر مسلمان کہلانے کا مستحق نہ ہوگا۔

ہر ایک ہندو کو ایک بہتر ہندو ہونا چاہیئے ...... اسے ایک بنیاد پرست ہندو ہونا چاہیئے ...... وگرنہ وہ ایک بہتر ہندو نہ ہوگا۔

ہر ایک عیسائی کو ایک بہتر عیسائی ہونا چاہیئے ...... اسے ایک بنیاد پرست عیسائی ہونا چاہیئے ...... وگرنہ وہ ایک اچھا عیسائی نہ ہوگا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ:۔

"کیا ایک بنیاد پرست مسلمان اچھا ہوتا ہے یا بُرا
ہوتا ہے"

الحمدللہ۔ اسلام کے بنیاد پرست ...... اسلام کا ایک بھی بنیاد پرست ایسا نہیں ہے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانیت کے خلاف ہو۔ بہت سے بھائی کئی ایک سوالات کرتے ہیں ...... وہ غلط فہمی کی بنیاد پر کئی ایک سوالات اٹھاتے ہیں ...... اس غلطی فہمی کی بنیاد پر آپ یہ تصور کرتے ہیں کہ اسلام کی کچھ تعلیمات غلط ہیں۔ جس طرح ایک بھائی نے کہا تھا کہ:۔

''گائے خوری غلط فعل ہے''

اور میں نے اسے معقول جواب دے کر اسے مطمئن کر دیا تھا۔

لہٰذا ایک شخص جو اسلام کے بارے میں مکمل علم نہیں رکھتا وہ یہ سوچ سکتا ہے

کہ:۔

''اسلام کی کئی بنیادیں غلط ہیں''

لیکن اگر کوئی بھی شخص اسلام کے بارے میں مکمل علم رکھتا ہے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ:۔

''اسلام کی ایک بھی تعلیم ایسی نہیں جو انسانیت کے

خلاف ہو یا معاشرے کے خلاف ہو''

نہ صرف یہ سامعین بلکہ دنیا بھر کے لوگ سب مل کر بھی مجھے اسلام کی کسی ایسی تعلیم کے بارے میں نہیں بتا سکتے جو انسانیت کی بنیادوں کے خلاف ہو ...... کچھ لوگ کسی بھی اسلامی تعلیم کو بُرا محسوس کر سکتے ہیں لیکن مجموعی لحاظ سے اسلام کی تمام تر تعلیمات ''عالمی بھائی چارے'' کے لئے بہترین ہیں ...... انسانیت کو فروغ دینے کیلئے بہترین ہیں۔ کوئی بھی ایسی اسلامی تعلیم ...... اسلامی درس ...... میں دوبارہ چیلنج کرتا ہوں ...... سامعین میں سے کوئی شخص بھی ...... وہ مجھ سے سوال کر سکتا ہے ...... میں اس کی غلط فہمی دور کروں گا ...... میں اسے وضاحت پیش کروں گا ...... انشاء اللہ ...... بھائی اگلا سوال آپ کر سکتے ہیں ...... ایک وقت میں ایک ہی سوال ...... جب آپ کی باری تھی اس وقت آپ منہ سے کچھ بولے نہیں تھے میرے بھائی ...... آپ کو قوانین پر عمل درآمد کرنا ہوگا ...... گزشتہ آدھ گھنٹے سے مائک فارغ پڑا تھا ...... کسی نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا ...... میرے بھائی آپ کو خوش آمدید کہا جائے گا ...... آپ مائک پر کھڑے رہیں ...... آپ کے علاوہ کوئی مائک پر نہیں آئے گا ...... آپ یکے بعد دیگرے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سوالات پوچھ سکتے ہیں ...... ایک سوال ...... ہر تیسرا سوال آپ کی جانب سے ہوگا ...... کوئی مسئلہ نہیں ہے ...... آپ جتنے سوالات چاہئیں پوچھ سکتے ہیں ...... جب تک ہمارے پاس وقت موجود ہے ...... جتنے وقت کیلئے یہ ہال کرائے پر لیا ہوا ہے ...... اس وقت تک کوئی مسئلہ نہیں ...... لہٰذا مجھے ایک بنیاد پرست مسلمان ہونے پر فخر ہے ...... لیکن اگر آپ "بنیاد پرستی" کی تعریف کا مطالعہ کریں تو وبسٹر ڈکشنری یہ کہتی ہے کہ:۔

"بنیاد پرستی ایک تحریک تھی جو کہ 20ویں صدی کے آغاز میں چلائی گئی تھی ...... یہ تحریک عیسائیوں کے ایک گروہ نے چلائی تھی ...... یہ امریکی پروٹسٹنٹ تھے۔ ...... جنہوں نے تحریک چلائی اور کہا تھا کہ نہ صرف بائیبل ...... بلکہ بائیبل کی تعلیمات لفظ بہ لفظ کلام الٰہی ہیں۔ لہٰذا "بنیاد پرست" کی اصطلاح پہلی مرتبہ امریکہ کے اس پروٹسٹنٹ عیسائیوں کے گروہ کیلئے استعمال کی گئی تھی جنہوں نے احتجاج کیا تھا اور کہا تھا کہ:۔

بائیبل کا ہر ایک لفظ کلام الٰہی ہے۔ اگر کوئی بھی انسان یہ ثابت کر سکتا ہے کہ بائیبل کلام الٰہی ہے تب یہ تحریک ایک اچھی تحریک ہے۔ لیکن اگر کوئی بھی شخص یہ ثابت کر سکتا ہے کہ بائیبل کا ہر ایک لفظ کلام الٰہی نہیں ہے تب یہ تحریک ایک اچھی تحریک نہیں ہے۔

لیکن اگر آپ آکسفورڈ ڈکشنری کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ "بنیاد پرستی" کی تعریف کیا ہے۔

آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق "بنیاد پرستی" کی تعریف یہ ہے کہ:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کسی مذہب کے قدیم قوانین پر کاربند رہنا
بالخصوص مذہب اسلام"

آکسفورڈ ڈکشنری میں انہوں نے واضح طور پر لکھا ہے کہ:۔

"بالخصوص اسلام"

یہ لفظ

"بالخصوص اسلام"

آکسفورڈ ڈکشنری کے تازہ ترین ایڈیشن میں موجود ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے ...... "بنیاد پرست" ...... فوراً آپ کے ذہن میں مسلمان کا خیال آتا ہے ...... کیوں؟ آخر کیوں؟ کیونکہ ذرائع ابلاغ لوگوں پر یہ بمباری کر رہا ہے کہ:۔

"تم جانتے ہو ...... کہ یہ مسلمان ...... یہ بنیاد
پرست ہیں ...... یہ دہشت گرد ہیں"

جس لمحے آپ "بنیاد پرست" کے بارے میں سوچتے ہیں ...... فوری طور پر لوگ "مسلمانوں" کے بارے میں سوچنے لگتے ہیں ...... لفظ "دہشت گرد" کے بارے میں سوچنے لگتے ہیں ...... لفظ "دہشت گرد" کے کیا معانی ہیں؟ دہشت گرد وہ شخص ہے جو دہشت گردی پھیلاتا ہے ...... جو دہشت گردی پھیلاتا ہے ...... اور کبھی کبھار امن بحال رکھنے کی غرض سے بھی آپ کو دہشت گردی پھیلانی پڑتی ہے ...... جب ایک چور یا ڈاکو پولیس کو دیکھتا ہے تو وہ دہشت زدہ ہو جاتا ہے ...... لہٰذا ایک چور یا ڈاکو کیلئے پولیس دہشت گرد ہوئی ...... درست ہے یا غلط؟ میں انگریزی بول رہا ہوں ...... میں لفظوں کے ساتھ نہیں کھیل رہا ...... میں انگریزی میں بات کر رہا ہوں ...... "دہشت گرد" وہ شخص ہے جو دہشت پھیلاتا ہو ...... لہٰذا چور یا ڈاکو کیلئے ...... ایک مجرم کے لئے ...... سماج دشمن عناصر کیلئے ...... پولیس دہشت گرد ہے۔ اس حوالے سے ہر ایک مسلمان کو دہشت گرد ہونا چاہئے ...... اسے سماج دشمن عناصر کیلئے دہشت گرد ہونا چاہئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

...... جب کبھی بھی سماج دشمن عناصر ایک مسلمان کو دیکھیں تو انہیں دہشت زدہ ہو جانا چاہئیے ...... کوئی چور یا ڈاکو ایک مسلمان کو دیکھے ...... اس کو دہشت زدہ ہو جانا چاہئیے ...... خواتین کی بے حرمتی کرنے والا کوئی مجرم مسلمان کو دیکھے تو اسے دہشت زدہ ہو جانا چاہئیے۔ لیکن میں اس امر کے ساتھ بھی اتفاق کرتا ہوں کہ ''دہشت گرد'' ایک ایسا لفظ ہے جو عام طور پر بے گناہ اور معصوم لوگوں کو دہشت زدہ کرنے والے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے ...... اس حوالے سے کسی مسلمان کو بھی دہشت گرد نہیں ہونا چاہئیے ...... اسے معصوم لوگوں کو دہشت زدہ نہیں کرنا چاہئیے ...... لیکن جہاں تک سماج دشمن عناصر کا تعلق ہے ...... جہاں تک چوروں اور ڈاکوؤں کا تعلق ہے ...... جہاں تک مجرموں کا تعلق ہے تو جس طرح پولیس کی نفری مجرموں کیلئے دہشت گرد ہے ...... اس طرح مسلمانوں کو بھی مجرموں کیلئے دہشت گرد ہونا چاہئیے۔ اور اگر آپ تجزیہ کریں ...... کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی فرد پر ایک جیسی سرگرمی سرانجام دینے کی پاداش میں دو لیبل چسپاں کر دیئے جاتے ہیں ...... مثال کے طور پر کئی ایک ہندوستانیوں نے ہندوستان کی آزادی کیلئے جدوجہد کی تھی۔ یہ جدوجہد انہوں نے اس وقت کی تھی جبکہ ہندوستان پر برطانوی راج تھا ...... برطانوی حکمران انہیں ''دہشت گرد'' کہتے تھے ...... وہ کہتے تھے یہ لوگ ''دہشت گرد'' ہیں ...... لیکن ہندوستانی ...... ہم آزادی کے ان متوالوں کو ''محب وطن'' کہتے ہیں ...... درست ہے یا غلط ہے؟ وہ ملک کی آزادی کیلئے لڑے ...... وہی لوگ ...... وہی سرگرمی ...... دو مختلف لیبل ...... برطانوی انہیں ''دہشت گرد'' کہتے تھے ...... ہندوستانی شہری انہیں ''محب وطن'' کہتے ہیں ...... حریت پسند ...... وہی سرگرمی ...... وہی لوگ ...... دو مختلف لیبل ...... لہٰذا آپ کو کسی پر کسی قسم کا لیبل چسپاں کرنے سے پہلے یہ تجزیہ کرنا چاہئیے کہ آپ کس نقطۂ نظر کے حامل ہیں ...... اگر آپ برطانوی نقطۂ نظر کے حامل ہیں ...... یعنی یہ کہ برطانوی حکومت کو ہندوستان پر حکمرانی کا حق حاصل تھا تب آپ کو ان لوگوں کو ''دہشت گرد'' کہنا چاہئیے ...... لیکن اگر آپ ہندوستانی شہریوں کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں کہ برطانوی ...... وہ کاروبار کی غرض سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے اور غیر قانونی حکمران بن بیٹھے...... تب آپ ان لوگوں کو حریت پسند کہیں گے۔ لہٰذا کسی مخصوص شخص پر کوئی لیبل چسپاں کرنے سے پہلے آپ کو یہ تجزیہ کرنا چاہیے کہ آپ کس نقطۂ نظر کے حامل ہیں۔ کچھ لوگوں کو آپ دو مختلف نقطہ ہائے نظر کے تحت بھی دیکھ سکتے ہیں...... اس حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ:۔

''جہاں تک اسلام کا تعلق ہے ہر ایک مسلمان کو
بنیاد پرست ہونا چاہیے ...... کیونکہ اسلام کا ہر ایک
درس ...... ہر ایک سبق ...... ہر ایک تعلیم انسانی
اقدار اور انسانیت کو فروغ دیتی ہے اور ''عالمی بھائی
چارے کو بھی فروغ دیتی ہے''

میرا خیال ہے کہ اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے۔

سوال:۔

میرا نام ڈاکٹر دیویری ہے...... ہر ایک مذہب زندگی گزارنے کی ایک برتر سائنس ہے...... جہاں تک مذاہب کے اصولوں کا تعلق ہے...... کچھ بھی غلط نہیں ہے ...... لیکن اصولوں کو وضع کرنا ایک مختلف امر ہے اور ان اصولوں پر عمل درآمد کرنا ایک مختلف چیز ہے۔ جہاں پر خونی رشتہ قائم ہو وہاں پر مذہبی رشتہ استوار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت ہم جو کچھ دیکھتے ہیں...... جو کچھ محسوس کرتے ہیں ...... جو کچھ تجربہ کرتے ہیں...... مذاہب کی بدولت اٹھ کھڑے ہونے والے انتشار کی بدولت بہت سا خون ضائع ہو رہا ہے...... لہٰذا غلطی کہاں پر ہے؟...... میرا مطلب ہے اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے...... کیا رائے ہے؟ آپ مذاہب کے اصولوں کے درمیان کس طرح مصالحت کروائیں گے اور اس بدنظمی کو کس طرح زائل کریں گے جو مذہب کی بنیاد پر منظر عام پر آ رہی ہے؟ اس مخصوص پہلو پر آپ کے نظریات کیا ہیں؟...... مہربانی...... شکریہ۔

(ڈاکٹر ذاکر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر صاحب نے بہت اچھا سوال پوچھا ہے کہ:۔

"تمام تر مذاہب بنیادی طور پر اچھی باتوں کی تلقین کرتے ہیں لیکن عمل درآمد اس کے برعکس ہوتا ہے ...... یہ اچھی باتوں کی تلقین کرتے ہیں لیکن بہت سے لوگ مذہب کے نام پر ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں ...... آپ اس مسئلے کو کس طرح حل کریں گے"۔

یہ بہت اچھا سوال ہے اور اس سوال کا جزوی جواب میں اپنے خطاب میں پہلے ہی پیش کر چکا ہوں اور میں نے کہا تھا کہ:۔

"جہاں تک مذہب اسلام کا تعلق ہے ہم کسی انسان کو ہلاک نہیں کر سکتے ......"

سورۃ مائدہ ...... سورۃ نمبر 5 ...... آیت نمبر 32 میں ارشاد مبارک ہے کہ:۔

"جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا اس نے سب کو قتل کیا"۔

آپ کس طرح ایسے کلمہ کی طرف آ سکتے ہیں جو ہم میں یکساں ہے؟ ...... ہم اختلافات کو کیسے ختم کر سکتے ہیں؟

میں نے اپنے خطاب میں قرآن پاک کی سورۃ ال عمران ...... سورۃ نمبر 3 ...... آیت نمبر 64 کا بھی حوالہ پیش کیا تھا کہ:۔

"اے کتابیو ایسے کلمے کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے ......"

فرض کریں آپ دس نکات کے حامل ہیں ...... اور میں بھی دس نکات کا حامل ہوں ...... ان دس نکات میں سے اگر ہمارے پانچ نکات یکساں ہیں اور پانچ نکات پر اختلاف ہے تو ہم بعد میں اس اختلاف کو رفع کر سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن فرماتا ہے کہ:۔

"ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے"

پہلا کلمہ کیا ہے؟

"یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی"

یہ کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ٹھہرانا چاہیئے ...... آپ نے درست کہا تھا ...... اس مسئلے کو کس طرح حل کریں؟ اور میں نے آپ کو مسئلے کا حل پیش کر دیا ہے کہ:۔

"ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے"

لیکن یہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ جو اپنے اپنے مذاہب کے پیروکار ہیں وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ ان کی مذہبی کتب درحقیقت کیا کہتی ہیں ...... یہ ایک مسئلہ ہے ...... بہت سے مسلمان بھی یہ نہیں جانتے کہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں کیا فرمایا گیا ہے ...... بہت سے ہندو یہ نہیں جانتے کہ ان کی مذہبی کتب کیا کہتی ہیں ...... بہت سے عیسائی اور یہودی یہ نہیں جانتے کہ بائیبل کیا کہتی ہے۔

اس سلسلے میں کون قصوروار ہے؟

اس سلسلے میں مذہب کے پیروکار قصوروار ہیں ...... یہی وجہ ہے کہ میں لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ:۔

"آپ اپنی مذہبی کتب کا مطالعہ کریں"

اختلافات بعد میں طے ہوتے رہیں گے۔ پہلے ان باتوں سے تو آشنائی حاصل کریں جو یکساں ہیں ...... میں نے اس موضوع پر بھی خطاب کیا تھا کہ:۔

"اسلام اور عیسائیت کے درمیان قدر مشترک"

میں کہتا ہوں کہ:۔

"اختلافی امور ہم بعد میں طے کر لیں گے۔ کم از

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کم یہ دیکھیں کہ آپ کی بائیبل اور میرا قرآن
پاک کیا کہتا ہے ...... آیئے ان امور پر متفق ہوں
جو ہم میں یکساں ہیں''

اس طرح مسئلہ حل ہو جائے گا ...... میں اب کیا کر رہا ہوں ...... اپنی بات چیت کے دوران کیا میں نے کبھی کسی مذہب پر تنقید کی ہے؟ جب کچھ بھائی اس قسم کے سوالات کرتے ہیں تب میں جواب دینے پر مجبور ہو جاتا ہوں ...... اور مجھے حقیقت بیان کرنا پڑتی ہے ...... وگرنہ اپنی بات چیت کے دوران ...... آپ وڈیو کیسٹ ملاحظہ کر سکتے ہیں ...... میں کسی بھی مذہب پر ذرہ برابر بھی تنقید نہیں کرتا ...... میں کبھی اختلافات کے بارے میں بات نہیں کرتا ...... میں محض ان امور کی بات کرتا ہوں جو ہم میں یکساں ہیں ...... جہاں تک اختلافات کا تعلق ہے تو میں :-

اسلام اور ہندومت کے درمیان فرق
اسلام اور عیسائیت کے درمیان فرق

پر بخوبی بات چیت کر سکتا ہوں ...... میں تقابلِ ادیان کا طالب علم ہوں۔ الحمدللہ میں اختلافات کے بارے میں ہر ایک مذہب کی مذہبی کتب کی آیات کا حوالہ پیش کر سکتا ہوں۔ جب مجھے ضرورت پیش آتی ہے تب میں یہ حوالے پیش کرتا ہوں اور یہ ایسی صورت میں ممکن ہوتا جبکہ کوئی پروگرام میں خلل اندازی کی کوشش کرتا ہے ...... ہمیں ان امور سے بخوبی آشنا ہونا چاہیئے ...... لیکن میں نے انہیں کبھی اپنی بات چیت میں استعمال نہیں کیا۔ آپ اپنی مذہبی کتب کا مطالعہ کریں ...... آپ اپنے مذہب کے قریب ترین ہونے کے علاوہ ''عالمی بھائی چارے'' کے بھی نزدیک ترین پہنچ جائیں گے ...... اپنی مذہبی کتب کا مطالعہ کریں۔ کم از کم پہلے خدا پر تو ایمان لائیں ...... اختلافات کا ذکر تو بعد میں آئے گا ...... یہ بعد میں بھی حل کیے جا سکتے ہیں ...... یہودیت کچھ کہتی ہے ...... عیسائیت کچھ کہتی ہے ...... ہندومت کچھ کہتا ہے ...... اسلام کچھ کہتا ہے ...... سکھ ازم کچھ کہتا ہے ...... پارسی کچھ کہتے ہیں ...... ''ایک خدا پر ایمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لائیں اور اسی کی عبادت کریں‘‘ ...... آپ کیوں دیگر خداؤں کو پوجتے ہیں؟ اس امر پر متفق ہوں ...... اس کے بعد دیگر امور پر بھی اتفاق رائے ممکن ہے۔ اگر ہم اس مسئلے کو حل کر لیں کہ ہم میں کیا کچھ یکساں ہے ...... اگر تین نکات ہم میں یکساں ہیں ...... اگر دس میں سے تین نکات ہم میں یکساں ہیں تو باقی نکات کے بارے میں ہم بعد میں بات کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم پہلے ان نکات کی بات کریں جو ہم میں یکساں ہیں ...... تقابلی مطالعہ کی طرف آئیں ...... تو آپ یقین کریں کہ بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں اور یہی وہ سب کچھ ہے جو میں کر رہا ہوں ...... میں پوری دنیا کے دورے کر رہا ہوں اور میں نے غیر مسلم سامعین سے بھی خطابات کیے ہیں اور ان میں سے بہت سے لوگ اپنی مذہبی کتب سے آشنا نہ تھے ...... ہماری مذہبی کتاب سے بھی آشنا نہ تھے ...... لہٰذا بہت سے لوگوں نے بہت سے سوالات اٹھائے ...... حتیٰ کہ کئی مسلمان بھی اپنی مقدس کتاب سے واقف نہیں ہیں ...... لہٰذا ان لوگوں نے سوالات کیے جو آشنائی سے محروم تھے۔ لہٰذا میں نے ان کی رہنمائی سرانجام دی ...... انہیں تعلیم فراہم کی ...... میں نے انہیں قرآن پاک کی تعلیمات کے بارے میں بتایا ...... احادیث مبارکہ کی تعلیمات کے بارے میں بتایا ...... ویدا کی تعلیمات کے بارے میں بتایا ...... بائبل کی تعلیمات کے بارے میں بتایا ...... میں نے جب بھی کوئی حوالہ پیش کیا پورے ثبوت کے ساتھ پیش کیا تا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ’’ذاکر ادھر ادھر کی ہانک رہا ہے‘‘ ...... اور میں نے جتنے حوالے بھی پیش کیے ...... جتنی مذہبی کتب کے حوالے دیے گئے وہ تمام کے تمام اسلامی ریسرچ فاؤنڈیشن کے ہاں دستیاب ہیں۔ ہماری لائبریری میں ویدا کے کئی تراجم موجود ہیں ...... ہمارے پاس سینکڑوں اقسام کی بائبل جات موجود ہیں ...... 30 سے زائد بائبل کے ایڈیشن موجود ہیں ...... آپ جس مذہب سے بھی متعلق ہیں الحمدللہ ہمارے پاس اس مذہب کا مذہبی مواد موجود ہے ...... میں ہر ایک مذہب کے بارے میں اس کی مذہبی کتب کی روشنی میں بات کرتا ہوں لہٰذا اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ:۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"ذاکر غلط ہے تب بالواسطہ طور پر آپ یہ کہہ رہے
ہوتے ہیں کہ متعلقہ مذہب کی مقدس کتب غلط ہیں
...... میں مختلف مقدس کتب کے حوالے پیش کرتا
ہوں ...... میری اکثر گفتگو مختلف مقدس کتب کے
حوالہ جات پر مشتمل ہوتی ہے۔ اگر آپ مقدس
کتب سے اتفاق نہیں رکھتے ...... تو یہ آپ کا
انتخاب ہے ...... اگر آپ اختلاف کرنا چاہیں تو
آپ کو خوش آمدید کہا جاتا ہے ...... کیونکہ قرآن
پاک فرماتا ہے کہ:۔

"مذہب میں زبردستی نہیں ہے ...... حق کو باطل سے
علیحدہ کر دیا گیا ہے"

لہٰذا میں آپ کو ہندومت کی سچائی پیش کر رہا ہوں ...... لہٰذا اگر آپ اس سے متفق ہونا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے اگر نہیں متفق ہونا چاہتے تو آپ کی مرضی ...... ایک مذاکرہ ہوا تھا ...... اس کا موضوع تھا کہ:۔

"اسلام' ہندومت اور عیسائیت میں خدا کا تصور"

آپ اسے ایک مباحثہ کہہ سکتے ہیں ...... کیرالہ سے ایک ہندو پنڈت ...... کالی کٹ کا ایک عیسائی پادری ...... اور میں نے بذات خود اس موضوع پر اسلامی نظریات پیش کیے ...... یہ مباحثہ 4½ گھنٹے پر مشتمل تھا ...... اس کی کیسٹ بھی دستیاب ہے ...... ہندو مت اور عیسائیت کے مفکر موجود تھے جبکہ میں محض ایک طالب علم ہوں ...... میں اپنا نظریہ پیش کر رہا ہوں ...... اور سامعین منصف ہیں ...... میں یکسانیت کے بارے میں بات کر رہا ہوں ...... ان کی مقدس کتب کا حوالہ دے رہا ہوں ...... سورۃ نمبر ...... آیت نمبر سب کا حوالہ پیش کر رہا ہوں ...... انسانیت کو متحد کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان میں یکسانیت تلاش کی جائے ...... اختلافات کے بارے میں بعد میں دیکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔

میرا خیال ہے کہ اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

اگلا سوال تحریری سوال ہو گا ...... ایک شخص راج ملہوترا ...... وہ پوچھ رہے ہیں کہ:۔

"اگر اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے تو یہ تلوار کے زور پر کیوں پھیلا تھا؟"

(ڈاکٹر ذاکر)

اس بھائی نے یہ سوال کیا ہے کہ:۔

"اگر اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے تو یہ تلوار کے زور پر کیوں پھیلا تھا؟"

لفظ "اسلام" لفظ "سلام" سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے "سلامتی" ...... اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ اللہ کی تابعداری کرنا ...... اللہ کی رضا میں راضی رہنا ...... مختصر یہ کہ "اسلام" کا مطلب ہے "سلامتی" ...... لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ:۔

"اس دنیا کا ہر ایک باسی یہ نہیں چاہتا کہ دنیا میں امن کا بول بالا ہو...... کچھ سماج دشمن عناصر بھی موجود ہیں ...... اپنے مفاد کی خاطر انہیں دنیا کا امن اور سلامتی ایک آنکھ نہیں بھاتی ...... چور، ڈاکو، لٹیرے اور مجرم وغیرہ ...... اگر امن فروغ پا گیا تو ان کا کاروبار ختم ہو جائے گا۔ لہٰذا اپنے مفاد کی خاطر کچھ لوگ امن کے خواہاں نہیں ہیں ...... وہ نہیں چاہتے کہ امن فروغ پائے۔ لہٰذا ایسے لوگوں سے نپٹنے کیلئے طاقت کا استعمال ضروری ہے ...... یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں پولیس کا نظام موجود ہے۔ لہٰذا اسلام امن اور سلامتی کا خواہاں ہے ...... لیکن کبھی کبھار آپ کو طاقت کا سہارا بھی لینا پڑتا ہے تاکہ سماج دشمن عناصر کے ساتھ نپٹا جا سکے"

اور اس سوال کا صحیح جواب کہ:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کیا اسلام تلوار کے زور پر پھیلا تھا؟"

"ڈی لیسی اولیری" نے دیا ہے...... وہ ایک غیر مسلم تاریخ دان ہے...... اس نے اس کا جواب اپنی مشہور زمانہ کتاب "Islam at the Cross Roads" میں دیا ہے اس کتاب کے صفحہ نمبر 8 پر وہ کہتا ہے کہ:۔

> "تاریخ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسلام کے بارے میں یہ تاثر غلط پھیلایا گیا ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا تھا ...... یہ تاثر ایک گمراہ کن پراپیگنڈہ ہے۔"

میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہوں گا کہ:۔

"ہم مسلمانوں نے تقریباً 800 برس تک اسپین پر حکمرانی کی تھی...... اس کے بعد عیسائی چھا گئے اور انہوں نے مسلمانوں کو اسپین سے نکال باہر تھا۔ وہاں ایسا مسلمان بھی نہ تھا جو کھلم کھلا اذان پڑھ سکے...... نماز کیلئے بلاوا...... ہم نے کوئی طاقت استعمال نہیں کی...... تم جانتے ہو کہ ہم مسلمانوں نے 1400 برسوں تک عرب سرزمین پر حکومت کی...... چند برسوں کیلئے وہاں برطانوی چھا گئے...... چند برسوں کے لیے فرانسیسی چھا گئے لیکن مجموعی طور پر مسلمان ہی اس سرزمین کے حکمران تھے...... یہ حکمرانی 1400 برس تک قائم رہی...... آپ جانتے ہیں کہ آج وہاں پر 14 ملین عرب ایسے ہیں جو قبطی عیسائی ہیں؟ قبطی عیسائی کا مطلب ہے جو نسل درنسل عیسائی چلا آ رہا ہو...... اگر مسلمان چاہتے تو وہ تلوار کے زور پر ہر ایک غیر مسلم کو مسلمان بنا سکتے تھے ...... لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا...... 14 ملین عربی جو قبطی عیسائی ہیں وہ اس امر کی ایک عظیم ترین شہادت ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا تھا...... آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان...... ہندوستان پر سینکڑوں برس تک مسلمان حکومت کرتے رہے...... ہم نے تلوار استعمال نہیں کی...... اگر چند لوگ غلط حرکت کریں تو آپ اکثریت کو اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے اور نہ ہی مذہب کو اس کا ذمہ دار ٹھہرا سکتے ہیں۔ اگر چند لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہب کی پیروی نہیں کرتے تو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ عیسائیت بُری ہے کیونکہ ہٹلر نے چھ ملین یہودیوں کو قتل کر دیا تھا۔ اگر ہٹلر نے چھ ملین یہودی قتل کیے ...... چھ ملین یہودی جلا ڈالے تو اس کے لئے آپ عیسائیت کو الزام نہیں دے سکتے۔ ہر ایک مذہب میں اور ہر ایک قوم میں کالی بھیڑیں ہوتی ہیں ...... لیکن ہم مسلمانوں نے ہندوستان پر سینکڑوں برس تک حکومت کی ...... اگر ہم چاہتے تو ہم ہر ایک غیر مسلم کو ڈنڈے کے زور پر مسلمان بنا سکتے تھے ...... لیکن آج ہندوستان میں غیر مسلموں کی تعداد 80 فیصد ہے ...... 80 فیصد سے بھی زائد ہے اور وہ اس امر کی شہادت ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر نہیں پھیلا تھا ...... آپ غیر مسلم اس تقریب میں موجود ہیں اور آپ شہادت دے رہے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا تھا ...... آپ شہادت دے رہے ہیں کہ ہماری پاس قوت تھی ...... طاقت تھی ...... حکومت تھی لیکن ہم نے تلوار کے ذریعے اسلام پھیلانے کی کوشش نہیں کی۔ کیونکہ اسلام اس امر پر یقین نہیں رکھتا۔ آج دنیا کے جس ملک میں سب سے زیادہ مسلمان آباد ہیں وہ ملک انڈونیشیا ہے ...... مسلمانوں کی کون سی فوج انڈونیشیا گئی تھی؟ ...... مسلمانوں کی کون سی فوج ملائیشیا گئی تھی جس کی مسلم آبادی 50 فیصد ہے؟ کون سی مسلم فوج افریقہ کے مشرقی ساحل پر گئی تھی۔ کون سی مسلم فوج ؟ کون سی تلوار؟"

قرآن پاک سورۃ بقرہ ...... سورۃ نمبر 2 ...... آیت نمبر 256 میں فرماتا ہے کہ:۔

"کوئی زبردستی نہیں دین میں بے شک خوب جدا ہو
گئی ہے نیک راہ گمراہی سے"۔

جو کوئی بھی اللہ کا ہاتھ تھامتا ہے اور باطل کو مسترد کر دیتا ہے ...... وہ انتہائی طاقتور ہاتھ تھامتا ہے ...... وہ ہاتھ جو کبھی توڑ پھوڑ کا شکار نہیں ہوتا۔

"کوئی بھی اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے
اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو کوئی شیطان پر ایمان رکھتا ہے شیطان اسے روشنی
سے نکال کر اندھیروں میں لے جاتا ہے"

کون سی تلوار؟ ...... حکمت کی تلوار ...... قرآن پاک سورۃ نحل ...... سورۃ نمبر 16 ...... آیت نمبر 125 میں فرماتا ہے کہ:۔

"اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی
نصیحت سے اور ان سے اس طریقے پر بحث کرو جو
سب سے بہتر ہو"

"Plain Truth" (پلین ٹرتھ) نامی رسالے میں ایک آرٹیکل شائع ہوا تھا...... اس آرٹیکل میں شماریات پیش کی گئی تھی کہ دنیا کے مذاہب میں کس حساب سے اضافہ وقوع پذیر ہوا ہے ...... یہ شماریات 1934ء تا 1984ء کے دورانیے کیلئے تھی ...... ان 50 برسوں کے دوران سب سے زیادہ اضافہ مذہب اسلام کے پیروکاروں میں ہوا تھا ...... یہ اضافہ 235 فیصد تھا ...... میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ:۔

"1934ء اور 1984ء کے دوران کونسی جنگ لڑی گئی تھی جس نے لاکھوں غیر مسلموں کو مسلمان بنایا تھا ...... کون سی جنگ؟ ...... کیا آپ جانتے ہیں کہ آج امریکہ میں تیزی کے ساتھ پھیلنے والا مذہب کون سا ہے ...... یہ مذہب اسلام ہے ...... اہل امریکہ کی گردن پر کس نے تلوار رکھی ہوئی ہے جس کے زور پر وہ دھڑا دھڑ اسلام قبول کر رہے ہیں؟ ...... یورپ میں تیزی کے ساتھ پھیلنے والا مذہب بھی اسلام ہے ...... ان کو کون تلوار کی نوک پر اسلام قبول کروا رہا ہے؟ ...... ان کو کون تلوار کی نوک پر مشرف بہ اسلام کر رہا ہے؟

قرآن پاک اس کا جواب کم از کم تین مقامات پر دیتا ہے:۔

☆ سورۃ توبہ ...... سورۃ نمبر 9 ...... آیت نمبر 33
☆ سورۃ صف ...... سورۃ نمبر 61 ...... آیت نمبر 9
☆ سورۃ فتح ...... سورۃ نمبر 48 ...... آیت نمبر 28

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:۔

"وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے"۔

اور میں اپنے جواب کو اختتام پر پہنچانے سے بیشتر آدم پیٹرسن کا ایک قول پیش کرنا چاہوں گا...... ڈاکٹر آدم پیٹرسن نے کہا کہ:۔

"جن لوگوں کو یہ خطرہ ہے کہ ایٹمی ہتھیار ایک نہ ایک دن عربوں کے ہاتھ لگ جائیں گے وہ لوگ یہ محسوس کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں کہ اسلامی بم پہلے ہی گرایا جا چکا ہے۔ یہ بم اس دن گرا تھا جس دن پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تھے"۔

(ڈاکٹر محمد)

بھائی سنیل کی جانب سے ایک سوال ہے...... وہ پوچھتے ہیں کہ:۔

"جب اسلام "عالمی بھائی چارے" کا درس دیتا ہے تب مسلمان کیوں آپس میں فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں؟"

(ڈاکٹر ذاکر)

اس بھائی نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ:۔

"جب اسلام "عالمی بھائی چارے" کا درس دیتا ہے تب مسلمان کیوں فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں"

اس کا جواب قرآن پاک میں موجود ہے...... قرآن پاک سورۃ آل عمران ...... سورۃ نمبر 3...... آیت نمبر 103 میں فرماتا ہے کہ:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اور اللہ کی رسی مضبوطی سے تھام لو سب مل کر اور
آپس میں پھٹ نہ جانا"۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی رسی ہے ...... یہ فرماتا ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی رسی مضبوطی کے ساتھ تھامنی چاہیے ......قرآن پاک اور صحیح احادیث مبارکہ فرماتی ہیں کہ مسلمانوں کو مختلف فرقوں میں تقسیم نہیں ہونا چاہیے اور قرآن پاک مزید فرماتا ہے...... جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا ...... قرآن پاک سورۃ انعام ...... سورۃ نمبر 6...... آیت نمبر 159 میں، فرماتا ہے کہ:۔

"وہ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں
نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے اے محبوب تمہیں ان سے
کوئی علاقہ نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالے۔
پھر وہ انہیں بتا دے گا جو کچھ وہ کرتے تھے"۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ دین اسلام میں فرقے بازی قائم کرنے کی ممانعت ہے۔لیکن آپ کچھ مسلمانوں سے جب یہ دریافت کریں کہ:۔

"آپ کیا ہیں؟"

کچھ مسلمان جواب دیں گے کہ:۔

"میں حنفی ہوں"

کچھ مسلمان جواب دیں گے کہ:۔

"میں شافعی ہوں"

کچھ مسلمان کہیں گے کہ:۔

"میں حنبلی ہوں"

کچھ مسلمان کہیں گے کہ:۔

"میں مالکی ہوں"

☆ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کیا تھے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ کیا وہ شافعی تھے؟

☆ کیا وہ حنبلی تھے؟

☆ کیا وہ مالکی تھے؟

☆ وہ مسلمان تھے

قرآن پاک سورۃ آل عمران ...... سورۃ نمبر 3...... آیت نمبر 52 میں فرماتا ہے کہ:۔

"حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) مسلمان تھے"

اور ہمارے پیارے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تھے؟

"وہ مسلمان تھے"

قرآن پاک سورۃ حم السجدہ ...... سورۃ نمبر 41...... آیت نمبر 33 میں فرماتا ہے کہ:۔

"اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی
طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے کہ میں مسلمان
ہوں"

لہٰذا جب کبھی بھی کوئی یہ سوال کرے کہ:۔

"آپ کیا ہیں؟"

تو مسلمان کو کہنا چاہیے کہ:۔

"میں مسلمان ہوں"

مجھے کوئی اعتراض نہیں کہ اگر کچھ مسلمان یہ کہیں کہ:۔

"ہم عظیم مفکرین اسلام مثلاً امام ابوحنیفہؒ ...... امام
شافعیؒ ...... امام مالکؒ ...... امام احمد بن حنبلؒ کے
فرمودات یا نقطہء نظر پر یقین رکھتے ہیں"

میں ان تمام عظیم مفکرین اسلام کا احترام کرتا ہوں۔ اگر کوئی امام شافعیؒ کے نظریات کے ساتھ اتفاق کرتا ہے...... یا امام ابوحنیفہؒ کے نظریات کے ساتھ اتفاق کرتا ہے......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ سوال کرے کہ:۔

"آپ کیا ہیں؟"

آپ کو جواب میں کہنا چاہیے کہ:۔

"میں مسلمان ہوں"

اور جیسا کہ اس بھائی نے کہا ہے کہ:۔

"قرآن فرماتا ہے کہ 73 فرقے ہوں گے"

وہ جس امر کا حوالہ دے رہا تھا وہ ہمارے پیارے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے...... یہ ابو داؤد ...... حدیث مبارکہ نمبر 4579 میں درج ہے...... اس فرمان مبارک میں فرمایا گیا ہے کہ:۔

"دین اسلام 73 فرقوں میں بٹ جائے گا"

لیکن اگر آپ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک کے الفاظ پر غور کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ:۔

"دین بٹ جائے گا"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ:۔

"تمہیں مذہب کو تقسیم کرنا چاہیئے"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستقبل کی خبر دے رہے تھے...... اگرچہ قرآن فرماتا ہے کہ:۔

"فرقوں میں مت تقسیم ہو"

یعنی مسلمانوں کو فرقوں میں تقسیم ہونے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اور ایک اور حدیث مبارکہ ہے...... یہ ترمذی شریف کی حدیث نمبر 171 ہے...... ہمارے پیارے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"73 فرقے ہوں گے اور تمام کے تمام جہنمی ہوں گے ماسوائے ایک"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور صحابہ کرام (اللہ آپ سب پر راضی ہو) نے عرض کیا کہ:۔

"وہ فرقہ کون سا ہو گا جو جہنمی ہونے سے محفوظ
رہے گا؟"

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"وہ فرقہ جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
ان کے صحابہ کرام (اللہ آپ سب پر راضی ہو)
کے راستے پر چلے گا"

یعنی وہ فرقہ جو قرآن اور احادیث مبارکہ کی پیروی کرے گا۔ لہٰذا جو مسلمان بھی قرآن اور احادیث مبارکہ کی پیروی کرتا ہے وہ درست راستے پر گامزن ہے۔

اسلام فرقہ بازی پر یقین نہیں رکھتا ...... ہر ایک شخص مسلمان ہے ...... جو بھی قرآن اور حدیث کی پیروی کرتا ہے وہ مسلمان ہے ...... اور اسلام دین کو فرقوں میں تقسیم کرنے کے خلاف ہے ...... لہٰذا اگر آپ قرآن اور حدیث کا مطالعہ کریں ...... تو مسلمان کو قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی بنیاد پر متحد ہونا چاہیئے۔

میرا خیال ہے کہ اس سوال کا جواب مکمل ہو گیا ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

جی ہاں بھائی ...... ہم محض دو سوالات کی مزید اجازت فراہم کریں گے ...... اس کے بعد ہم اپنے مہمان خصوصی کے تاثرات سے مستفید ہوں گے اور اس کے ساتھ ساتھ خطبہ صدارت سے بھی مستفید ہوں گے۔

جی ہاں بھائی۔

سوال:۔

میں ایک ریٹائرڈ استاد ہوں ...... لکشمن ڈوگراس گروجی ...... میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ

"عالمی بھائی چارے" کو فروغ دینے کے لیے کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تدابیر اختیار کرنی چاہئیں ...... ہمیں حصول مقصد
کیلئے کسے ترجیح دینی چاہیئے ...... مذہب ......
سوشیالوجی ...... یا سیاست ......"
براہ مہربانی کیا آپ مجھے بتائیں گے ......

(ڈاکٹر ذاکر)

اس بھائی نے یہ سوال پوچھا ہے کہ:۔
"عالمی بھائی چارے کو فروغ دینے کیلئے کس امر کو
ترجیح حاصل ہو گی ...... مذہب ...... سوشیالوجی ......
یا سیاست"

بھائی میرے میں نے اپنے خطاب میں اس موضوع کا پورا احاطہ کیا ہے ...... میں دوبارہ وہ سب کچھ دہرانا نہیں چاہتا ...... میرا جواب وہی ہو گا کہ:۔
"تمام مذاہب میں عالمی بھائی چارے کو فروغ
دینے کی غرض سے ترجیح اس امر کو حاصل ہو گی کہ:۔
"ایک خدا پر ایمان لایا جائے اور اسی کی عبادت کی
جائے ...... یہ بنیادی ترجیح ہے"

اور یہی بات میں نے اپنے خطاب میں بار بار دہرائی تھی اور سوال جواب کے سلسلے میں بھی میں یہی بات بار بار دہرا رہا ہوں۔ لہٰذا بنیادی ترجیح سوشیالوجی یا سیاست نہیں ہے ...... یہ بعد کی باتیں ہیں ...... سیاست کا "عالمی بھائی چارے" کے ساتھ محدود تعلق ہے ...... سوشیالوجی کا بھی محدود تعلق ہے ...... خدا پر ایمان لانا ...... یہ عالمگیر ہے ...... خدا ایک ہے جس نے تمام انسانوں کو پیدا کیا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ...... خواہ وہ کالا ہو یا گورا ...... خواہ وہ غریب ہو یا امیر ...... لہٰذا آپ اگر ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں تب ہی آپ "عالمی بھائی چارے" کو فروغ دے سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرا خیال ہے اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

اگلا سوال بھی کچھ اسی طرح کا ہے...... ایک بھائی پربھو پوچھ رہے ہیں کہ:۔

"بنیادی طور پر تمام مذاہب اچھی باتیں بتاتے ہیں
...... اچھا درس دیتے ہیں ...... لہٰذا ایک شخص کوئی
بھی مذہب اپنا سکتا ہے...... کیونکہ تمام مذہب ایک
جیسے ہی ہیں؟"

(ڈاکٹر ذاکر)

اس بھائی نے یہ سوال کیا ہے کہ:۔

"بنیادی طور پر تمام مذاہب اچھا درس دیتے ہیں
...... لہٰذا آپ کسی بھی مذہب کی پیروی کر سکتے ہیں
...... کیونکہ تمام مذہب ایک جیسے ہی ہیں"

میں اس بھائی کے سوال کے پہلے حصے سے اتفاق کرتا ہوں ...... کہ تمام مذہب بنیادی طور پر اچھی باتوں کا درس دیتے ہیں۔ مثلاً تمام مذہب یہی کہتے ہیں کہ:۔

"آپ چوری نہ کریں ...... آپ عورتوں کو تنگ نہ
کریں ...... آپ عورتوں کی بے حرمتی نہ کریں"

ہندومت بھی یہی کچھ کہتا ہے...... عیسائیت بھی یہی کچھ کہتی ہے ...... اسلام بھی یہی کچھ کہتا ہے...... لیکن اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان فرق یہ ہے کہ:۔

"اسلام اچھی باتوں کی تلقین کرنے کے ساتھ ساتھ
یہ بھی بتاتا ہے کہ ان اچھی باتوں پر اپنے عمل درآمد
کو ممکن کیسے بنانا ہے۔"

مثال کے طور پر:۔

"تمام مذہب "بھائی چارے" کی بات کرتے ہیں"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن اسلام:۔

''عملی طور پر بتایا ہے کہ بھائی چارہ کس طرح قائم کرنا ہے ...... اسلام یہ بتاتا ہے کہ روزمرہ زندگی میں آپ نے ''بھائی چارے'' کی مشق کس طرح سرانجام دینی ہے ...... صلوٰۃ ...... حج وغیرہ وغیرہ ...... لہٰذا اسلام زبانی کلامی بات کرنے کے علاوہ یہ بھی بتاتا ہے کہ آپ نے اچھی باتوں کو اپنی زندگی میں کس طرح اپنانا ہے...... کس طرح ان پر اپنے عمل درآمد کو یقینی بنانا ہے''

مثال کے طور پر:۔

''ہندومت کہتا ہے کہ تمہیں چوری نہیں کرنی چاہیئے ...... عیسائیت کہتی ہے کہ تمہیں چوری نہیں کرنی چاہیئے ...... اسلام فرماتا ہے کہ تمہیں چوری نہیں کرنی چاہیئے ...... لہٰذا اسلام اور دیگر مذاہب میں کیا فرق ہے؟ اسلام یہ درس دیتا ہے کہ وہ صورت حال کس طرح پیدا کرنی ہے جس کے تحت کوئی شخص چوری کا مرتکب نہیں پایا جائے گا ...... اسلام کا نظام زکوٰۃ ہے ...... ہر صاحب نصاب مسلمان کو سالانہ 2.5 فیصد زکوٰۃ ادا کرنی ہوتی ہے جو غریبوں کو دی جاتی ہے ...... اگر دنیا کا ہر امیر آدمی زکوٰۃ ادا کرنے لگ جائے تو دنیا سے غربت کا خاتمہ ممکن ہوسکتا ہے ...... کوئی بھی انسان بھوک کے ہاتھوں مجبور ہو کر نہیں مر سکتا۔''

اس کے علاوہ قرآن پاک سورۃ مائدہ ...... سورۃ نمبر 5 ...... آیت نمبر 38 میں فرماتا ہے کہ:۔

''اور جو مرد یا عورت چور ہو تو اس کا ہاتھ کاٹ دو
ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا ......''

کچھ لوگ یہ تاویل پیش کرسکتے ہیں کہ:۔

''ہاتھ کاٹنا ...... وہ بھی 20ویں صدی میں ......
اسلام ایک وحشیانہ مذہب ہے ...... اس کے قانون
وحشیانہ ہیں ...... بے رحم ہیں ...... ظالمانہ ہیں''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور میں جانتا ہوں کہ ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو چوری کی وارداتیں کرتے ہیں۔ لہٰذا اگر آپ چوروں کے ہاتھ کاٹنے شروع کر دیں گے تب بہت سے لوگ اپنے ہاتھوں سے محروم ہو جائیں گے۔ لیکن یہ قانون اس قدر سخت ہے کہ جس لمحے آپ اس پر عمل درآمد شروع کریں گے تو جب کسی شخص کو یہ پتہ چلے گا کہ اگر اس نے چوری کی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا...... تو وہ فوراً یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے گا کہ چوری کا خیال دماغ سے نکال دے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ آج کل امریکہ...... جس کو دنیا کی ترقی یافتہ ترین قوم میں سے ایک قوم ہونے کا شرف حاصل ہے...... بدقسمتی سے اس ملک میں جرائم کی شرح بھی سرفہرست ہے...... چوری اور ڈاکے کی وارداتیں اپنے عروج پر ہیں...... میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں کہ:۔

"اگر آپ امریکہ میں اسلامی شرع کا نفاذ کر دیں
...... کہ ہر صاحب نصاب شخص 2.5 فیصد سالانہ
زکوٰۃ کرے جو غریبوں کو دی جائے اور اس کے بعد
اگر کوئی مرد یا عورت چوری کرتی ہے...... اس کا
ہاتھ قلم کر دیا جائے"

میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ:۔

☆ امریکہ میں چوری اور ڈاکے کی وارداتوں کی شرح میں اضافہ ہوگا؟
☆ کیا ان کی موجودہ شرح برقرار رہے گی؟
☆ کیا ان کی موجودہ شرح میں کمی واقع ہوگی؟

صاف ظاہر ہے کہ اس میں کمی واقع ہوگی...... یہ ایک عملی قانون ہے...... آپ شرع کا نفاذ کریں...... اور اس کے بہترین نتائج حاصل کریں...... آیئے میں آپ کو ایک اور مثال دوں:۔

"بہت سے بڑے مذاہب یہ کہتے ہیں کہ آپ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کو تنگ نہیں کرنا چاہیئے ...... ان کی بے حرمتی
نہیں کرنی چاہیئے"

ہندومت بھی یہی کہتا ہے ...... عیسائیت بھی یہی کہتی ہے ...... اسلام بھی یہی فرماتا ہے۔ لیکن اسلام آپ کو وہ راستے بھی بتاتا ہے جس پر گامزن ہو کر آپ وہ صورت حال پیدا کر سکتے ہیں جس کے تحت مرد عورتوں کو تنگ نہیں کریں گے ...... ان کی بے حرمتی نہیں کریں گے ...... اسلام میں "حجاب" کا نظام ہے ...... لوگ اکثر عورتوں کیلئے "حجاب" کا ذکر کرتے ہیں ...... لیکن اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں پہلے مرد کیلئے "حجاب" کے بارے میں فرماتا ہے اور مابعد عورتوں کے لئے "حجاب" کے بارے میں فرماتا ہے۔

قرآن پاک کی سورۃ نور ...... سورۃ نمبر 24 ...... آیت نمبر 30 میں ارشاد مبارک ہے کہ:۔

"مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں
اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں"

جب بھی کسی مرد کی نگاہ کسی عورت پر پڑتی ہے اور کوئی شیطانی سوچ اس کے ذہن میں ابھرتی ہے ...... کوئی بے شرمی کا خیال اس کے ذہن میں آتا ہے ...... اس کو اپنی نگاہیں نیچی کر لینی چاہئیں۔

"ایک مرتبہ میرا ایک دوست جو کہ ایک مسلمان
دوست تھا ...... وہ کافی دیر سے ایک لڑکی کو گھور رہا
تھا"

لہٰذا میں نے اس سے کہا کہ:۔

"بھائی آپ کیا کر رہے ہیں؟ اسلام میں کسی لڑکی
کو گھورنا منع ہے"

لہٰذا اس نے مجھے بتایا کہ:۔

"ہمارے پیارے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا ارشاد مبارک ہے کہ پہلی نظر جائز ہے۔ دوسری
نظر ڈالنا ممنوع ہے"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کا یہ مطلب ہرگز نہ تھا کہ:۔

"تم عورت پر نگاہ ڈالو اور آنکھ جھپکے بغیر لگاتار بیس
منٹ تک اسے دیکھتے ہی رہو"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کا جو مطلب تھا وہ یہ تھا کہ:۔

"اگر اتفاقی طور پر تمہاری نظر کسی عورت پر پڑ جاتی
ہے تو دوبارہ ارادتاً اس کی جانب مت دیکھو......
اسے گھورتے مت رہو"

قرآن پاک کی اگلی آیت مبارکہ عورتوں کے "حجاب" کیلئے بیان فرماتی ہے...... سورۃ نور...... سورۃ نمبر 24...... آیت نمبر 31

"اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی
رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ
نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے
گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں
مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے
باپ یا اپنے بیٹے......"

اور محرم اور نزدیکی رشتہ داروں کی ایک بڑی فہرست بھی بتائی گئی ہے جن کے ساتھ عورت شادی نہیں کر سکتی۔

بنیادی طور پر "حجاب" کی چھ شرائط ہیں:۔

☆ جسم کی حد...... جو مردوں اور عورتوں میں مختلف ہے...... مردوں کیلئے ناف سے لیکر گھٹنوں تک جسم چھپانا ضروری ہے...... عورتوں کیلئے تمام جسم پوشیدہ رکھنا ضروری ہے...... جسم کے جو حصے ظاہر کیئے جا سکتے ہیں وہ چہرہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلائیوں تک ہاتھ ہیں ...... کچھ مفکرین اس نکتہ نظر کے حامل ہیں کہ جسم کے یہ حصے بھی پوشیدہ رکھنے چاہئیں ...... باقی پانچ شرائط یکساں نوعیت کی حامل ہیں۔

☆ جو کپڑے زیب تن کئے جائیں ...... یہ اتنے تنگ نہیں ہونے چاہئیں کہ ان سے جسم کی ساخت ظاہر ہو۔

☆ یہ کپڑے اتنے باریک اور شفاف نہیں ہونے چاہئیں کہ ان میں سے جسم نظر آئے۔

☆ کپڑے اتنے چمکیلے اور بھڑ کیلے نہیں ہونے چاہئیں کہ یہ صنف مخالف کو اپنی طرف متوجہ کریں۔

☆ کپڑے غیر مسلموں کے کپڑوں سے مشابہت رکھنے والے نہیں ہونے چاہئیں

☆ کپڑے صنف مخالف کے کپڑوں سے مشابہت رکھنے والے نہیں ہونے چاہئیں۔

بنیادی طور پر ''حجاب'' کی یہ چھ شرائط ہیں جو کہ قرآن پاک اور صحیح حدیث مبارکہ میں بیان فرمائی گئی ہیں۔

قرآن پاک سورۃ احزاب ...... سورۃ نمبر 33...... آیت نمبر 59 میں ''حجاب'' کی پابندی لگانے کی وجوہات بیان فرماتا ہے کہ:-

> ''اے نبی اپنی بیبیوں سے صاجزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادر کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں......''

قرآن فرماتا ہے کہ:-

> ''عورتوں پر ''حجاب'' کی پابندی اس لئے عائد کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گئی ہے تا کہ یہ ان کو ستائے جانے سے بچا سکے"

اور اسلامی شرع یہ فرماتی ہے کہ:۔

"اگر کوئی کسی عورت کی بے حرمتی کرے تو اسے
سزائے موت دی جائے"

لوگ کہہ سکتے ہیں کہ:۔

"سزائے موت...... وہ بھی 20ویں صدی میں......
اسلام ایک وحشیانہ مذہب ہے...... یہ ایک بے رحم
قانون ہے...... یہ ایک بے رحم مذہب ہے"

کیا آپ جانتے ہیں کہ:۔

"امریکہ جو ایک انتہائی ترقی یافتہ ملک تصور کیا جاتا ہے...... اس ملک میں عورتوں کی بے حرمتی کی شرح بہت اونچی ہے...... شماریات کے مطابق یہ انکشاف ہوا ہے روزانہ اوسطاً 1900 عورتوں کی بے حرمتی کی جاتی ہے...... ہر 1.3 منٹ بعد عورتوں کی بے حرمتی کی ایک واردات ہوتی ہے...... مجھے اس ہال میں آئے ہوئے اڑھائی گھنٹوں سے زائد گزر چکے ہیں...... اتنے عرصے میں امریکہ میں عورتوں کی بے حرمتی کی کتنی وارداتیں ہو چکی ہوں گی۔؟...... کتنی؟...... ایک سو سے زائد"

میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں کہ:۔

"اگر آپ امریکہ میں اسلامی شرع کا نفاذ کر دیں
وہ یہ کہ جب کسی مرد کی نظر کسی عورت پر پڑتی ہے تو
اسے اپنی نگاہیں نیچی کر لینی چاہئیں...... عورتیں مکمل
طور پر "حجاب" کی پابندی میں ہوں اور اس کے
باوجود بھی اگر کوئی شخص عورت کی بے حرمتی کا
مرتکب ہو تو اسے سزائے موت دی جائے"

میں پھر ایک سوال آپ سے پوچھتا ہوں کہ:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ کیا امریکہ میں عورتوں کی بے حرمتی کی وارداتوں میں اضافہ ہوگا؟
☆ کیا یہ وارداتیں اسی شرح سے جاری رہیں گی جس شرح سے اسلامی شرع کے نفاذ سے بیشتر جاری تھیں؟
☆ کیا ان کی شرح میں کمی واقع ہوگی؟

صاف ظاہر ہے کہ ان کی شرح میں کمی واقع ہوگی ...... یہ ایک عملی قانون ہے ...... آپ شرع شریف کا نفاذ کریں اور اس کے بہترین نتائج سے مستفید ہوں

میں اکثر غیر مسلموں سے یہ سوال کرتا ہوں کہ:۔

"فرض کریں کہ خدانخواستہ کوئی آپ کی بیوی یا
آپ کی ماں یا آپ کی بہن کی بے حرمتی کرتا ہے
اور فرض کریں کہ آپ کو اس مقدمے کا جج بنا دیا
جاتا ہے اور مجرم کو آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے
...... آپ اس مجرم کو کیا سزا دیں گے؟"

آپ یقین کریں کہ ان تمام لوگوں نے یہی جواب دیا کہ:۔

"ہم اسے سزائے موت سنائیں گے"

کچھ لوگ اس حد سے بھی کچھ آگے بڑھ گئے اور کہنے لگے کہ:۔

"ہم ایسے مجرم کو اذیت دے کر ہلاکت سے دو چار
کریں گے"۔

اور اگر کوئی کسی اور کی بیوی کی بے حرمتی کرتا ہے تب آپ کہتے ہیں کہ سزائے موت وحشیانہ اور بے رحمانہ ہے ...... یہ ایک وحشیانہ قانون ہے ...... اگر کوئی تمہاری بیوی کی بے حرمتی کرے تو آپ اسے بھاری سزا دینا چاہتے ہیں ...... یہ منافقت کیوں؟ ...... یہ دوہرا معیار کیوں؟ اور کیا آپ جانتے ہیں ہندوستان میں کرائم بیورو کے اعداد و شمار کے مطابق یہ کہا گیا ہے کہ:۔

"ہر 54 منٹ بعد ہندوستان میں عورتوں کی بے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرمتی کی ایک واردات پیش آتی ہیں"

اگر آپ دس روز پہلے کے اخبارات کا مطالعہ کریں ...... 20 اکتوبر کو ہندوستان کے ہوم منسٹر ...... ایل۔ کے۔ ایڈوانی ...... آپ جانتے ہیں انہوں نے کیا کہا تھا؟ ان کا بیان "ٹائمز آف انڈیا" کی شہ سرخی بنا تھا ...... ایڈوانی نے عورتوں کی بے حرمتی کے جرم کیلئے سزائے موت تجویز کی تھی اور قانون میں مجوزہ ترمیم کی سفارش کی تھی ...... "ٹائمز آف انڈیا" کی شہ سرخی تھی ...... 20 اکتوبر کے روزنامے کی ...... 10 روز پہلے ...... بروز منگل ...... محض ایک روز بیشتر ...... 27 اکتوبر 1998ء انہوں نے کہا:

"وہ چاہتے ہیں کہ عورتوں کی بے حرمتی کے مجرموں
کو سزائے موت دی جائے"

الحمدللہ ...... اسلام نے جو کچھ 1400 برس قبل کہا تھا آج ایل۔ کے۔ ایڈوانی وہی کچھ کہہ رہے ہیں ...... اور میں اس کاوش کیلئے انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں ...... میں کسی جماعت کی تشہیر کے لئے یہاں نہیں بیٹھا ہوا ہوں کیونکہ میں ایک سیاست دان نہیں ہوں لیکن اگر کوئی سچ بولے تو میں اس کے سچ کو ضرور سراہوں گا ...... اور اگر آپ اس سزا کو نافذ کریں گے ...... اور اس پر عمل درآمد کو ممکن بنائیں گے ...... یقیناً عورتوں کی بے حرمتی کی شرح میں کمی واقع ہو گی ...... عین ممکن ہے کہ آئندہ مقرر ہونے والا ہوم منسٹر یہاں پر بھی اسلامی "حجاب" کی پابندی لازم کر دے ...... تب انشاء اللہ عورتوں کی بے حرمتی کی وارداتیں بالکل ناپید ہو جائیں گی ...... وہ اسلام کے نزدیک تر آ رہے ہیں ...... میں ان کے اقدامات کو سراہتا ہوں ...... قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں ......

"اس کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے"

مسٹر ایڈوانی نے یہ محسوس کیا ہے کہ ہندوستان میں عورتوں کی بے حرمتی کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں ...... اور انہوں نے مناسب سفارش کی ہے کہ قانون میں ترمیم ہونی چاہیئے ...... اور اس واردات کے مجرم کو سزائے موت دینی چاہیئے ...... اور میں اس سزا کے حق میں ہوں ...... میں ہندوستان کا پہلا شخص ہوں جو اس سزا کے حق میں ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

...... لہٰذا اگر آپ تجزیہ کریں ...... اسلام ...... اچھی باتوں کی تلقین کرنے کے علاوہ آپ کو وہ راہ بھی دکھاتا ہے جس پر چلتے ہوئے آپ ان باتوں کو گلے لگا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں کہتا ہوں کہ اسلام دیگر مذاہب کے برعکس آپ کو اچھائی کو گلے لگانے کا راستہ بھی بتاتا ہے جبکہ دیگر مذاہب آپ کو محض اچھائی کی تلقین کرتے ہیں اور اس کو اپنانے کی راہ نہیں بتاتے ...... لہٰذا اگر مجھے کسی مذہب کی پیروی کرنا ہوگی تو میں اس مذہب کی پیروی کروں گا جو آپ کو نہ صرف اچھائیوں کے بارے میں بتاتا ہے بلکہ ان کو اپنا کیلئے آپ کو راہ بھی دکھاتا ہے...... اس لئے سورۃ آل عمران ...... سورۃ نمبر 3...... آیت نمبر 19 میں درست فرمایا گیا ہے کہ:۔

"بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے"

(ڈاکٹر محمد)

میں معذرت چاہتا ہوں ...... ہم مزید سوالات کی اجازت فراہم نہیں کر سکتے ...... محض انتظامیہ کی اجازت کے تحت ...... میں نے انتظامیہ سے دریافت کیا ہے ...... انتظامیہ نے اجازت فراہم کر دی ہے کہ اس مہمان کو بھی سوال پوچھنے کی اجازت فراہم کر دی جائے ...... اور دو یا تین بہت مختصر سوالات پوچھنے کی اجازت فراہم کر دی جائے ......

ہاں آپ اپنا سوال پیش کر سکتے ہیں۔

سوال:۔

میرا نام منوج رانچہ ہے...... میرا پہلا سوال یہ ہے کہ:۔

"آپ "عالمی بھائی چارے" کے جھنڈے تلے اسلام کا پرچار کر رہے ہیں ...... "عالمی بھائی چارے کے موضوع کے تحت آپ کو سب کا بھائی چارہ تسلیم کرنا چاہیئے ...... خواہ مسلمان جو اسلام کے پیروکار ہیں اور غیر مسلم ...... جن کو آپ کافر کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

...... جو کہ مسلم بھائی چارے کے حق میں نہیں ہیں"

(ڈاکٹر ذاکر)

اس بھائی نے یہ سوال پوچھا ہے کہ:۔

"عالمی بھائی چارے" کے نام پر میں اسلام کا پرچار کر رہا ہوں ...... اسلام کی تشہیر کر رہا ہوں"

فرض کریں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ:۔

"آپ بہترین کپڑے کے بارے میں جانتے ہیں ...... میں مارکیٹ میں بہترین کپڑے کی تشہیر کر رہا ہوں"

اور فرض کریں کہ:۔

"ریمنڈ کمپنی کا کپڑا بہترین کپڑا ہے...... لہٰذا میں حقیقت میں ریمنڈ کی تشہیر کر رہا ہوں اگر چہ ریمنڈ کمپنی بہترین ہے"

بہر کیف میرا ریمنڈ کمپنی سے کوئی تعلق نہیں ہے ...... یہ محض ایک مثال پیش کی گئی ہے...... میں ریمنڈ کا ڈیلر نہیں ہوں۔ لیکن اگر میں یہ کہتا ہوں کہ:۔

"بہترین کپڑا ریمنڈ ہے"

اور اگر بات ہو رہی ہے کہ:۔

"کون سا کپڑا بہترین ہے؟"

مجھے اس بارے میں بات کرنی ہے۔

فرض کریں کہ میں اس موضوع پر بات کر رہا ہوں کہ:۔

"دنیا میں بہترین ڈاکٹر کون ہے؟"

اور اگر میں ایک شخص ایکس۔ وائی۔ زیڈ کا نام لیتا ہوں ...... اور اگر وہ بہترین ڈاکٹر ہے......تو میں اس کی تشہیر کر رہا ہوں۔

ہاں ...... میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ:۔

"اسلام وہ مذہب ہے جو "عالمی بھائی چارے" کی بات کرتا ہے اور آپ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ راستہ بھی دکھاتا ہے کہ حصول مقصد میں کس طرح کامیاب ہونا ہے۔ "عالمی بھائی چارے" کی فضا کس طرح قائم کرنی ہے"

جہاں تک آپ کے اس سوال کا تعلق ہے کہ:۔

"عالمی بھائی چارے" میں کیا آپ مسلمان اور غیر مسلم کو بھائی کہہ سکتے ہیں...... یا محض مسلمان آپس میں بھائی ہیں؟"

اسلام کا عالمی بھائی چارہ یہ ہے کہ:۔

"تمام تر انسان آپ کے بھائی ہیں"

میں نے اس امر کو اپنے خطاب کے دوران انتہائی واضح طور پر بیان کیا تھا...... میں الفاظ کے ساتھ نہیں کھیل رہا بلکہ میں بہت واضح بیان کر رہا ہوں...... میں الفاظ کو توڑ مروڑ کر بات نہیں کر رہا ہوں...... عین ممکن ہے کہ میں وضاحت نہ کر سکا ہوں گا یا پھر آپ نے میرا خطاب مناسب طور پر نہ سنا ہوگا۔

میں نے اپنے خطاب کا آغاز سورۃ حجرات...... سورۃ نمبر 49...... آیت نمبر 13 سے کیا تھا۔ جس میں فرمایا گیا ہے کہ:۔

"اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو۔ بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے"۔

فرض کریں کہ:۔

"میرے دو بھائی ہیں...... ایک طبی ڈاکٹر ہے اور مریضوں کا علاج معالجہ سرانجام دیتا ہے...... اور دوسرا بھائی ایک شرابی ہے...... وہ عورتوں کی بے حرمتی بھی کرتا ہے...... دونوں میرے بھائی ہیں"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں میں بہتر بھائی کون ہے؟

دونوں میں بہتر بھائی وہ ہے:۔

”جو ڈاکٹر ہے اور لوگوں کا علاج معالجہ کرتا ہے اور
معاشرے کو نقصان نہیں پہنچاتا ...... دوسرا بھائی بھی
میرا بھائی ہے لیکن وہ میرا ایک اچھا بھائی نہیں ہے“

اسی طرح تمام تر انسان بھائی ہیں ...... لیکن جو تقویٰ کے حامل ہیں ...... نیکو کار ہیں ...... رحم دل ہیں وہ میرے نزدیک ہیں ...... جو کوئی بھی رحم دل ہے ...... نیکو کار ہے ...... خوف خدا رکھنے والا ہے ...... وہ میرے نزدیک ہے ...... یہ بالکل صاف اور واضح بات ہے ...... میں نے یہی بات اپنے خطاب میں کہی تھی اور میں اسی بات کو اب بھی دہرا رہا ہوں۔

میرا خیال ہے کہ اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے۔

سوال:۔

آپ نے ہندومت ...... اسلام اور عیسائیت میں فرق نمایاں کیا ہے ...... ان تینوں مذاہب میں بھائی چارے کیلئے اچھی باتیں موجود ہیں ...... آپ نے ہندومت میں بھائی چارے کا ذکر نہیں کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے عیسائیت میں بھی بھائی چارے کا ذکر نہیں کیا؟

(ڈاکٹر ذاکر)

اس بھائی نے یہ سوال کیا ہے کہ:۔

میں نے اسلام کے بارے میں اچھی باتیں کیں
ہیں ...... اسلام میں بھائی چارے کے بارے میں
اچھی باتیں کی ہیں ...... لیکن میں نے ہندومت اور
عیسائیت کے بارے میں اچھی باتی نہیں کیں“۔

میں کچھ باتوں کا ذکر کر سکتا تھا ...... میں نے ہندومت اور عیسائیت میں بھائی چارے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں ہر ایک چیز کا تذکرہ نہیں کیا کیونکہ لوگ اسے ہضم نہ کر سکیں گے...... یہ چیزیں جو میں کہہ رہا ہوں لوگ ہضم نہیں کر سکتے...... مجھے صبر سے کام لینا ہوگا...... میں عیسائیت کو بھی جانتا ہوں...... میں نے بائبل کا مطالعہ کر رکھا ہے...... میں نے ہندوؤں کی مذہبی کتب کا بھی مطالعہ کر رکھا ہے...... اگر میں ان پر بات کرتا تو فساد اٹھ کھڑا ہو جانے کا اندیشہ تھا...... میں یہاں فساد کھڑا کرنے کیلئے نہیں آیا...... میں یہاں پر یکسانیت کے بارے میں بات کرنے آیا ہوں۔ لہٰذا جو کچھ ہم میں یکساں ہے اس کے بارے میں میں نے بات کر دی ہے۔

دیگر مذاہب رہبانیت پر بھی یقین رکھتے ہیں...... رہبانیت میں...... اگر آپ قرب خداوندی حاصل کرنا چاہتے ہیں...... تو آپ کو دنیا ترک کرنا ہوگی...... ترک دنیا کرنا ہوگا...... بہت سے بڑے مذاہب یہی کہتے ہیں۔
ہندومت بھی یہی کچھ کہتا ہے...... عیسائیت بھی یہی کچھ کہتی ہے کہ:۔

> ”قرب خداوندی حاصل کرنے کیلئے آپ کو ترک دنیا کرنا ہوگی“

لیکن قرآن پاک فرماتا ہے۔

قرآن پاک سورۃ حدید...... سورۃ نمبر 57...... آیت میں 27 میں فرماتا ہے کہ:۔

> ”اور پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے حضرت عیسیٰ بنؑ مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروکاروں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی......“

لہٰذا اسلام رہبانیت کے خلاف ہے...... رہبانیت کی اسلام میں اجازت نہیں ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صحیح حدیث بخاری شریف ...... جلد نمبر 7 میں درج ہے کہ ہمارے پیارے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"اے لوگو ...... تم میں سے جو شادی کی استطاعت
رکھتے ہوں وہ ضرور شادی کریں"

حدیث مبارک یہ فرماتی ہے لیکن اگر آپ ترک دنیا کرتے ہیں تاکہ آپ قرب خداوندی حاصل کر سکیں ...... اور آج اگر تمام تر انسان ترک دنیا کر دیں تب ایک تا ڈیڑھ صدی کے دورانیے کے دوران آپ کو اس دنیا میں کوئی بھی جیتا جاگتا انسان نظر نہیں آئے گا ...... اگر دنیا بھر میں اسی قانون پر عمل درآمد کیا جائے تب "عالمی بھائی چارہ" کہاں نظر آئے گا؟

اس لئے میرے بھائی ...... میں محض اچھی باتوں کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں ...... یہاں تک کہ آپ کو دیگر مذاہب سے آشنائی حاصل نہ ہو جائے ...... یہ میرا فرض ہے ...... مجھے سچ کہنا ہے ...... سچ بتانا ہے ...... سچی بات کرنی ہے۔

قرآن پاک سورۃ بنی اسرائیل ...... سورۃ نمبر 17 ...... آیت نمبر 81 میں فرماتا ہے کہ:۔

"اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک
باطل کو مٹنا ہی تھا"

میرا خیال ہے اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

مہمان خصوصی نے درخواست کی ہے کہ:۔

"مزید سوالات کی اجازت فراہم نہ کی جائے ......
نہ ہی مائک کے توسط سے اور نہ ہی تحریری سوالات
کی مزید اجازت فراہم کی جائے"

ہم اب اپنے اگلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ اب ہم ایڈووکیٹ پربھاکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راؤ سے درخواست کریں گے کہ مہمان خصوصی ہونے کی حیثیت سے وہ اپنے تاثرات کا اظہار فرمائیں

(مہمان خصوصی)

ڈاکٹر ذاکر نائیک اور دوستو۔

آج صبح مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا کہ میں اس تقریب میں شرکت کروں اور ڈاکٹر ذاکر نائیک ...... صدر اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کی گفتگو سے استفادہ حاصل کروں ...... اور میں حقیقت میں ان کی گفتگو سے ازحد متاثر ہوا ہوں...... میں ایک ہندو ہوں ...... لیکن میں انتہا پسندی کا قائل نہیں ہوں ...... اور نہ ہی میں اپنی سیاست میں مذہب کو داخل کرتا ہوں ...... میرا تعلق کانگریس سے ہے ...... وہ لوگ جو یہاں تشریف لائے ڈاکٹر ذاکر نے دیکھا اور محسوس کیا ہوگا اور مجھے یہ خوشگوار محسوس نہ ہوا کہ کچھ لوگ جو مذہب کو سیاست میں گھسیٹنے کے عادی ہیں انہوں نے ڈاکٹر ذاکر کے خطاب میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی اور غیر متعلقہ سوالات پوچھے۔ میں ان لوگوں سے ایک سوال کرنا چاہوں گا ...... کیا انہوں نے ویدوں کا مطالعہ کر رکھا ہے ...... کیا انہوں نے اپنشد کا مطالعہ کر رکھا ہے کیا انہوں نے مذہبی کتب کا مطالعہ کر رکھا ہے ...... میری گذارش ہے ...... میں آپ کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش پیش کرتا ہوں ...... یہاں میں ایک مسلمان مفکر کو متعلقہ موضوع پر سننے کیلئے آیا ہوں ...... ان کا مذہب جو کچھ بھی فرمانا چاہتا ہے ...... جو کچھ ہم تک پہنچانا چاہتا ہے میں وہ سب کچھ قبول کرتا ہوں یا نہیں کرتا ...... یہ ایک الگ مسئلہ ہے ...... ایک الگ سوال ہے ...... لیکن میں آپ کو بتاؤں کہ ہندو مذہب ہزارہا برس سے موجود ہے اور مذہب اسلام محض 1400 برس پیشتر نمودار ہوا تھا ...... یہ وہ مذہب ہے جو دیگر مذاہب کی زیادتیوں اور اذیتوں کے پیش نظر منظر عام پر آیا تھا ...... لہٰذا یہ وہ مذہب ہے جو زیادہ سے زیادہ اشتراکی ہے ...... اس مذہب نے طریقہ کار بھی وضع کئے ہیں کہ اس کے قوانین پر اپنے عمل درآمد کو کس طرح ممکن بنانا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے یاد ہے کہ 1978ء میں میرے ایک مسلمان دوست اسحاق ناری' ایڈووکیٹ نے مجھے قرآن پاک کے انگریزی ترجمے سے نوازا تھا اور میں نے انگریزی ترجمے کا مطالعہ کیا تھا ...... مجھے یاد ہے کہ میں نے آزادی ہندوستان کی تحریک میں مسلمانوں کی جدوجہد کے بارے میں بھی پڑھا تھا۔ یہ کتاب کسی معروف مصنف کی کاوش تھی اور میں اپنے ان دوستوں کو یہ بتانا چاہوں گا جو یہاں پر موجود ہیں اور ہندومت میں مذہب کی باتیں کر رہے ہیں ...... میں ان کو بتانا چاہوں گا کہ یہ وہابی تھے جو 1833ء میں برطانوی راج کے خلاف پہلی مرتبہ سینہ تان کر کھڑے ہوئے تھے ...... یہ ہندو نہ تھے جو آزادی کی جنگ لڑنے کیلئے متحد ہوئے تھے ...... یہ مسلمان تھے جنہوں نے آزادی کی جنگ لڑی تھی۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم دونوں اقوام مشترکہ طور پر آگے نہ بڑھ سکیں ...... یہ اس ملک کی بھی بدقسمتی ہے ...... لیکن یہ بھی بدقسمتی ہے کہ کچھ لوگ سیاست میں بھی مذہب کو داخل کرنا چاہتے ہیں۔

مجھے ڈاکٹر صاحب کے خطاب نے ازحد متاثر کیا ہے۔ میں حقیقت میں ان کی گفتگو سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا ...... میں نے ان کے خطاب اور ان کی گفتگو سے بہت کچھ سیکھا ہے ...... اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ انہوں نے جو کچھ بھی کہا ہے میں ان کے ساتھ متفق ہوں ...... یہ اپنا اپنا نکتہ نظر ہے ...... اور اپنی اپنی سوچ بچار کا راستہ ہے ...... لیکن میں اتنا ضرور کہوں گا کہ ڈاکٹر کی باتیں سنجیدہ توجہ درکار رکھتی ہیں اور میں ان کا شکر گزار ہوں ...... میں آپ سب کا بھی ازحد شکر گزار ہوں۔

(ڈاکٹر محمد)

میں اب عزت مآب ایڈووکیٹ کے۔ آر۔ ہینگورین سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنا خطبہ صدارت پیش کریں۔

(کے۔ آر۔ ہینگورین)

ڈاکٹر نائیک ...... مہمان خصوصی اور میرے دیگر دوستو یہ میری عزت افزائی ہے کہ مجھے اس تقریب کی صدارت کے فرائض سونپے گئے ہیں۔ اگرچہ عہدہ صدارت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک روایتی کارروائی کا حصہ ہے لیکن اس کے باوجود بھی مجھے یہاں آنے پر...... اس تقریب میں شرکت کرنے پر ازحد فخر محسوس ہو رہا ہے۔ مجھے ڈاکٹر ذاکر کے افکار سننے کا موقع بھی میسر آیا۔ یہ بھی میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے۔ میں کسی بھی مذہب کا ماہر نہیں ہوں ...... نہ ہی میں اپنے مذہب پر عبور رکھتا ہوں اور نہ ہی ڈاکٹر ذاکر کے مذہب پر عبور رکھتا ہوں۔ لیکن میں ایک دعویٰ ضرور کر سکتا ہوں کہ میں نے اس مقام پر جنم لیا تھا جس مقام سے اسلام ہندوستان میں داخل ہوا تھا...... میرا تعلق اس صوبے سے ہے جو صوبہ سندھ کہلاتا ہے۔ یہ میری زندگی کا پہلا موقع ہے کہ مجھے ایک مسلمان مفکر کے خیالات سننے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ اگرچہ مجھے مختلف مسلمان مولانا حضرات کو سننے کے کئی ایک مواقع میسر آ چکے ہیں لیکن ڈاکٹر ذاکر جیسے مفکر اسلام کو سننے کا موقع پہلی مرتبہ میسر آیا ہے۔ عام طور پر ہم میں اسلام کے بارے میں غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ یہ مخصوص لوگوں کا دین ہے جو مخصوص لوگوں کیلئے ہی مخصوص ہے...... ایسے لوگ جو کچھ امور پر یقین رکھتے ہیں اور کچھ امور پر یقین نہیں رکھتے۔

ڈاکٹر ذاکر نے جب یہ فرمایا کہ:۔

"پہلے ہمیں یکسانیت کو تلاش کرنا ہو گا ...... پہلے ہمیں مختلف مذاہب وہ باتیں ڈھونڈنی ہوں گی جو ان سب میں یکساں ہیں اور اختلافات کو بعد میں دیکھا جائے گا"

میرا خیال ہے کہ یہ ایک بہترین بیان تھا جو میں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ سنا تھا۔

ایک مرتبہ میں نے ڈاکٹر راھا کرشنا کو سنا تھا۔ انہوں نے بھی اسی انداز میں ہندوستان میں تقابلی مذاہب پر اظہار خیال فرمایا تھا اور اس کے بعد...... تقریباً 50 برس بعد میں نے ڈاکٹر نائک کا خطاب سنا ہے...... کہ ہم میں یکساں امور موجود ہیں...... اور حقیقت میں ہم میں کئی ایک چیزیں یکساں ہیں کیونکہ جب ہم "تقویٰ" کی بات کرتے ہیں...... یہ ایک عربی لفظ ہے...... میرا خیال ہے یہ ایک تلفظ ہے اور انہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کہا ہے ...... یہ خوف خدا ہے ...... مجھے یاد آ گیا تھا ...... مجھے اپنا شیوا ازم یاد آ گیا تھا ...... کشمیری شیوا ازم ...... جو خوف خدا کے بارے میں بات کرتا ہے ...... اور اسے زندگی کی ایک بنیادی قوت سے تعبیر کرتا ہے ...... کہ ہر چیز اسی سے ظاہر ہوتی ہے ...... یہ جنم نہیں لیتا ...... اس کو تخلیق نہیں کیا جا سکتا ...... یہ کسی عورت کے رحم سے برآمد نہیں ہوتا ...... یہ اس وقت سے وجود پذیر ہے جب سے یہ دنیا وجود میں آئی ہے ...... اور ڈاکٹر صاحب نے جب اس کے بارے میں بات کی تو یہ میرے ذہن میں تازہ ہو گیا۔ ہندو مت محض ویدوں تک ہی محدود نہیں ہے ...... اور چاروں ویدوں کو سمجھنا انتہائی مشکل ہے ......لیکن ڈاکٹر صاحب نے ان کا مطالعہ کر رکھا ہے ...... میں ان کی عظمت کو سلام کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سب کچھ سچ ہے ......مبنی بر حقیقت ہے اور میں ان کے خیالات سے اتفاق کرتا ہوں ...... ان کے ساتھ پوری طرح متفق ہوں کہ لفظ ''ہندو'' ایک جغرافیائی اصطلاح ہے اور مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے کہ یہ اصطلاح سندھ کی وجہ سے معرض وجود میں آئی تھی۔ جب غیر ملکی ہندوستان میں وارد ہوئے انہوں نے دریائے سندھ کو عبور کرنے کی کوشش کی ...... بالخصوص اسکندر اور اس نے کہا کہ یہ ''سندھو'' ہے ...... اس کو بتایا گیا کہ اس دریا کا نام ''سندھو'' تھا اور وہ چونکہ ایرانی یا یونانی تھا لہٰذا وہ لفظ ''سندھو'' ادا نہیں کر سکتا تھا۔ وہ یہ تلفظ نہیں بول سکتا تھا۔ اس نے کہا یہ ''ہندو'' ہے۔ لہٰذا مجھے فخر ہے کہ لفظ ''ہندو'' نے اس لئے جنم لیا کہ وہاں پر ''سندھ'' موجود تھا اور ہندوستان میں حقیقت میں ہمیں اس قسم کی چیزوں کی اشد ضرورت ہے کیونکہ یہ غلط فہمی موجود ہے کہ ''مسلمان دہشت گرد'' ہیں۔ کسی نے اس قسم کا سوال بھی پوچھا تھا ...... میرا مطلب ہے ...... میں سوچتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی ناقص خیال ہے کہ ''مسلمان دہشت گرد'' ہیں ...... یہ حماقت ہے ...... بے وقوفی ہے اور ایسی حماقت کو ختم ہونا چاہیئے اور یہی وجہ ہے کہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم اپنے ہی ملک میں غیر محفوظ ہیں ...... یہ اسی حماقت کی بدولت ہے۔ آپ مسلمان کو محض اس لئے ''دہشت گرد'' نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہے ...... وہ ایک بنیاد پرست ہے ...... اگر وہ ڈاکٹر نائک کی طرز کا بنیاد پرست ہے تو میں اسے خوش آمدید کہتا ہوں ...... میں اسے اپنے گھر میں خوش آمدید کہتا ہوں ...... اور آپ کو یہ بھی جان لینا چاہیئے مجھے ان امور کے بارے میں بات کرنی ہے جن کے بارے میں کبھی بھی بات کرنا نہیں چاہتا تھا ...... کیونکہ جب میں یہاں آیا تو مجھے ڈاکٹر صاحب کی باتوں سے کچھ روحانی تجربہ حاصل ہوا۔ لیکن حال ہی میں ...... محض دو یا تین روز پہلے اخبارات میں خبر چھپی تھی کہ دوبئ میں ...... میں ڈاکٹر رمیش شرما کی بات کر رہا ہوں ...... آپ کس کو کہیں گے کہ ''ایک ہندو دہشت گرد'' ہے یا ایک مسلمان دہشت گرد ہے ...... لہٰذا براہ مہربانی ان باتوں کو بھول جائیں ...... مسلمانوں میں بھی برائیاں پائی جاتی ہیں اور ہندوؤں میں بھی برائیاں پائی جاتی ہیں اور ان برائیوں کی اصلاح کی ضرورت ہے لیکن علاؤالدین خلجی نے اپنے دور میں جو کچھ کیا ...... یا اورنگ زیب نے اپنے بھائیوں کے ساتھ جو سلوک کیا یا جو کچھ اکبر نے کیا ...... آپ اس کے لئے ڈاکٹر ذاکر کو موردالزام نہیں ٹھہرا سکتے ...... یہ سب حماقت کی باتیں ہیں ...... یہ تاریخی حقائق ہیں جنہیں آپ نے نظر انداز کر دینا ہے ...... آپ نے اس ملک میں رہنا ہے ...... آپس کے یکساں امور کو سمجھنے کی کوشش کریں ...... ان امور کو سمجھیں جو آپ میں یکساں ہیں ...... ان امور کو منظر عام پر لائیں۔ میں ڈاکٹر نائک سے گزارش کروں گا کہ وہ ہندوؤں کے مذہبی اجتماعات سے بھی خطاب کریں اور ان کو بتائیں کہ اسلام کیا کہتا ہے اور جہاں تک میرے اپنے ذاتی خیالات کا تعلق ہے کہ اسلام دنیا کے ان بڑے کارناموں میں سے ایک کارنامہ ہے جو اس دنیا میں رونما ہوئے ...... مجھے یہ اعزاز بخشنے کا شکریہ ...... اور میرا خطاب توجہ سے سننے کا بھی شکریہ

(ڈاکٹر محمد)

اب ہماری تقریب اختتام کو پہنچتی ہے ...... آپ سب حضرات کا بہت بہت شکریہ۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

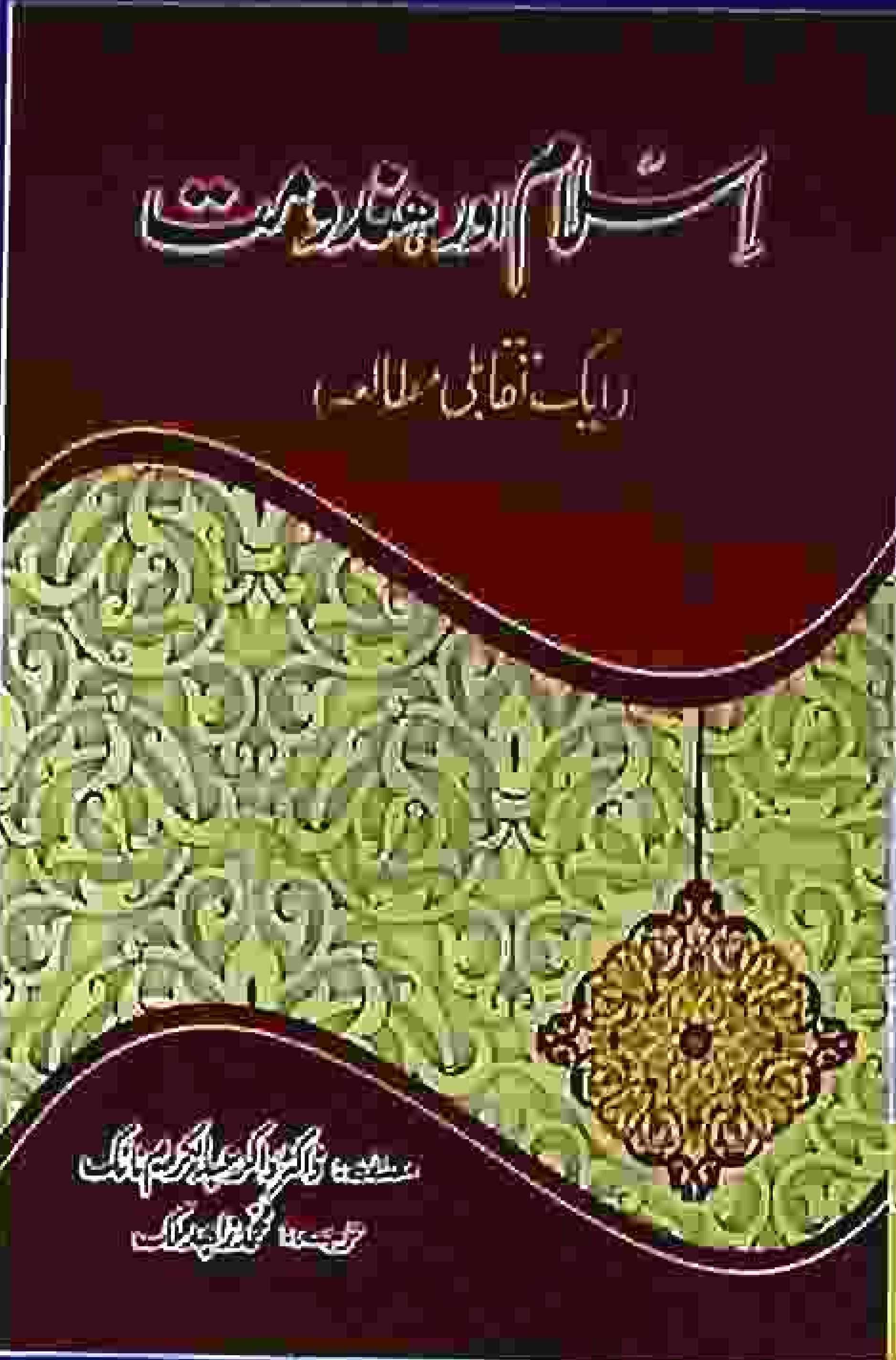

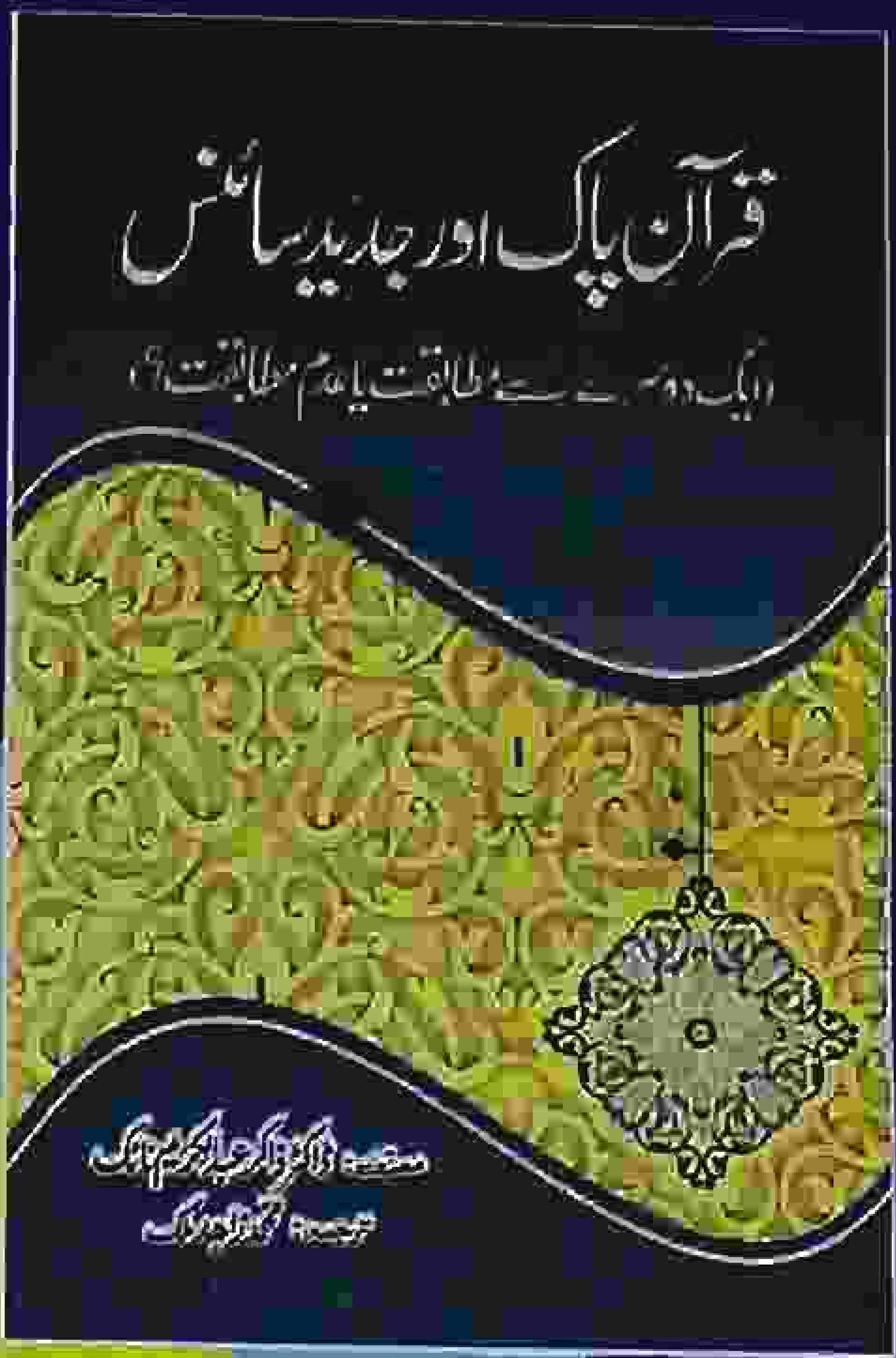

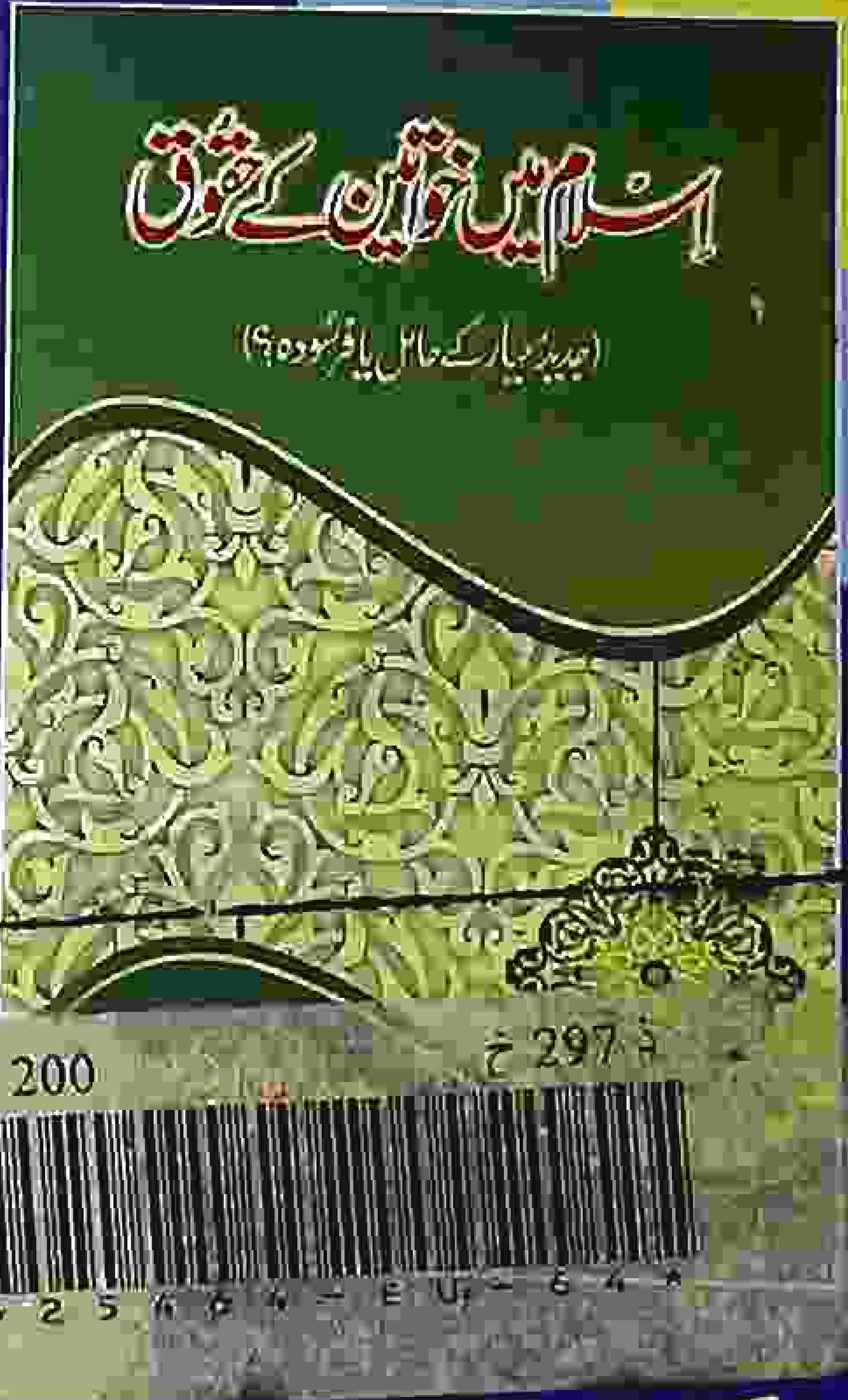

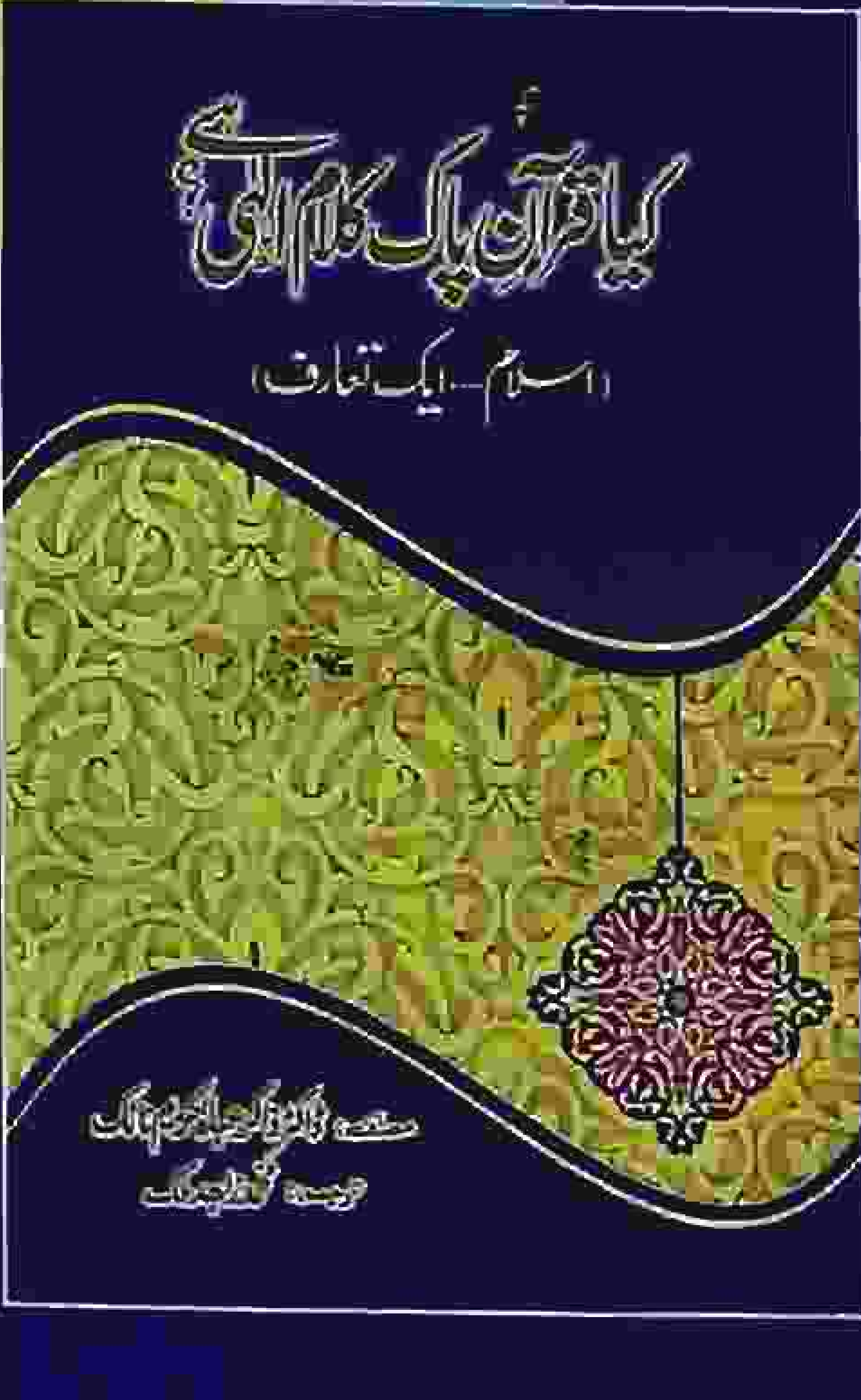

200
297 خ

زبیر بکس
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور